صبح صادق	05:04
طلوع آفتاب	06:20
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:01

آج کی حدیث

حضرت حسن بن علی ہند بنت ابی ہالہ ؓ سے (یہ بھی) نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعضاء نہایت معتدل اور پر گوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا، پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا، جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور بڑی تھیں (جو قوت کی دلیل ہوتی ہے۔) (ترمذی)

روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 235, Tuesday- 25 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۳۵ ❁ منگل، ۲۵ر اگست، ۲۰۲۶، ۱۱ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

اتر پردیش میں قبل از وقت اسمبلی انتخابات کے آثار

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار لکھنؤ پہنچ گئے ہیں اور ان کے ساتھ الیکشن کمیشن کا وفد بھی لکھنؤ پہنچ گیا ہے۔ اس دوران گیانیش کمار ۲۰ر اضلاع کے افسران، اسکولی طلباء اور پرنسپل سے گفتگو کریں گے

اتر پردیش میں قبل از وقت اسمبلی انتخابات کی قیاس آرائیاں ہورہی ہیں، جس کے پیش نظر تیاریوں کا بھی آغاز ہوگیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار لکھنؤ پہنچ گئے ہیں اور ان کے ساتھ الیکشن کمیشن کا وفد بھی لکھنؤ پہنچ گیا ہے۔ ان کا لکھنؤ میں 2 دنوں تک قیام رہے گا۔ اس دوران گیانیش کمار 20 اضلاع کے افسران، اسکولی طلباء اور پرنسپلس سے گفتگو کریں گے۔ وہ 120 اسمبلی حلقوں کے بوتھ لیول آفیسرز سے ووٹر لسٹ پر بات چیت کریں گے۔ لکھنؤ کے 'کولون تعلقیدارس کالج' میں جائیں گے، اور طلباء سے بات چیت کریں گے۔ واضح رہے کہ گیانیش کمار اس کالج کے طالب علم رہ چکے ہیں۔ طلباء سے گفتگو کے بعد وہ اندرا گاندھی پرتشٹھان کے جوپیٹر ہال میں منعقد مقامی پروگرام میں شامل ہوں گے۔ پیر کی صبح لکھنؤ پہنچنے پر گیانیش کمار نے کہا کہ لکھنؤ میری سرزمین رہی، یہاں میری تعلیم بھی ہوئی ہے۔ ہم اتر پردیش کے ووٹرز خصوصاً ہمارے بوتھ لیول افسران، جو جمہوریت کی بنیاد ہوتے ہیں، انہیں کچھ باتیں سمجھانے آئے ہیں۔ ریاست کی جتنی یونیورسٹیاں اور اسکول ہیں، وہاں انتخاب کی شفافیت اور مکمل مراحل سمجھانے کے لیے پروگرام ہوں گے۔ الیکشن کمیشن لکھنؤ، میرٹھ اور وارانسی میں 3 مقامی پروگرام منعقد کرے گا۔ پہلا پروگرام لکھنؤ میں پیر کے روز ہوگا۔ اس میں شاہ جہاں پور، ایودھیا، بارابنکی، سلطان پور، امیٹھی، گونڈہ، بہرائچ، مین پوری، کانپور شہر، کانپور دیہات، اوریا، ایٹاوا، قنوج، پرتاپ گڑھ، لکھنؤ، ہردوئی، کھیری، رائے بریلی، سیتاپور، اناؤ سمیت 20 اضلاع کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر، ڈی آئی او ایس، میڈیا نوڈل آفیسر شامل ہوں گے۔ افسران کے علاوہ 20 اضلاع کی 120 اسمبلی نشستوں کے 440 تعلیمی اداروں کے 1500 طلباء اساتذہ اور پرنسپلز موجود ہوں گے۔ اس کے ساتھ ایڈیشنل چیف سکریٹری اور سیکنڈری، ہائر، ووکیشنل اینڈ اسکل ڈیولپمنٹ، ٹیکنیکل اور میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری بھی موجود رہیں گے۔ چیف الیکشن کمشنر منگل کے روز آئی جی پی میں بی ایل او کے ساتھ گفتگو کریں گے۔ اس میں 500 بی ایل او حصہ لیں گے۔ چیف الیکٹورل آفیسر رندیپ رنوا نے بتایا کہ اس کے بعد میرٹھ اور وارانسی میں بھی علاقائی پروگرام ہوگا۔ چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ، ڈی جی میڈیا آشیش گوئل، ڈی جی آئی ٹی ڈاکٹر سیما کھنہ سیٹ اور دیگر سینئر افسران بھی ہوں گے۔ دراصل اتر پردیش میں سابقہ اسمبلی انتخاب 2022 میں فروری سے مارچ کے درمیان، 7 مراحل میں منعقد ہوا تھا۔ اس سے قبل 2017 میں بھی فروری۔مارچ کے دوران انتخاب کرائے گئے تھے۔ مارچ میں نئی حکومت تشکیل دی جاتی رہی ہے۔ اس بار فروری میں مردم شماری ہونی ہے۔ مردم شماری اور انتخاب دونوں ہی مرحلوں میں ٹیچرس اور سرکاری ملازمین کی مدد لی جاتی ہے۔ ایسے میں دونوں ایک ساتھ ہونا ممکن معلوم نہیں ہو رہا ہے۔ انتخاب اور مردم شماری میں سے کوئی پروگرام ٹالنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اگر ٹالا جاتا ہے تو پھر اسکول اور کالجوں کے امتحانات کا وقت آجائے گا۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ انتخاب یا مردم شماری قبل از وقت کرائی جائے۔ مردم شماری پورے ملک میں ایک ساتھ ہونی ہے۔ اہم سیاسی پارٹیوں نے اپنی تیاریاں بھی تیز کر دی ہیں۔ پارٹیوں اور لیڈران کی جانب سے بھی پیغام دیا جارہا ہے کہ انتخاب وقت سے پہلے ہوسکتا ہے۔

جنوبی ایشیاء کا ہندوستان سب سے طاقتور ملک

سندھ طاس معاہدے پر پاکستانی وزیر احسن اقبال کا اعتراف

اسلام آباد: 'خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے...... بھارت نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ سندھ طاس معاہدہ منسوخ کر دیا۔ اس کے بعد پاکستانی حکومت نے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے اور بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر واویلا مچایا، لیکن بھارت ٹس سے مس نہیں ہوا۔ اب پاکستان یہ سچ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ ''بھارت جنوبی ایشیا کا سب سے طاقتور ملک ہے''۔ شہباز شریف حکومت میں منصوبہ بندی اور ترقی کے وزیر احسن اقبال نے بے بسی سے اعتراف کیا ہے کہ ''بھارت جب چاہے پاکستان کی معیشت اور زراعت کو گھٹنوں کے بل لا سکتا ہے''۔ ''بھارت ایک برتر ملک، اگر پانی روکا گیا تو پاکستان بے حال ہو جائے گا۔ پاکستانی وزیر احسن اقبال نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا کہ ''بھارت جغرافیائی لحاظ سے برتر ہے، اور وہاں سے دریا پاکستان میں بہتے ہیں، اس کا بھرپور فائدہ اٹھا کر بھارت ضرورت پڑنے پر پانی کو پاکستان کے خلاف ایک طاقتور ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتا ہے''۔ پاکستان کو اب اس واضح خطرے کا سامنا ہے کہ اگر اس نے اپنی مذموم سرگرمیوں اور دہشت گردی کو پناہ دینے سے باز نہ آیا تو بھارت اپنے دریاؤں کے بہاؤ کو کنٹرول کر کے پاکستان کو پانی کے ایک ایک قطرے کا پیاسا بنا سکتا ہے۔ اقبال نے یہ بھی تسلیم کیا کہ پورے جنوبی ایشیا میں استحکام اور توازن برقرار رکھنے میں ہندوستان کا کردار سب سے اہم ہے، یعنی ہندوستان کے موقف کے بغیر خطے میں ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ انڈس واٹر ٹریٹی، جس پر 1960 میں دستخط ہوئے، کئی دہائیوں تک پاکستان کو یک طرفہ فوائد فراہم کرتا رہا۔ اس معاہدے کے تحت مغربی دریاؤں یعنی دریائے سندھ، جہلم اور چناب کا زیادہ تر پانی پاکستان کو دیا گیا۔ تاہم بھارت نے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد یہ معاہدہ منسوخ کر دیا تھا۔ معاہدے میں تبدیلی کے حوالے سے پاکستان کو بھارت کے نوٹس نے اسلام آباد میں ہلچل مچا دی ہے۔ بھارت جہلم اور چناب جیسے دریاؤں پر رتلے اور کشن گنگا جیسے ہائیڈرو پاور پراجیکٹس پر تیزی سے کام کر رہا ہے۔ بھارت اپنے حصے کے پانی کو مکمل طور پر استعمال کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کر رہا ہے، اس طرح پاکستان کو بہنے والے اضافی پانی کو روک رہا ہے۔ پاکستان کی معیشت اس کے زرعی شعبے پر مبنی ہے، اور اس کا زرعی نظام مکمل طور پر دریائے سندھ کے نظام پر منحصر ہے۔ ایسی صورت حال میں اگر بھارت اپنے ڈیموں میں دریا کا پانی روکنے یا موڑنے کا حق استعمال کرتا ہے تو پاکستان کو کئی سنگین چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پاکستان کے پنجاب اور سندھ صوبے مکمل تباہی کے دہانے پر ہوں گے، جس کے نتیجے میں خوراک کی شدید قلت ہوگی۔

عتیق احمد کے بیٹے محمد عمر کو الہ آباد ہائی کورٹ سے لگا جھٹکا، ضمانت عرضی خارج

جسٹس اونیش سکسینہ کی سنگل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے پیر کو ضمانت عرضی خارج کی دی۔

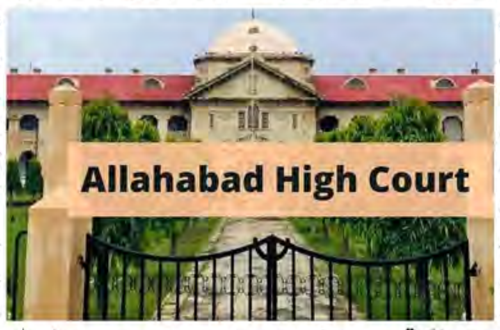

الہ آباد ہائی کورٹ سے سابق رکن پارلیمنٹ عتیق احمد کے بیٹے محمد عمر کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ ہائی کورٹ نے محمد عمر کی ضمانت عرضی خارج کر دی ہے۔ محمد عمر کے خلاف عتیق احمد کے فنانسر بلڈر محمد مسلم نے ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ جسٹس اونیش سکسینہ کی سنگل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے پیر کو ضمانت عرضی خارج کی دی۔ 26 اپریل 2023 کو خلد آباد تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ یہ ایف آئی آر علی احمد، محمد عمر، اسد کالیا، احتشام کریم، اجے اور محمد نصرت کے خلاف درج کرائی گئی تھی۔ یہ ایف آئی آر ایک کروڑ 20 لاکھ روپے کی رنگداری، مار پیٹ اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کے معاملے میں درج کرائی گئی تھی۔ محمد عمر فی الحال لکھنؤ جیل میں بند ہے۔ پیر کو ضمانت مسترد کیے جانے سے چند ہفتے قبل 7 اگست کو ہائی کورٹ نے محمد عمر اور علی احمد کو سخت گائیڈ لائنز کے تحت مختصر مدت کے لیے پیرول دی تھی۔ انہیں اپنے چھوٹے بھائی ابان کے جنازے میں شرکت کے لیے کچھ وقت کے لیے جیل سے باہر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہیں میڈیا سے دور رہنے کی واضح ہدایت بھی دی گئی تھی۔ ابان کی موت ایک سڑک حادثے میں ہوئی تھی۔ عدالت کی جانب سے پیرول ملنے کے بعد دونوں جنازے میں شریک ہوئے تھے اور دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹ کر روتے ہوئے بھی نظر آئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل دونوں بھائیوں نے ہائی کورٹ سے درخواست کی تھی کہ ٹرائل کی کارروائی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کی جائے۔ انہوں نے جیل کے اندر اپنی سیکورٹی کو لے کر خوف کا اظہار کیا تھا، جہاں وہ قید ہیں۔ محمد عمر کے خلاف کئی مجرمانہ مقدمات چل رہے ہیں، جن میں 2018 کا دیوریا جیل کیس بھی شامل ہے۔ اس معاملے میں لکھنؤ کے ایک کاروباری شخص کے مبینہ اغوا، مار پیٹ اور جبراً وصولی کے الزامات ہیں۔ دوسری جانب امیش پال قتل کیس میں عمر کو گواہ امیش پال کے دن دہاڑے قتل کی سازش میں شامل ایک اہم رکن کے طور پر نامزد کیا گیا اور اس کے خلاف چارج شیٹ بھی داخل کی گئی۔

مدھیہ پردیش میں ۶۰۰/کروڑ کا گھوٹالہ!

کانگریس کا بی جے پی حکومت پر سرکاری خزانے کی بندر بانٹ کا الزام

کانگریس نے مدھیہ پردیش میں سرکاری خزانے سے تقریباً 600 کروڑ روپے کی ہیر پھیر کی ایک میڈیا رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ ریاست میں سرکاری پیسوں کی بڑے پیمانے پر بندر بانٹ کی گئی اور افسران و ملازمین نے سرکاری نظام کی خامیوں کا فائدہ اٹھا کر رقم اپنے اور قریبی افراد کے کھاتوں میں منتقل کی۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مدھیہ پردیش میں سرکاری خزانے سے 600 کروڑ روپے 'ڈکار لیے گئے'۔ پارٹی کے مطابق ان رقوم سے کسی افسر نے بے حساب زمینیں خریدیں، جبکہ کسی نے پیسہ جوا، سٹے اور عیش و عشرت میں خرچ کیا۔ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ میڈیا رپورٹ کے مطابق یہ مالی بے ضابطگیاں 24 سرکاری محکموں میں انجام دی گئیں۔ کانگریس کے مطابق ڈپلیکیٹ ادائیگی کے نام پر سرکاری رقم نکالی گئی، فرضی بل لگائے گئے اور بعض ملازمین کو جعلی ایمپلائی کوڈ کے ذریعے دوہری تنخواہیں دی گئیں۔ کانگریس نے مزید الزام لگایا کہ بعض افسران نے کروڑوں روپے اپنی بیویوں اور رشتہ داروں کے نجی بینک کھاتوں میں منتقل کیے۔ پارٹی نے بی جے پی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ریاست میں ہر طرف 'لوٹ' مچی ہوئی ہے اور رہنماؤں و افسران کی ملی بھگت سے لوگوں کی محنت کی کمائی کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ وہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود خاموش ہیں۔ پارٹی نے حکومت سے اس معاملے میں جواب دہی اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ روزنامہ بھاسکر کی رپورٹ کے مطابق مدھیہ پردیش کے محکمہ خزانہ و محاسبہ کے اسٹیٹ فنانشل انٹیلی جنس سیل کی جانچ میں سرکاری خزانے سے تقریباً 600 کروڑ روپے کی ہیر پھیر کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اب تک ریاست بھر میں 59 ایف آئی آر درج کی جا چکی ہیں اور 400 سے زائد ملازمین و افسران کو ملزم بنایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری ادائیگیوں کے لیے استعمال ہونے والے انٹیگریٹڈ فنانشل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کی خامیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض سرکاری کھاتوں کے بجائے نجی یا قریبی افراد کے بینک اکاؤنٹس سسٹم میں شامل کیے گئے، جس کے نتیجے میں سرکاری رقم ان کھاتوں میں منتقل ہوتی رہی۔

مہاراشٹر کے سرکاری اسپتال کے این آئی سی یو میں آگ لگنے سے تین نوزائیدہ بچوں کی موت ہوگئی

امراوتی: ایک اہلکار نے بتایا کہ اسپتال کی تیسری منزل پر واقع این آئی سی یو میں ایک وینٹی لیٹر میں اچانک صبح 3.15 بجے چنگاری ہوئی، جس سے یونٹ میں آگ لگ گئی۔ مہاراشٹر کے امراوتی ضلع کے ایک سرکاری اسپتال کے نوزائیدہ انتہائی نگہداشت یونٹ (این آئی سی یو) میں پیر، 24 اگست کی صبح آگ لگنے سے تین نوزائیدہ بچے ہلاک ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ضلع خواتین کے اسپتال میں پیش آیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ اسپتال کی تیسری منزل پر واقع این آئی سی یو میں ایک وینٹی لیٹر میں اچانک صبح 3.15 بجے چنگاری ہوئی، جس سے یونٹ میں آگ لگ گئی۔ آگ بھڑکنے کے بعد ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر عملے نے بچوں کو این آئی سی یو سے باہر نکالا۔ عہدیدار نے بتایا کہ نومولود میں سے تین کی موت ہوگئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ چھ شیر خوار بچوں کو سپر اسپیشلٹی ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہ ایک انتہائی افسوسناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ ہے۔ مہاراشٹر کے ضلع امراوتی کے سرکاری خواتین اسپتال کے نوزائیدہ بچوں کے انتہائی نگہداشت یونٹ (این آئی سی یو/ NICU) میں 24 اگست 2026 بروز پیر کی صبح سویرے آگ لگنے سے 3 نوزائیدہ بچوں کی موت ہوگئی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق، این آئی سی یو کے ایک کمرے میں موجود وینٹی لیٹر یا تھرمل یونٹ میں اچانک تکنیکی خرابی اور دھماکے کے باعث چنگاری اٹھی جس نے فوراً ہی آگ کی شکل اختیار کر لی۔ حادثے کے وقت پورے وارڈ میں مجموعی طور پر 39 بچے داخل تھے۔ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں، نرسوں اور اسپتال کے عملے نے مستعدی دکھاتے ہوئے بچوں کو فوری طور پر باہر نکالا۔ واقعے کے بعد پولیس اور انتظامیہ معاملے کی گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اس بات کی جانچ کی جارہی ہے کہ وینٹی لیٹر میں بلاسٹ کیوں ہوا اور کیا اسپتال کا فائر فائٹنگ سسٹم (آگ بجھانے کا نظام) وقت پر فعال تھا یا نہیں۔

'کمبھ کے بجٹ کا اگر 0.1 فیصد اسکولوں پر خرچ ہوتا تو

100 سے زائد اسکول بند ہونے سے بچ جاتے'، سپریم کورٹ جج

'لائیو لا' کے مطابق ورالے نے وزیر اعلیٰ کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''ناسک کمبھ میں مہاراشٹر حکومت بنیادی ڈھانچے پر 34 ہزار کروڑ روپے اور کوریڈور منصوبہ پر 11 ہزار کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے۔'' سپریم کورٹ کے جج پی بی ورالے کا کہنا ہے کہ ناسک کمبھ کے بجٹ کا اگر 0.1 فیصد بھی مراٹھی اسکولوں پر خرچ کیا گیا ہوتا تو اس سے 100 اسکولوں کو بند ہونے سے بچایا جا سکتا تھا۔ دراصل حال ہی میں خبر آئی تھی کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے مہاراشٹر میں مراٹھی میڈیم کے 100 اسکولوں پر تالے لگ گئے ہیں۔ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہفتہ (22 اگست) کو ایک پروگرام کے دوران جسٹس ورالے بھی کہا کہ پہلے تعلیم کے لیے بجٹ میں مختص رقم 12-8 فیصد ہوتا تھا، اس میں کمی آئی ہے۔ یہ تشویشناک ہے، اسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ جسٹس ورالے نے مزید کہا کہ رہائشی اسکولوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 'ایک جگہ پر 3 لڑکیاں فرش پر سو رہی تھیں۔ سانپ کے کاٹنے سے ان کی موت ہوگئی'۔ واضح رہے کہ ناسک میں 2027 میں کمبھ کا میلہ لگنے جا رہا ہے۔ اس کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ مہاراشٹر حکومت کے مطابق کمبھ کے ترقیاتی منصوبے پر 22425.39 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے مطابق نے کہا کہ اسکولوں کی حالت بدتر ہے اور اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ 'لائیو لا' کے مطابق ورالے نے وزیر اعلیٰ کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ناسک کمبھ میں مہاراشٹر حکومت بنیادی ڈھانچے پر 34 ہزار کروڑ روپے اور کوریڈور منصوبہ پر 11 ہزار کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس بجٹ کا صرف 0.1 فیصد یعنی 32 کروڑ روپے بھی خرچ کر دیا گیا ہوتا تو 150-100 اسکولوں کو بند ہونے سے بچایا جا سکتا تھا۔ جسٹس ورالے نے پروگرام کے دوران یہ مستقل اور عارضی ترقیاتی کاموں پر تقریباً 34732 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ ناسک اتھارٹی کے اندازے کے مطابق کمبھ میں تقریباً 12 کروڑ عقیدت مند آسکتے ہیں۔ دوسری جانب ریلوے کا ماننا ہے کہ 3 کروڑ عقیدت مند بذریعہ ٹرین کمبھ میلہ میں شامل ہونے کے لیے جا سکتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بنانی میں پیدا ہوئے پی بی ورالے 2024 سے سپریم کورٹ کے جج ہیں۔ جون 2027 میں وہ ریٹائر ہونے والے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

جمائمہ گولڈ اسمتھ کا سابق شوہر عمران خان کے معاملے پر برطانوی حکومت سے سوال، 'آخر کب تک خاموش رہیں گے؟'

جمائما نے عمران خان کی جیل میں حالت اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر برطانوی حکومت سے فوری اقدام کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اینڈی برنہم اور ایڈ ملی بینڈ سے سوال کیا کہ برطانیہ کب تک خاموش رہے گا۔ جمائمہ گولڈ اسمتھ نے اپنے سابق شوہر اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی صورتِ حال پر برطانوی حکومت سے فوری اقدام کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے برطانوی وزیر اعظم اینڈی برنہم اور وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ سے سوال کیا کہ برطانیہ آخر کب تک اس معاملے پر خاموش رہے گا۔ جمائمہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک طویل پوسٹ میں عمران خان کی جیل میں حالت اور ان سے متعلق مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ عمران خان گزشتہ 3 برس سے جیل میں ہیں اور انہیں سیاسی مخالفین کی جانب سے، فوج کے سربراہ جنرل عاصم منیر کی مبینہ ذاتی دشمنی کے باعث، سخت حالات کا سامنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عمران خان کو طویل عرصے تک تنہائی میں رکھا گیا اور تقریباً 10 ماہ سے ان کے خاندان کو ان سے رابطے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جمائمہ کے مطابق عمران خان کو کتابوں، وکلا اور ڈاکٹروں تک رسائی سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ جمائمہ نے کہا کہ اقوام متحدہ کے مطابق اس نوعیت کا سلوک تشدد کے زمرے میں آتا ہے اور اس کے عمران خان کی جسمانی و ذہنی صحت پر سنگین اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ تاہم ان دعوؤں کے حوالے سے پاکستان کی حکومت یا متعلقہ حکام کا مؤقف اس پوسٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے عمران خان کی طبی سہولیات، ان کے ذاتی ڈاکٹر تک رسائی، اہل خانہ سے باقاعدہ ملاقات اور اپنے بیٹوں سے ہفتے میں دو مرتبہ فون پر بات کرنے کے احکامات دیے ہیں، لیکن ان احکامات پر عمل نہیں کیا جارہا۔ جمائمہ کے مطابق معاملہ اب محض پاکستان کی داخلی سیاست تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ 'انسانی حقوق کی ہنگامی صورتِ حال' بن چکا ہے۔ انہوں نے برطانوی حکومت سے کہا کہ وہ عمران خان کے ساتھ مبینہ ناروا سلوک کے خلاف آواز اٹھائے اور مناسب اقدامات کرے۔ اپنی پوسٹ میں جمائمہ نے عمران خان کے برطانیہ کے ساتھ طویل تعلقات کا بھی حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی، یونیورسٹی کی کرکٹ ٹیم کی کپتانی کی اور انگلینڈ میں کئی برس کاؤنٹی کرکٹ کھیلی۔ ان کے مطابق برطانیہ کے ساتھ عمران خان کا تعلق نصف صدی سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ جمائمہ نے اپنے دونوں بیٹوں سلیمان اور قاسم کا بھی ذکر کیا، جو برطانوی شہری ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ وہ دونوں اپنے والد کی صحت بگڑتے ہوئے دیکھنے پر مجبور ہیں اور انہیں اپنے والد سے ملاقات سے بھی روکا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان دولتِ مشترکہ کا رکن ملک ہے اور برطانیہ کی ایک طویل روایت رہی ہے کہ وہ من مانی حراست، غیر انسانی سلوک اور بنیادی حقوق سے محرومی کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ جیمائما گولڈ اسمتھ نے برطانوی حکومت سے اپیل کی کہ وہ عمران خان کی صورتِ حال پر اب مناسب اور مؤثر قدم اٹھائے۔

تملناڈو کے سی ایم وجے نے خواتین کے لیے مزید مفت بسوں کا اعلان کیا

خواتین میٹرو پولیٹن اور شہری علاقوں میں چلنے والی ایکسپریس، ایل ایس ایس، اور ڈیلکس سرکاری بسوں میں مفت سفر کر سکتی ہیں اور مضافاتی (مفصل) اور پہاڑی علاقوں میں باقاعدہ کرایہ دار بسوں میں بھی

چنئی: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے پیر 24 اگست کو خواتین کے لیے کرایہ سے پاک بس سفر کی اسکیم میں توسیع کا اعلان کیا اور استفادہ کنندگان کے لیے ڈیلکس اور ایکسپریس جیسی خدمات مفت فراہم کیں۔ اسمبلی میں کئی اعلانات کرتے ہوئے، وجے نے TVK کی اہم انتخابی یقین دہانیوں کو پورا کرتے ہوئے، تین مفت کھانا پکانے والے گیس سلنڈروں کا اعلان کیا اور یہ بھی اعلان کیا کہ پراندور گرین فیلڈ ہوائی اڈے کے منصوبے کو روک دیا جائے گا۔ اس منصوبے کی ان کسانوں نے سخت مخالفت کی تھی جو اپنی کھیتی کی زمینوں کو الگ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وجے نے ضابطہ 110 کے تحت ایک بیان دیتے ہوئے کہا، ''خواتین کے لیے کرایہ سے پاک بس سفر کا فائدہ اٹھانے کے لیے آمدنی کی حد یا سفر کی تعداد جیسی کوئی سواری نہیں ہوگی۔ ''خواتین میٹرو پولیٹن اور شہری علاقوں میں چلنے والی ایکسپریس، ایل ایس ایس، اور ڈیلکس سرکاری بسوں میں بھی مفت سفر کر سکتی ہیں اور مضافاتی (مفصل) اور پہاڑی علاقوں میں باقاعدہ کرایہ دار بسوں میں بھی۔ یہ اسکیم 2 اکتوبر کو گاندھی جینتی کے موقع پر شروع کی جائے گی، انہوں نے کہا اور کہا کہ اس اقدام سے ریاستی حکومت کو سالانہ 6,000 کروڑ روپے کا اضافی خرچ کرنا پڑے گا۔ اناپورانی سپر سکس اسکیم کے بارے میں اپریل کے اسمبلی انتخابات کے دوران وجے کی طرف سے ایک بڑا فلاحی وعدہ، تامل ناڈو میں ہر اہل خاندان کو ان کے گھریلو اخراجات کو کم کرنے کے لیے ہر سال چھ مفت ایل پی جی سلنڈر فراہم کرنے کا یقین دلاتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ابتدائی طور پر 3 مفت کھانا پکانے کے گیس سلنڈر فراہم کیے جائیں گے، اور رقم براہ راست بینک کھاتوں میں جمع کی جائے گی۔ ''اس سے ان لوگوں کا بوجھ کم ہو جائے گا جو سلنڈر حاصل کرنے کے لیے اضافی رقم خرچ کر رہے ہیں۔ حکومت نے کھانا پکانے کے گیس سلنڈر کی قیمت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے مرحلے میں تین مفت ایل پی جی سلنڈر دیے جائیں گے اور سلنڈروں کی قیمت براہ راست مستفید ہونے والوں کے بینک کھاتوں میں جمع کر دی جائے گی۔'' اس اقدام سے 1,30,16,104 خاندانوں کو فائدہ پہنچے گا جن کی سالانہ آمدنی تقریباً 2.5 لاکھ ہے، معاشی طور پر پسماندہ، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کسان خاندان، مختلف طور پر معذور اور غریب خاندان۔ وجے نے کہا، ''تیری کا کام شروع ہو گیا ہے اور اس اسکیم کو پونگل (جنوری کے وسط) 2027 کے تہوار میں شروع کیا جائے گا،'' وجے نے کہا اور کہا کہ ریاستی حکومت اس اقدام کے لیے سالانہ 4,000 کروڑ مختص کرے گی۔ بھارتی ریاست تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے خواتین اور خواجہ سرا افراد کے لیے سرکاری بسوں میں مفت سفر کی اسکیم میں بڑی توسیع کا اعلان کیا ہے۔ پیر 24 اگست 2026 کو ریاستی اسمبلی میں متعدد اہم اعلانات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے تمل ناڈو ویشا کز حکم کے انتخابی وعدوں کو پورا کرنے کا عزم دہرایا۔

ممبئی مجگاؤں گنپتی مورتی کی بے حرمتی کیس درج حالات کشیدہ پر امن قائم

کیس درج، حالات قابو میں، ڈی سی پی جینت مینا ہندو انتہا پسند تنظیموں کے نشانے پر سوشل میڈیا پر تنقیدیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے مجگاؤں علاقہ میں اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب اونچی عمارت ٹاور سے گنپتی کے جلوس پر انڈے پھینکنے کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد یہاں حالات کشیدہ ہو گئے اور پولیس نے حالات کو قابو میں کرتے ہوئے جلوس گنپتی دوبارہ شروع کروایا تفصیلات کے مطابق گنپتی جلوس مجگاؤں علاقہ سے گزر رہا تھا کہ کسی نامعلوم شرپسند سماج دشمن عناصر نے گنپتی کی مورتی پر انڈے پھینک کر بے حرمتی کی کوشش کی جس کے بعد ہندو تنظیموں نے سڑک روک کر سراپا احتجاج شروع کردیا جائے وقوع پر پہنچ کر ڈی سی پی جینت مینا نے حالات کو قابو میں کرنے کی کوشش کی تو اسی دوران انہیں بھی مجمع نے گھیر لیا لیکن اس کے باوجود ڈی سی پی نے حوصلہ سے کام لیتے ہوئے حالات کو کنٹرول کرتے ہوئے امن قائم کیا لیکن اب یہی ڈی سی پی جینت مینا ہندو تنظیموں کے ہٹ لسٹ پر آگئے ہیں انہیں ہندو تنظیموں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر نشانہ بنایا جارہا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے اس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہندو تنظیموں کو انتظامیہ اور پولیس پر اعتماد نہیں ہے۔ گنپتی کی مورتی کی بے حرمتی کے معاملے میں پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا بی این ایس کی دفعہ 196,299 کے تحت کیس درج کرلیا گیا ہے ملزم کی شناخت ہوچکی ہے پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج سے اس کی شناخت کی ہے فی الوقت کشیدگی برقرار ہے لیکن امن قائم ہے پولیس مجگاؤں پر سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں اس واقعہ کے بعد ممبئی شہر میں فرقہ وارانہ تشدد برپا کرنے کی سازش بھی فرقہ پرستوں کی جانب سے شروع ہوگئی ہے اور جلوس پر انڈے پھینکنے کے بعد ڈی سی پی کے رول پر بھی ہندو انتہا پسند تنظیمیں تنقیدیں کررہی ہے ڈی سی پی جینت مینا ہندو انتہا پسند تنظیموں رائٹ ونگ کے نشانے پر اگئے ہیں فی الوقت ڈی سی پی نے بتایا کہ حالات پر امن ہے اور پولیس اس معاملہ میں ضروری کاروائی کررہی ہے کہ آیا اس معاملہ میں مزید کون لوگ ملوث ہے اور اس کے پس پشت کیا سازش ہے اس کی بھی تفتیش پولیس کررہی ہے گنپتی پر انڈے پھینکنے کا یہ دوسرا واقعہ ہے اس سے قبل بھی کمائی پورہ میں گنپتی کی مورتی پر انڈا اچھینکا گیا تھا اس قسم کا واقعہ کیوں رونما ہوتا ہے اس کی بھی پولیس تفتیش کررہی ہے لیکن اس واقعہ کے بعد ایک مرتبہ پھر یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ پولیس کارروائی پر ہندو انتہا پسند تنظیموں کو اعتماد نہیں ہے اس لئے وہ ڈی سی پی کے خلاف ہی محاذ آرائی کررہی ہیں۔ اس معاملہ میں پولیس نے اب تک کسی بھی گرفتاری عمل میں نہیں لائی ہے جبکہ ملزم کی تلاش جاری ہے۔ جنوبی ممبئی کے مجگاؤں علاقے میں اتوار (23 اگست 2026) کی رات گنپتی مورتی کی آمد کے جلوس پر مبینہ طور پر انڈے پھینکے جانے کے واقعے کے بعد پولیس نے ایف آئی آر (FIR) درج کر لی ہے اور فی الحال وہاں حالات قابو میں اور پرامن ہیں۔ مازگاؤں کے مجگاؤں چا مور یا گنیش اتسو منڈل کی مورتی کو جب پنڈال کی طرف لے جایا جارہا تھا، تو قریبی عمارت (کونٹینینٹل ہائٹس) سے جلوس پر انڈے پھینکے گئے، جن میں سے ایک انڈا مورتی پر جا گرا۔ کشیدگی: اس واقعے کے بعد جلوس میں شامل لوگوں اور عقیدت مندوں میں شدید ناراضگی پھیل گئی اور عمارت کے باہر بھیڑ جمع ہوگئی، جس سے علاقے میں عارضی طور پر کشیدگی پیدا ہوگئی۔

ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کی کارروائی
3 کروڑ 50 لاکھ روپئے مالیت کی ہیروئن ضبط، ملزم گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کی انسدادِ منشیات مخالف ٹیم کے پی آئی کھولم اور ان کی ٹیم ۲۲ اگست کو رات کے وقت اپنے حدود میں منشیات استعمال کرنے، خریدنے اور فروخت کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کے لیے گشت کررہی تھی۔ ۲۳ کو رات تقریباً 10:12 بجے ہیمنت کرکرے گارڈن کے گیٹ کے سامنے، سہکاری بھنڈار کے قریب، پونم نگر، جوگیشوری (مشرق)، ممبئی میں پولیس کو ایک شخص مشتبہ حالت میں گھومتا ہوا نظر آیا۔ پی آئی کھولم کو اس شخص کی حرکات مشتبہ معلوم ہونے پر پولیس ٹیم نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ پولیس کو دیکھتے ہی مذکورہ شخص وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگا، تاہم پولیس ٹیم کی مدد سے اسے موقع پر ہی گرفتار کرلیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس شخص نے پہلے ٹال مٹول والے جوابات دیے۔ بعد ازاں اعتماد میں لے کر مزید تفصیلی پوچھ گچھ کی گئی تو اس کے قبضے سے گہرے رنگ کا پاؤڈر، جسے ہیروئن (Heroin) بتایا گیا، برآمد ہوا۔ پولیس نے NDPS ایکٹ 1985 کے تمام قانونی تقاضوں کی پابندی کرتے ہوئے مذکورہ شخص کی تلاشی لی۔ اس کے قبضے سے 302 گرام وزنی ہیروئن برآمد ہوئی، جس کی مالیت تقریباً 3,50,00,000 (3 کروڑ 50 لاکھ روپے) ہے۔ اس معاملے میں ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن، ممبئی میں موصولہ شکایت کی بنیاد پر کیس نمبر 943/2026 کے تحت NDPS ایکٹ کی دفعہ 8(c) کے ساتھ 21(c) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ مذکورہ منشیات ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کے علاقے میں سپلائی کی جا رہی تھی۔ مقدمے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ اس طرح ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کی انسدادِ منشیات ٹیم کے افسر پی آئی کھولم اور ان کی ٹیم نے منشیات فروخت کرنے والے ملزم توصیف لیاقت قاضی ۲۹ سالہ کو بروقت گرفتار کرکے اس کے قبضے سے 302 گرام ہیروئن، مالیت 3.50 کروڑ ضبط کرنے کی قابلِ ذکر کارروائی انجام دی۔ یہ کامیاب کارروائی اعلیٰ پولیس افسران کی رہنمائی میں انجام دی گئی، جن میں ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی، جوائنٹ پولیس کمشنر ڈاکٹر منوج کمار شرما، ایڈیشنل پولیس کمشنر ڈاکٹر ابھی نو دیشمکھ، ڈپٹی پولیس کمشنر دتا نلاوڈے اور اسسٹنٹ پولیس کمشنر یوگیش شندے شامل ہیں۔ کارروائی کی براہِ راست نگرانی سینئر پولیس انسپکٹر گھنشیام نائر اور پولیس انسپکٹر (جرائم) سنیل کرانڈے نے کی۔

ناگپور: واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے کلورین گیس کا اخراج

۴۰/ سے زائد افراد اسپتال داخل

ناگپور میں پانی صاف کرنے والے ایک پلانٹ سے کلورین گیس کے اخراج کے باعث ۴۰/ سے زائد افراد متاثر ہوکر اسپتال پہنچ گئے۔ گیس پھیلنے سے کارکنوں اور قریبی رہائشیوں کو کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد NDRF، فائر بریگیڈ اور پولیس نے فوری کارروائی کی۔ مہاراشٹر کے ناگپور ضلع میں پیر (۲۴/ اگست) کو پانی صاف کرنے والے ایک پلانٹ میں کلورین گیس کے اخراج کے بعد ۴۰/ سے زائد افراد کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ حادثے کے بعد پلانٹ کے کئی کارکنوں اور قریبی رہائشیوں نے سانس لینے میں دشواری کی شکایت کی۔ حکام کے مطابق گیس کا اخراج رات تقریباً ایک بجے فاغو پاٹل لے آؤٹ اور ناگ مندر ٹیکری کے قریب واقع گودھنی نگر پنچایت کے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ میں موجود ۹۰۰/ کلوگرام وزنی کلورین گیس سلنڈر سے شروع ہوا۔ گیس قریبی رہائشی علاقوں تک پھیلنے کے بعد متعدد افراد کو کھانسی اور سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ پولیس کے مطابق پلانٹ کے تقریباً ۸/ سے ۱۰/ کارکن اور آس پاس کے ۲۰/ سے ۲۵/ رہائشی گیس سے متاثر ہوئے۔ مجموعی طور پر ۴۰/ افراد کا اسپارش اسپتال اور میو اسپتال میں علاج جاری ہے۔ پولیس، فائر بریگیڈ اور نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (NDRF) کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر امدادی اور گیس کو بے اثر کرنے کی کارروائی شروع کی۔ NDRF اہلکار حفاظتی لباس پہن کر پلانٹ میں داخل ہوئے اور گیس کے اخراج پر قابو پایا۔ صبح تقریباً ساڑھے ۵/ بجے گیس کے اخراج پر قابو پانے کے بعد کلورین سلنڈر کو کاسٹک سوڈا ملے پانی کے ایک ٹینک میں ڈبو دیا گیا۔ یہ کارروائی 'NDRF'، فائر بریگیڈ اور اورنج سٹی واٹر ورکس (OCW) کے عملے کی مدد سے انجام دی گئی۔ پولیس نے حفاظتی اقدام کے طور پر رہائشیوں کو صبح ۱۱/ بجے تک پلانٹ سے کم از کم ۲۰۰/ میٹر دور رہنے کی ہدایت دی۔ حکام کا کہنا ہے کہ اب صورتِ حال قابو میں ہے۔ دریں اثنا، 'OCW' حکام نے واضح کیا کہ متاثرہ پلانٹ گودھنی گرام پنچایت کے زیرِ انتظام ہے اور یہ نہ تو ناگپور میونسپل کارپوریشن (NMC) اور نہ ہی 'OCW' کے زیرِ انتظام ہے۔ گیس کے اخراج پر قابو پانے میں مدد کیلئے 'OCW' کی ٹیم نے 'SCBA' (سیلف کنٹینڈ بریتھنگ اپریٹس) آلات کے ساتھ ہنگامی کارروائی میں حصہ لیا۔ پولیس اور ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریل سیفٹی اینڈ ہیلتھ (DISH) کے حکام نے مختصر وقت میں فوری کارروائی اور مدد فراہم کرنے پر 'OCW' اہلکاروں کی ستائش کی۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن تعمیراتی اور مسمار کرنے (سی اینڈ ڈی) کچرے کے
جامع انتظام کیلئے ممبئی ڈیبریز کنٹرول اینڈ ٹریکنگ سسٹم (MDCTS) کا آغاز

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سہولت لنک پر دستیاب ہے: https://mdcts.mcgm.gov.in/ کنسٹرکشن پروفیشنلز، ڈویلپرز، کنٹریکٹرز، ٹرانسپورٹرز، پروجیکٹ کنسلٹنٹس، آرکیٹیکٹس، اسٹون کرشر آپریٹرز وغیرہ کے لیے ویب سائٹ پر رجسٹریشن کرنا لازمی ہے۔ ممبئی میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے مختلف حکام اور سرکاری ایجنسیوں کے تحت کام کرنے والے پروجیکٹ اداروں اور ٹھیکیداروں کو منظور شدہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ممبئی کے علاقے (ممبئی سٹی اور مضافات) کے اندر پیدا ہونے والے کنسٹرکشن اینڈ ڈیمولیشن (سی اینڈ ڈی) فضلے کے انتظام، نقل و حمل، پروسیسنگ اور ٹھکانے کو مؤثر طریقے سے کنٹرول اور نگرانی کرنے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے ممبئی ڈیبریز کنٹرول اینڈ ٹریکنگ سسٹم (MDCTS) کو لاگو کیا ہے۔ یہ سہولت BMC لنک کے ذریعے قابل رسائی ہے: https://mdcts.mcgm.gov.in/۔ اس ویب سائٹ پر رجسٹریشن تعمیراتی پیشہ ور افراد، ڈویلپرز، سرکاری اور نیم سرکاری ایجنسیوں، انفراسٹرکچر اتھارٹیز، بی ایم سی کنٹریکٹرز، تجارتی اداروں، ٹرانسپورٹرز، کھدائی کرنے والی ایجنسیوں، پراجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنٹس، آرکیٹیکٹس، مجاز اتارنے کی جگہوں کے مالکان، سٹون کرشر آپریٹرز، اور تعمیراتی یا مرمت کا کام کرنے والے اداروں کیلئے لازمی ہے۔ تاہم میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے حکام اور سرکاری ایجنسیوں جیسے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MMRDA)، MHADA، سلم ری ہیبلیٹیشن اتھارٹی (SRA)، ریلوے، محکمہ تعمیرات عامہ، اور ممبئی پورٹ اتھارٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں کام کرنے والی تنظیموں اور ٹھیکیداروں کو معیاری طریقہ کار پر عمل کرنے کی ہدایت دیں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کمشنر شریمتی کی ہدایت کے مطابق۔ اشونی بھیڈے، اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما کی رہنمائی اور ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کرن دیگھاوکر کی نگرانی میں، پورے خطہ میں ٹھوس کچرے کے موثر انتظام کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات نافذ کیے جا رہے ہیں۔ اس پس منظر میں، یہ نظام تعمیراتی اور مسمار کرنے والے ملبے کے انتظام کے قواعد، 2025، اور BMC کی طرف سے 11 اگست 2026 کو جاری کردہ طریقہ کار کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ممبئی میں ملبے کے غیر مجاز انتظام کا معاملہ فی الحال اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے زیر غور ہے جو کہ اعلیٰ عدالت کے حکم پر قائم کی گئی ہے۔ MDCTS نظام شفافیت، جوابدہی، اور تعمیراتی اور مسمار فضلہ کے انتظام کے حوالے سے ماحولیاتی ضوابط کی تعمیل میں اضافہ کرے گا۔ ممبئی میں تعمیرات، تعمیر نو، بنیادی ڈھانچے کے منصوبے، اور کھدائی کی سرگرمیاں بڑی مقدار میں ملبہ اور کھدائی شدہ مواد پیدا کرتی ہیں۔ سڑکوں کے کنارے، کھلی جگہوں، نالیوں، آبی ذخائر اور مینگروو کے علاقوں میں غیر مجاز ڈمپنگ سے ماحولیاتی نقصان، دھول کی آلودگی اور شہریوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ممبئی ڈیبریز کنٹرول اینڈ ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے، پورے عمل کو بھی ملبے کی پیداوار سے لے کر اس کے کسی مجاز پروسیسنگ سینٹر یا نامزد کردہ ان لوڈنگ سائٹ پر بھی ڈیجیٹل ٹریک کیا جائے گا۔

بھیونڈی: ڈنگاڈ میں دو گروپوں کے درمیان تصادم

غیر نباتاتی کھانے کے معاملے پر تنازع، ۶/ افراد زخمی

بھیونڈی: (اسٹاف رپورٹر) بھیونڈی کے ڈِنگاڈ علاقے میں نوجوانوں کے دو گروپوں کے درمیان مبینہ طور پر غیر نباتاتی کھانا لانے کے معاملے پر تنازع شدت اختیار کر گیا، جس کے نتیجے میں دونوں گروپوں کے درمیان ہاتھا پائی اور مار پیٹ ہوئی۔ واقعے میں چھ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ معلومات کے مطابق ڈِنگاڈ پہاڑی کے علاقے میں کسی بات کو لے کر نوجوانوں کے دو گروپوں کے درمیان بحث شروع ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ تنازع غیر نباتاتی کھانا کھانے یا وہاں لانے پر اعتراض کے بعد بڑھا اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں جانب سے مار پیٹ شروع ہوگئی۔ واقعے میں زخمی ہونے والے افراد کو علاج کے لیے بھیونڈی کے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔ تاہم اسپتال میں بھی دونوں گروپوں کے افراد ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئے، جس کے بعد صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے پولیس کی تعیناتی کی گئی۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور واقعے کے اصل اسباب، ملوث افراد اور مار پیٹ کی وجوہات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ پولیس کی جانب سے متعلقہ افراد کے بیانات ریکارڈ کیے جانے کے بعد مزید قانونی کارروائی کیے جانے کا امکان ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی تنازع کو تشدد کی شکل دینے کے بجائے قانون کا راستہ اختیار کریں اور علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے میں تعاون کریں۔ مہاراشٹر کے بھیونڈی شہر کے قریب واقع دندی گڈ پہاڑی پر دو گروپوں کے درمیان ایک شدید تصادم اور مار پیٹ کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس جھگڑے میں 6 نوجوان زخمی ہوئے ہیں جنہیں علاج کے لیے بھیونڈی کے اندرا گاندھی سب ڈسٹرکٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، یہ جھڑپ اس وقت شروع ہوئی جب کچھ نوجوان پہاڑی پر کھانے پینے کا سامان (چکن) لے کر جارہے تھے، جہاں دوسرے گروپ نے انہیں روکا اور بحث شروع ہوگئی، جو بعد میں مار پیٹ میں بدل گئی۔ دندی گڈ پر لڑائی کے بعد جب دونوں گروپ ہسپتال پہنچے، تو وہاں بھی دونوں فریقین کے درمیان دوبارہ جھڑپ ہوئی۔ صورتحال کو قابو میں کرنے کے لیے شانتی نگر پولیس کو بھاری نفری کے ساتھ پہنچنا پڑا۔ مقامی ایم ایل اے رئیس شیخ نے واضح کیا کہ اس علاقے میں ایک گینگ سرگرم ہے جو موبائل چھیننے اور لوگوں پر حملہ کرنے کی وارداتیں کرتا ہے اور پھر اسے مذہبی یا فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں۔

عید میلادالنبیؐ کے موقع پر ڈونگری چلڈرن ہوم میں لنگرِ رسولؐ کی تقسیم

حضور اکرمؐ نے یتیموں، مسکینوں، کمزوروں اور ضرورت مندوں کے ساتھ حسنِ سلوک، محبت اور شفقت کا درس

ممبئی: جشن عید میلادالنبیؐ کے پُرمسرت و بابرکت موقع پر رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے ڈونگری میں واقع چلڈرن ہوم میں بچوں کے درمیان لنگرِ رسولؐ تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر اور عظیم مذہبی رہنما حضرت سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی المعروف سید معین میاں صاحب قبلہ اور رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری نے خصوصی طور پر چلڈرن ہوم پہنچ کر بچوں میں لنگرِ رسولؐ تقسیم کیا۔ اس موقع پر حضرت سید معین میاں صاحب نے کہا کہ جشنِ عید میلادالنبی ﷺ صرف خوشی منانے کا نہیں بلکہ رحمتِ عالم ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے اور انسانیت کی خدمت کا بھی موقع ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے یتیموں، مسکینوں، کمزوروں اور ضرورت مندوں کے ساتھ حسنِ سلوک، محبت اور شفقت کا درس دیا۔ اسی تعلیماتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے بچوں میں لنگرِ رسول ﷺ کی تقسیم ایک قابلِ تحسین عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمیں محبت، اخوت، ہمدردی اور خدمتِ خلق کا پیغام دیتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ میلادالنبی ﷺ کی خوشیوں کو معاشرے کے محروم اور ضرورت مند افراد تک پہنچائیں اور انہیں بھی اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ رضا اکیڈمی کی جانب سے جشنِ میلادالنبی ﷺ کے موقع پر مختلف فلاحی اور سماجی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ لنگرِ رسول ﷺ کی تقسیم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت کا بہترین اظہار یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے انسانیت کی خدمت کریں اور ضرورت مندوں کے چہروں پر خوشیاں بکھیرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ رضا اکیڈمی آئندہ بھی خدمتِ خلق، دینی بیداری اور فلاحی سرگرمیوں کو جاری رکھے گی۔ ڈونگری چلڈرن ہوم میں بچوں کے ساتھ وقت گزارنے اور ان میں لنگرِ رسول ﷺ تقسیم کرنے سے جہاں بچوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، وہیں اس موقع پر موجود افراد نے بھی اس اقدام کو سراہا۔ اس موقع پر چلڈرن ہوم کے ذمہ داران، رضا اکیڈمی کے کارکنان اور دیگر معززین موجود تھے۔ بچوں میں لنگرِ رسول ﷺ کی تقسیم کے بعد ملک وملت اور پوری انسانیت کے لیے خیر و برکت، امن و سلامتی اور خوشحالی کی دعا بھی کی گئی۔

جمعیۃ علماء اندھیری کی جانب سے استقبالیہ تقریب

ممبئی: جمعیۃ علماء اندھیری کے زیرِ اہتمام اتوار، 23 اگست 2026ء کو بعد نمازِ مغرب غوثیہ مسجد، جوہو گلی، اندھیری

ویسٹ، ممبئی میں ایک اہم استقبالیہ نشست کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں امیرِ شریعت مہاراشٹر و مفتی اعظمِ مہاراشٹر مفتی عزیز الرحمٰن فتحپوری، صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر و نائب امیرِ شریعت مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی، خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا اشتیاق احمد قاسمی اور نائب خازن قاری محمد یونس چودھری حسینی بطور خصوصی مہمان شریک ہوئے۔ تقریب میں جمعیۃ علماء اندھیری کے ذمہ داران، اراکینِ عاملہ اور علاقے کے معززین و عوام نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکائے مجلس نے امیرِ شریعت مہاراشٹر و مفتی اعظمِ مہاراشٹر مفتی عزیز الرحمٰن فتحپوری اور دیگر معزز مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر و نائب امیرِ شریعت مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے امارتِ شرعیہ کی اہمیت و افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ صوبۂ مہاراشٹر میں ایک طویل عرصے کے بعد امارتِ شرعیہ کے باقاعدہ نظام کا قیام خوش آئند اور قابلِ مسرت پیش رفت ہے۔ اس نظام کے ذریعے مسلمانوں کو اپنے دینی و شرعی مسائل کو شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں حل کرانے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اپنے باہمی اور خاندانی مسائل کو باہمی مشاورت اور شریعت کے مطابق حل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات اور شریعتِ مطہرہ کا پابند بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی حقیقی کامیابی اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ اس موقع پر امیرِ شریعت مہاراشٹر و مفتی اعظمِ مہاراشٹر مفتی عزیز الرحمٰن فتحپوری نے بھی شرکائے مجلس کو اہم اور مفید نصیحتوں سے نوازا۔ انہوں نے دینی زندگی اختیار کرنے، شریعت کے احکام کی پابندی کرنے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے معتبر شرعی رہنمائی حاصل کرنے کی تلقین کی۔ ان کے خطاب کے بعد انہوں نے رقت آمیز دعا فرمائی، جس کے ساتھ مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔ تقریب کو کامیاب بنانے میں جمعیۃ علماء اندھیری کے صدر مولانا غیاث الدین قاسمی، جنرل سکریٹری مولانا عبداللہ فلاحی، نائب صدر مفتی رحمت اللہ قاسمی، خازن مفتی محمد عابد، نائب خازن حافظ غیاث الدین، ڈاکٹر دانش اور جمعیۃ علماء اندھیری کے جملہ اراکینِ عاملہ نے اہم کردار ادا کیا۔ آخر میں منتظمین نے تمام مہمانانِ گرامی، علماء کرام، ذمہ داران اور شرکائے مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ استقبالیہ تقریب میں امارتِ شرعیہ کے نظام کو مضبوط بنانے، عوام تک شرعی رہنمائی پہنچانے اور معاشرے میں دینی شعور بیدار کرنے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا۔

رتنا گیری میں دینی مکاتب کو منظم وفعال بنانے کے لیے جمعیۃ علماء کی مہم جاری

بنیادی عقائد، نماز، ضروری دعائیں، اسلامی آداب و اخلاق سے واقف کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے: علماء کرام کا تبادلہ خیال

رتنا گیری (پریس ریلیز) دینی مکاتب کو مزید منظم، فعال اور معیاری بنانے کے لیے دینی تعلیمی بیداری اور فکری و عملی مہم مسلسل جاری ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی خصوصی ہدایت پر جمعیۃ علماء رتنا گیری کے دینی تعلیمی بورڈ کی نگرانی میں ضلع بھر کے کے مختلف تعلقات اور علاقوں میں علماء کرام، ائمہ مساجد، مکاتب کے اساتذہ اور دینی تعلیمی نظام سے وابستہ ذمہ داران کے ساتھ خصوصی نشستیں منعقد کی جارہی ہیں۔ اسی سلسلے میں لانجہ، دیورخ، کھیڈ، شرنگارتلی، چپلون سمیت ضلع کے مختلف علاقوں میں فکری و تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا، جن میں مکاتبِ دینیہ کی موجودہ صورتِ حال، تعلیمی معیار، انتظامی نظم، اساتذہ کی تربیت و رہنمائی، طلبہ کی حاضری، نصابِ تعلیم اور مکاتب کی باقاعدہ نگرانی جیسے اہم امور پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ ان نشستوں میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مکتب محض بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھانے کا مرکز نہ ہو، بلکہ وہ نئی نسل کی قرآنی، دینی، اخلاقی اور اسلامی تربیت کا مضبوط ادارہ بنے۔ بچوں کو قرآنِ کریم کی صحیح تلاوت، بنیادی عقائد، نماز، ضروری دعائیں، اسلامی آداب و اخلاق اور روزمرہ زندگی سے متعلق ضروری دینی مسائل سے واقف کرانے کے لیے مکاتب کے نظام کو مؤثر اور مربوط بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ رتنا گیری ضلع کی تقریباً تمام مساجد میں دینی مکاتب قائم ہیں، جو ضلع کے علماء کرام، ائمہ مساجد اور دینی خدمت سے وابستہ افراد کی مسلسل محنت اور دینی جذبے کا قابلِ قدر ثمرہ ہے۔ جمعیۃ علماء رتنا گیری نے اس موجودہ دینی تعلیمی نظام کو ایک مضبوط بنیاد قرار دیتے ہوئے اب اس امر پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے کہ قائم شدہ مکاتب کو باقاعدہ نظم و نسق، بہتر تعلیمی معیار، مؤثر نگرانی اور اساتذہ کی رہنمائی کے ذریعے مزید فعال بنایا جائے۔ مہم کے دوران علماء وائمہ سے ملاقاتیں کرکے ان کے تجربات اور مسائل سنے جارہے ہیں اور مکاتب کو درپیش تعلیمی وانتظامی مشکلات کے حل کے لیے باہمی مشاورت سے عملی اقدامات پر غور کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانے، وقت کی پابندی، طلبہ کی باقاعدہ حاضری اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اس دینی تعلیمی مہم میں جمعیۃ علماء رتنا گیری کے صدر مولانا زبیر ناکاڑے صاحب، خازن مولانا فہیم ماپاری صاحب، نائب صدر مولانا الیاس بغدادی صاحب، جمعیۃ علماء تعلقات رتنا گیری کے صدر مفتی سمیع اللہ صاحب اور جنرل سکریٹری مفتی توفیق منصور صاحب نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ ان حضرات کی نگرانی اور کوششوں کے تحت ضلع کے مختلف علاقوں کا دورہ، علماء وائمہ سے ملاقاتیں، فکری نشستیں اور مکاتب کے نظام کا جائزہ لینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس موقع پر ذمہ داران نے اس عزم کا اظہار کیا کہ رتنا گیری ضلع میں دینی مکاتب کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے یہ مہم محض چند نشستوں تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ آئندہ بھی مختلف تعلقات اور علاقوں میں مسلسل دورے، فکری نشستیں، اساتذہ کی رہنمائی، مکاتب کا جائزہ اور ضروری اصلاحی اقدامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ جمعیۃ علماء رتنا گیری نے علماء کرام، ائمہ مساجد، مکاتب کے اساتذہ، والدین اور دینی خدمت سے وابستہ تمام افراد سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اس اہم دینی تعلیمی مہم میں بھرپور تعاون کریں اور اپنے اپنے علاقوں کے مکاتب کو مضبوط بنانے میں فعال کردار ادا کریں۔ تاکہ قرآن و سنت سے وابستہ، بااخلاق اور دین شناس نسل کی تربیت کا یہ عظیم کام مزید منظم اور مؤثر انداز میں آگے بڑھ سکے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

اسلامک نیٹو' میں شامل ہونے کی ایران کو دعوت؟

سعودی عرب۔ پاکستان اور ترکی کی چال نے سب کو چونکا دیا

تہران، 24، اگست۔ ایم این این۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے درمیان سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کے درمیان بننے والے' مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ' کو لے کر ایک ایسا دعویٰ سامنے آیا ہے، جس نے پورے حالات کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ دعویٰ ہے کہ اب ایران کو بھی مبینہ' اسلامک نیٹو' میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی خانہ ملت کے سربراہ مہدی رحیمی نے کہا ہے کہ تہران کو تجویز ملی ہے اور اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ تاہم، اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ یا اعلیٰ قیادت نے اس مبینہ دعوت پر عوامی طور پر کچھ نہیں کہا ہے۔ وہیں سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کی جانب سے بھی اس کی تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ تاہم جیسے ہی ایران کے ممکنہ طور پر شامل ہونے کی خبر سامنے آئی، سوشل میڈیا پر لوگوں نے اسے لے کر طرح طرح کے سوال پوچھنے شروع کر دیے۔ ایک صارف نے طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ جس ملک کے خلاف دفاع کے لیے اتحاد بنایا گیا ہے، اسی ملک کو اب اس میں شامل ہونے کی دعوت کیسے دی جا رہی ہے؟ ایک دیگر صارف نے سوال کیا کہ اگر امریکہ ایران پر حملہ کرتا ہے تو کیا اس معاہدے میں شامل باقی ممالک امریکہ کے خلاف میدان میں اتریں گے؟ سوشل میڈیا پر ایک دیگر صارف نے مذاق میں کہا کہ ایران کے بغیر یہ پورا اتحاد ہی نامکمل ہے، جبکہ کچھ لوگوں نے سوال اٹھایا کہ اگر ایران اس میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کا اصل مقصد کیا رہ جائے گا۔ سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کے درمیان مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ کو مغربی ایشیا میں ایک نئے دفاعی منظرنامے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے تحت تینوں ممالک کے درمیان سیکورٹی اور باہمی دفاعی تعاون کو مضبوط کرنے کی کوشش ہے۔ یہ سنی اکثریتی ممالک کی تنظیم ہے، جسے عام طور پر ایران کے خلاف دیکھا جاتا ہے۔ وہیں اسی وجہ سے اسے کئی جگہوں پر' اسلامک نیٹو' بھی کہا جاتا ہے۔ ایسے میں اگر ایران کے شامل ہونے کی خبر درست ثابت ہوتی ہے، تو یہ اس اتحاد کے پورے اسٹریٹجک منظرنامے کو بدل سکتی ہے۔ لیکن ابھی یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ایران کو دعوت ملنے کا دعویٰ صرف مہدی رحیمی کے بیان پر مبنی ہے اور اس کی آزادانہ سرکاری تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

وہیں دوسری طرف بنگلہ دیش کی بھی نظر اسلامک نیٹو میں شامل ہونے پر ہے۔ ادھر بنگلہ دیش کے دو وزرا نے کہا کہ ان کا ملک حال ہی میں سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کے درمیان بننے والے دفاعی اتحاد میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے، لیکن اس سلسلے میں کوئی بھی فیصلہ قومی مفادات کو مدنظر رکھ کر ہی لیا جائے گا۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ ہمایوں کبیر نے کہا کہ' بنگلہ دیش اپنے مفادات اور عالمی معیشت و تجارت میں بدلتے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ سے جڑے کسی اقتصادی یا دفاعی ڈھانچے میں شامل ہونے کے امکان کے تئیں مثبت رویہ رکھتا ہے۔' ایران کو مبینہ طور پر' مکہ دفاعی معاہدے' (جسے میڈیا میں' اسلامک نیٹو' بھی کہا جا رہا ہے) میں شامل ہونے کی دعوت ملنے کا دعویٰ سامنے آیا ہے، تاہم اس کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی' خانہ ملت' کے سربراہ مہدی رحیمی نے بیان دیا ہے کہ تہران کو اس معاہدے میں شمولیت کی تجویز ملی ہے اور اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، معاہدے کے بانی ممالک یعنی سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کی حکومتوں نے ایران کو ایسی کوئی باضابطہ دعوت دینے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ اس معاہدے کے تحت کسی بھی ایک رکن ملک پر مسلح حملے کو تینوں ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا، جسے نیٹو کے آرٹیکل 5 سے مشابہ قرار دیا جا رہا ہے۔

مولانا فضل الرحمان کا عاصم منیر پر سخت حملہ

1971 کی شکست اور ہتھیار ڈالنے کی یاد دلا دی

اسلام آباد: جمعیت علمائے اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے 1971 میں بھارت کے سامنے پاکستانی فوج کے ہتھیار ڈالنے کا حوالہ دیا اور فوجی قیادت کے طاقت سے متعلق دعوؤں پر سوال اٹھائے ہیں۔ فضل الرحمان نے کہا کہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ فوج اور اس کی قیادت طاقتور ہے، لیکن ایسے ہی بڑے بڑے دعوے ماضی میں بھی کیے گئے تھے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ دسمبر 1971 میں ہتھیار ڈالنے سے صرف ایک روز قبل جنرل یحییٰ خان نے قوم سے خطاب میں ہر محاذ پر لڑنے کا اعلان کیا تھا، لیکن اگلے ہی دن پاکستانی فوج نے بھارت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ "یہ بڑے بڑے بول ہم اُس وقت بھی سن چکے ہیں۔ ان کا سوال تھا کہ جب پاکستانی عوام شدید مشکلات اور عدم استحکام کا سامنا کر رہے ہیں تو انہیں مسلسل مزید بحرانوں میں کیوں دھکیلا جا رہا ہے۔ فضل الرحمان نے بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی صورتحال کا بھی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان علاقوں میں مسلسل خون بہہ رہا ہے اور حالات جنگ جیسی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ طویل عرصے تک جاری رہنے والا تشدد ملک کے لیے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں جاری احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ راولاکوٹ سمیت مختلف علاقوں میں لوگ طویل عرصے سے احتجاج کر رہے ہیں لیکن ان سے مؤثر بات چیت نہیں کی جا رہی۔ ان کے مطابق ایسے حالات علیحدگی اور مزاحمت کے جذبات کو مزید تقویت دے سکتے ہیں۔ فضل الرحمان نے پاکستانی حکمرانوں اور فوجی قیادت سے سوال کیا کہ آخر موجودہ پالیسی کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ملک کو توڑنے کی طرف لے جایا جا رہا ہے؟ ان کا کہنا تھا کہ جب کسی خطے میں مسلسل خونریزی جاری رہے تو یہ مستقبل میں جغرافیائی تبدیلیوں کا پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے۔ فضل الرحمان کے یہ سخت ریمارکس ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب پاکستان کو بلوچستان، خیبر پختونخوا اور پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں بیک وقت سنگین سیاسی اور سیکورٹی چیلنجز کا سامنا ہے۔ 1971 کی شکست کا حوالہ دے کر انہوں نے فوجی قیادت کے موجودہ بیانیے اور ملک کی داخلی صورتحال کے درمیان تضاد کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ طاقت کے دعوؤں پر سوال: مولانا فضل الرحمان نے فوجی قیادت کے طاقتور ہونے کے دعوؤں کو چیلنج کیا اور کہا کہ ایسے بڑے بڑے دعوے ماضی میں بھی کیے جا چکے ہیں۔ 1971 کی شکست کا حوالہ: انہوں نے عسکری قیادت کو یاد دلایا کہ دسمبر 1971 میں بھارت کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے صرف ایک روز قبل جنرل یحییٰ خان نے ہر محاذ پر لڑنے کا اعلان کیا تھا، لیکن اگلے ہی دن فوج نے ہتھیار ڈال دیے۔

عمران خان کی صحت پر عالمی کرکٹ ستاروں کی تشویش

اسلام آباد: دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے سابق بین الاقوامی کرکٹ کپتانوں نے پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف کو ایک بار پھر خط لکھ کر سابق وزیراعظم اور 1992 ورلڈ کپ فاتح کپتان عمران خان کی صحت اور جیل میں ان کے علاج سے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تازہ اپیل 23 اگست کو سامنے آئی۔ خط پر سنیل گواسکر، کپل دیو، دلیپ وینگسرکر، ایلن بارڈر، گریگ چیپل، ایئن چیپل، ایڈم گلکرسٹ، الیسٹر کک، ناصر حسین، کلائیو لائیڈ، ارجنا رانا ٹنگا، اسٹیو وا اور اینڈریو اسٹراس سمیت متعدد سابق کپتانوں کے دستخط ہیں۔ یہ چھ ماہ قبل کی گئی پہلی اپیل کے بعد دوسری مشترکہ کوشش ہے۔ سابق کپتانوں نے کہا کہ ان کی اپیل سیاسی بنیادوں پر نہیں بلکہ عمران خان کے سابق ساتھیوں اور حریفوں کی حیثیت سے انسانی ہمدردی، مناسب طبی دیکھ بھال اور باوقار سلوک کے لیے ہے۔ خط میں پاکستان کی سپریم کورٹ کی اس ہدایت کا بھی حوالہ دیا گیا جس کے تحت عمران خان کو طبی معائنے کے لیے اسپتال منتقل کر کے ایک میڈیکل بورڈ سے معائنہ کرانا تھا۔ سابق کپتانوں کا کہنا ہے کہ حالیہ مختصر اسپتال منتقلی عدالت کی ہدایات پر مکمل طور پر عملدرآمد نہیں تھی۔ 73 سالہ عمران خان کو حال ہی میں جیل سے اسپتال منتقل کیا گیا تھا جہاں ماہر ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا، جس کے بعد انہیں دوبارہ اڈیالہ جیل واپس بھیج دیا گیا۔ ان کی بہن نے ان کی صحت کے حوالے سے مزید خدشات ظاہر کیے ہیں۔ سابق عالمی کپتانوں نے پاکستانی حکومت پر زور دیا ہے کہ عمران خان کو مناسب طبی علاج، ذاتی تحفظ اور بنیادی انسانی وقار کے مطابق سلوک فراہم کیا جائے اور عدالتی ہدایات پر مکمل عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

سوڈان کی جنگ میں پاکستان کا بڑھتا کردار

5.1 ارب ڈالر کے اسلحہ معاہدے پر واشنگٹن میں نئے سوالات

واشنگٹن، 24، اگست۔ ایم این این۔ سوڈان میں جاری خونریز خانہ جنگی کے درمیان پاکستان کی جانب سے بڑے پیمانے پر فوجی ساز و سامان کی مبینہ فراہمی نے نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق پاکستان اور سوڈان کے درمیان تقریباً 5.1 ارب ڈالر مالیت کا دفاعی معاہدہ زیر بحث ہے، جس کے نتیجے میں سوڈانی مسلح افواج کی جنگی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق خرطوم میں سوڈانی فوج کی ایک پریڈ کے دوران پہلی مرتبہ پاکستان میں تیار کردہ تقریباً 100 محافظ V بکتر بند گاڑیاں منظر عام پر آئیں۔ یہ گاڑیاں دشوار گزار اور نیم صحرائی علاقوں میں استعمال کے لیے تیار کی گئی ہیں، جس کی وجہ سے انہیں دارفور اور کردفان جیسے جنگ زدہ علاقوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں علاقائی اطلاعات اور انٹیلی جنس جائزوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مبینہ دفاعی پیکیج صرف بکتر بند گاڑیوں تک محدود نہیں۔ اس میں شاہپر 2 نگرانی اور حملہ آور ڈرونز، لوئٹرنگ میونیشنز، K-8 قراقرم طیاروں کے پرزے اور چینی ساختہ فضائی دفاعی نظام بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم ان تمام ہتھیاروں کی فراہمی سے متعلق تفصیلات کی آزادانہ تصدیق ابھی ضروری ہے۔ تجزیے میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جدید ہتھیاروں کی مسلسل آمد سوڈان میں جنگ ختم کرنے کی سفارتی کوششوں کو مزید مشکل بنا سکتی ہے۔ اگر متحارب فریقوں کو یہ یقین رہے کہ وہ میدان جنگ میں فیصلہ کن کامیابی حاصل کر سکتے ہیں تو مذاکرات اور سیاسی سمجھوتے کی ترغیب کم ہو سکتی ہے۔ اس مبینہ 5.1 ارب ڈالر کے معاہدے کی فنڈنگ بھی اہم سوال بن گئی ہے۔ رپورٹ میں سعودی عرب اور قطر سمیت بعض علاقائی طاقتوں کے حوالے سے قیاس آرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی واضح کیا گیا ہے کہ کسی مخصوص ملک کو اس اسلحہ خریداری کی مالی معاونت کا ذمہ دار قرار دینے کے لیے حتمی شواہد موجود نہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی سوڈان میں بڑھتی فوجی موجودگی کے اثرات بحیرہ احمر تک بھی پہنچ سکتے ہیں، جو عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کا ایک اہم راستہ ہے۔ پاکستانی دفاعی پلیٹ فارمز اور چینی ٹیکنالوجی کا کسی فعال جنگ میں استعمال اسلام آباد کو عملی جنگی تجربہ اور اہم تکنیکی ڈیٹا بھی فراہم کر سکتا ہے۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ سوڈان جیسے منتشر میدان جنگ میں ڈرونز، گولہ بارود اور جدید نگرانی کے نظام مستقبل میں دوسرے مسلح گروہوں یا پڑوسی خطوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں، جس سے قرنِ افریقہ، ساحل اور بحیرہ احمر میں عدم استحکام بڑھنے کا خطرہ ہے۔ رپورٹ میں امریکی حکومت اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ سوڈان میں بڑے پیمانے پر ہونے والی اسلحہ منتقلی، اس کی مالی معاونت، نقل و حمل اور ثالثوں کے کردار کی زیادہ سخت نگرانی کریں۔ اس کے مطابق سوڈان کو مزید بین الاقوامی اسلحہ دوڑ کی نہیں بلکہ ایسی سفارتی کوششوں کی ضرورت ہے جو جنگ کو طول دینے کے بجائے اسے ختم کرنے میں مدد دیں۔

مستونگ میں شہری مزدوروں پر مبینہ ڈرون حملے کی مذمت

بلوچستان: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے ایک بیان میں مستونگ کے علاقے گیٹ باغ کے خنڈ کوچہ میں شہری مزدوروں پر مبینہ ڈرون حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے بلوچ عوام کے خلاف "ریاستی دہشت گردی اور بربریت" قرار دیا ہے۔ کمیٹی کے مطابق حملے میں 4 مزدور گل خان مینگل عمران بلوچ عبید اللہ بلوچ اور جہانزیب ابڑو ہلاک ہوئے جبکہ علی رضا مینگل نصیب اللہ ابڑو اور خالد حسین زخمی ہوئے۔ کمیٹی نے کہا کہ متاثرہ افراد عام مزدور تھے جو اپنے خاندانوں کی کفالت کیلئے باغات میں کام کرتے تھے۔ اس کے مطابق ان کی ہلاکت سے 4 خاندان اپنے بنیادی ذریعہ معاش اور تحفظ سے محروم ہو گئے ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ یہ واقعہ سوراب میں ایک مبینہ فضائی حملے کے چند روز بعد پیش آیا ہے جس میں اس کے دعوے کے مطابق بچوں خواتین اور دیگر شہریوں کی ہلاکتیں ہوئی تھیں۔ کمیٹی نے الزام عائد کیا کہ شہری آبادی کے خلاف ڈرون اور دیگر فوجی ذرائع کا مبینہ استعمال بلوچستان میں ریاستی کارروائیوں میں سنگین شدت کی نشاندہی کرتا ہے۔ اپنے بیان میں کمیٹی نے الزام لگایا کہ عام بلوچ شہریوں کو ان کے پیشے یا عمر سے قطع نظر فوجی کارروائیوں کا بڑھتا ہوا خطرہ لاحق ہے۔ اس کے مطابق روزگار کیلئے کام کرنے والے مزدور اور بچے بھی ایک مبینہ غیر امتیازی پالیسی کے تحت خطرات سے دوچار ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی کی خاتون کمانڈر شہناز بلوچ کون ہے؟

بلوچستان میں سرگرم آزادی پسند مسلح تنظیم بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) پہلی مرتبہ اپنی ایک خاتون کمانڈر کو باضابطہ طور پر منظرِ عام پر لائی ہے۔ تنظیم کی جانب سے جاری کی گئی تقریباً گیارہ منٹ اکتالیس سیکنڈ دورانیے کی ویڈیو میں ایک نوجوان خاتون کو مسلح انداز میں دکھایا گیا ہے، جسے بی ایل اے نے اپنی کمانڈر قرار دیا ہے۔ ویڈیو میں خاتون کی شناخت شہناز بلوچ کے نام سے کی گئی ہے جبکہ تنظیم کے قریبی ذرائع کے مطابق ان کا عرفی نام "سدو" بتایا جاتا ہے۔ اس پیش رفت نے نہ صرف بلوچ مزاحمتی تحریک کے حلقوں میں بلکہ سیاسی و سیکورٹی مباحث میں بھی نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ شہناز بلوچ کا تعلق بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے تمپ سے ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم The Oasis School سے حاصل کی جبکہ بعد ازاں ایف ایس سی کی تعلیم تمپ ڈگری کالج سے مکمل کی۔ وہ دورانِ طالب علمی بلوچ طلبہ تنظیم بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد (بی ایس او آزاد) سے وابستہ رہی ہیں۔ بلوچ مزاحمتی تحریک میں خواتین کی شمولیت کوئی مکمل طور پر نئی بات نہیں۔ ماضی میں بھی بی ایل اے کی جانب سے خواتین کی موجودگی کے دعوے سامنے آتے رہے ہیں، جبکہ تنظیم کے فدائی یونٹ مجید بریگیڈ میں خواتین کی شمولیت کے واقعات بھی رپورٹ ہو چکے ہیں۔ سنہ 2022 میں کراچی یونیورسٹی حملہ میں ایک خاتون حملہ آور شاری بلوچ کی شمولیت نے پوری توجہ حاصل کی تھی۔ اس حملے کے بعد تربت، بیلہ، نوشکی، پسنی اور گوادر میں بھی بی ایل اے کی جانب سے مختلف کارروائیوں میں خواتین فدائی حصہ لے چکے ہیں۔ بی ایل اے کی آپریشن ھیروف فیز ٹو میں خواتین کی شمولیت نمایاں رہی تھی۔ تاہم تجزیہ کاروں کے مطابق کسی خاتون کی باقاعدہ کمانڈر کے طور پر سامنے آنا ایک نئی اور غیر معمولی پیش رفت تصور کی جا رہی ہے۔ شہناز بلوچ کی ویڈیو منظرِ عام پر آنے کے بعد سوشل میڈیا اور سیاسی حلقوں میں یہ سوال شدت سے زیرِ بحث ہے کہ آیا بلوچ تحریک ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ کچھ حلقے اسے بلوچ مزاحمتی تحریک میں نئے باب کا آغاز قرار دے رہے ہیں، جبکہ مختلف حلقوں کا کہنا اس سے بلوچستان میں پاکستانی فورسز کے مشکلات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ بلوچستان میں مسلح کارروائیاں پہلے سے شدت سے جاری ہیں۔

بجلی کے شدید بحران پر کراچی میں ہنگامہ آرائی

سڑکیں بند اور ٹریفک کا نظام درہم برہم

کراچی: پاکستان کے سب سے بڑے تجارتی شہر کراچی میں طویل اور غیر اعلانیہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف عوامی غصہ سڑکوں پر پھوٹ پڑا۔ شہر کے متعدد علاقوں میں مظاہرین نے اہم شاہراہیں بند کر دیں، ٹائر نذر آتش کیے اور بجلی کی فوری بحالی کا مطالبہ کیا، جس کے نتیجے میں کئی گھنٹوں تک شدید ٹریفک جام رہا۔ احتجاج پاک کالونی، لیاقت آباد، غریب آباد، نشتر روڈ، بھیم پورہ اور رنچھوڑ لائن سمیت مختلف علاقوں میں ہوا۔ لیاقت آباد میں مظاہرین نے مرکزی چوراہوں کو بند کر دیا، جس سے سوک سینٹر اور لیاقت آباد کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت کئی گھنٹوں تک متاثر رہی۔ پاک کالونی میں مقامی رہائشیوں اور یونین کمیٹیوں کے ارکان نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ مسلسل بجلی کی بندش نے معمولاتِ زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے جبکہ بجلی کے بحران کے ساتھ پانی کی قلت بھی شہریوں کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔ نشتر روڈ پر تاجروں اور بجلی فراہم کرنے والی کمپنی کے اہلکاروں کے درمیان تلخ کلامی کے بعد صورتحال مزید کشیدہ ہو گئی اور مختلف مقامات پر ٹائر جلائے گئے۔ بھیم پورہ اور رنچھوڑ لائن میں دکاندار بھی احتجاج میں شامل ہوئے اور کہا کہ غیر یقینی بجلی کی فراہمی سے کاروباری سرگرمیاں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ احتجاج اور سڑکوں کی بندش کے باعث شہر کے مختلف حصوں میں ٹریفک کا نظام مفلوج ہو گیا اور ہزاروں شہری گھنٹوں سڑکوں پر پھنسے رہے۔ ایک شہری کے مطابق آئی آئی چندریگر روڈ سے لیاقت آباد پہنچنے میں اسے تقریباً چار گھنٹے لگے۔ ایک اور واقعے میں بیمار خاتون کو لے جانے والی ایمبولینس بھی سوک سینٹر کے قریب تقریباً دو گھنٹے ٹریفک میں پھنسی رہی، جس سے بجلی کے بحران کے نتیجے میں پیدا ہونے والی شہری بدانتظامی کی سنگینی مزید نمایاں ہوئی۔ کراچی میں بجلی اور پانی کی قلت پر احتجاج کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ گزشتہ برس بھی شہر کے متعدد علاقوں میں اسی نوعیت کے مظاہروں اور طویل ٹریفک جام کی اطلاعات سامنے آئی تھیں، جو پاکستان کے سب سے بڑے اقتصادی مرکز میں بنیادی شہری سہولیات کے مسلسل بحران کی نشاندہی کرتی ہیں۔

چین کی بیرونِ ملک مبینہ جبر کی کارروائیوں پر آسٹریلیائی سینیٹر کا سخت مؤقف

چینی حکام کے خلاف میگنٹسکی طرز کی پابندیوں کا مطالبہ

کینبرا: آسٹریلوی سینیٹر ڈین اسمتھ نے چین پر بیرونِ ملک مقیم تبتیوں اور دیگر کمیونٹیز کو دباؤ اور خوف کا نشانہ بنانے کے الزامات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے آسٹریلوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث چینی حکام کے خلاف میگنٹسکی طرز کی ہدفی پابندیوں پر غور کیا جائے۔ سینیٹر اسمتھ نے 20 اگست کو آسٹریلوی سینیٹ میں چین کے نئے "Ethnic Unity and Progress Law" کا معاملہ اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس قانون کے اثرات چین کی سرحدوں تک محدود نہیں رہ سکتے اور آسٹریلیا میں مقیم تبتی، ایغور اور دیگر برادریوں پر بھی دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کو بین الاقوامی جبر یا Transnational Repression کو حقیقی قومی سلامتی کے خطرے کے طور پر تسلیم کرنا چاہیے۔ ان کے مطابق بیرونِ ملک لوگوں کو دھمکانے، ہراساں کرنے یا خاموش کرانے کی کارروائیوں کی منصوبہ بندی یا ہدایت کرنے والے افراد کے خلاف ہدفی مالی پابندیاں اور دیگر اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ آسٹریلیا میں اس مسئلے پر تشویش پہلے بھی سامنے آ چکی ہے۔ ایک تفصیلی جائزے کے مطابق ملک میں تبتی، ایغور اور دیگر تارکین وطن کمیونٹیز نے نگرانی، دھمکیوں اور ڈیجیٹل ہراسانی جیسے واقعات کی شکایات کی ہیں، جبکہ آسٹریلوی حکام بھی غیر ملکی مداخلت کے ایسے طریقوں کو تسلیم کر چکے ہیں۔ میگنٹسکی طرز کی پابندیوں کے تحت انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے ذمہ دار افراد یا اداروں پر ہدفی مالی پابندیاں اور سفری پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ آسٹریلیا پہلے بھی اپنے انسانی حقوق پابندیوں کے نظام کے تحت ایسے اقدامات استعمال کر چکا ہے۔ سینیٹر اسمتھ کا مطالبہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب مختلف مغربی ممالک میں چین سے منسوب سرحد پار نگرانی، دباؤ اور اختلافی آوازوں کو خاموش کرانے کے الزامات پر بحث تیز ہو رہی ہے۔ جرمنی کی داخلی انٹیلی جنس ایجنسی نے بھی حال ہی میں چین کو بین الاقوامی جبر میں ملوث اہم ریاستی عناصر میں شمار کیا ہے۔ اس پیش رفت سے آسٹریلیا میں یہ بحث مزید شدت اختیار کر سکتی ہے کہ آیا چین سے منسوب بیرونِ ملک دباؤ کی کارروائیوں کا مقابلہ صرف داخلی سیکورٹی اقدامات سے کیا جائے یا ذمہ دار حکام کے خلاف براہ راست ہدفی پابندیاں بھی عائد کی جائیں۔

ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار شخص کوسٹ گارڈز کی فائرنگ سے جاں بحق

پسنی (بلوچستان): میں پاکستان کوسٹ گارڈ کے اہلکاروں کی فائرنگ سے ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار ایک شخص جاں بحق ہو گیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق واقعے کے بعد لاش اہلِ خانہ کے حوالے کر دی گئی، تاہم مبینہ دباؤ کے باعث خاندان نے واقعے کو منظرِ عام پر نہیں لایا۔ پسنی سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق تین روز قبل پسنی کے رہائشی معراج ولد محمد میا ررات گئے اچانک نیند سے بیدار ہو کر گھر سے باہر نکل گئے۔ ذرائع کے مطابق وہ کوسٹ گارڈ کیمپ کے قریب پہنچے، جہاں انہیں مشکوک سمجھ کر فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ فائرنگ کے نتیجے میں معراج موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ واقعے کے بعد پاکستان کوسٹ گارڈ کی جانب سے لاش اگلی صبح پاک عمان ہسپتال منتقل کی گئی، جہاں مبینہ طور پر مقامی افراد کے ذریعے لاش اہلِ خانہ کے حوالے کی گئی۔ مقامی ذرائع کے مطابق معراج ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار تھے اور ان کے گھر سے رات کے وقت نکلنے کی وجہ بھی یہی صورتحال بتائی جاتی ہے۔ ذرائع مزید دعویٰ کرتے ہیں کہ واقعے کے بعد اہلِ خانہ کو مبینہ طور پر دھمکیوں اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔

ہانگ کانگ میں سیاسی اختلاف کو دبانے کیلئے، قومی سلامتی قوانین کا استعمال، تائیوان کی چین پر تنقید

تائیوان کے اطراف چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ، پیپلز لبریشن آرمی کے جنگی طیارے اور بحری جہاز متحرک

تائی پے، 24 اگست۔ ایم این این۔ تائیوان نے ہانگ کانگ کے دو جمہوریت نواز کارکنوں کو قومی سلامتی کے قانون کے تحت بغاوت کے الزامات میں مجرم قرار دیے جانے پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے چین پر سیاسی اختلافی آوازوں کو خاموش کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ تائیوان کی مین لینڈ افیئرز کونسل (MAC) نے بیجنگ اور ہانگ کانگ حکام سے دونوں جمہوریت نواز کارکنوں کو فوری طور پر رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ کونسل نے کہا کہ قومی سلامتی سے متعلق قوانین کا بڑھتا ہوا استعمال سیاسی اختلاف کو دبانے اور شہری آزادیوں کو محدود کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ تائیوانی حکام نے دونوں کارکنوں کو سزا سنائے جانے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہانگ کانگ میں حالیہ برسوں کے دوران آزادیِ اظہار، سیاسی سرگرمیوں اور جمہوری حقوق کے لیے جگہ مسلسل سکڑتی جا رہی ہے۔ مین لینڈ افیئرز کونسل کے مطابق ہانگ کانگ کی طویل مدتی خوشحالی اور ایک بڑے بین الاقوامی مالیاتی مرکز کی حیثیت برقرار رکھنے کے لیے انسانی حقوق، آزادی اور قانون کی حکمرانی کا تحفظ ضروری ہے۔ سیاسی اختلاف کو قومی سلامتی کا معاملہ قرار دینے سے ہانگ کانگ کے بین الاقوامی تشخص اور اعتماد کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ تائیوان نے عالمی برادری سے بھی ہانگ کانگ میں انسانی حقوق اور سیاسی آزادیوں کی صورتحال پر توجہ برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ اس کا کہنا ہے کہ اختلافی آوازوں کے خلاف کارروائیاں صرف ہانگ کانگ کا داخلی معاملہ نہیں بلکہ جمہوری اقدار اور بنیادی آزادیوں سے متعلق ایک وسیع بین الاقوامی مسئلہ ہیں۔ تائیوان نے اپنے اطراف چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز لبریشن آرمی کے جنگی طیاروں اور بحری جہازوں کی مسلسل نقل و حرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع کے مطابق چینی پیپلز لبریشن آرمی ایئر فورس (PLAAF) کے طیاروں اور پیپلز لبریشن آرمی نیوی (PLAN) کے جہازوں کو جزیرے کے اطراف سرگرم دیکھا گیا۔ تائیوانی افواج نے صورتحال کی نگرانی کرتے ہوئے ضروری جوابی اقدامات کیے۔ حالیہ دنوں میں چین کی فضائی اور بحری سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ چینی فوجی طیارے متعدد مرتبہ آبنائے تائیوان کی میڈین لائن عبور کر کے تائیوان کے ایئر ڈیفنس آئیڈینٹی فکیشن زون کے مختلف حصوں میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب آبنائے تائیوان میں کشیدگی پہلے ہی بلند سطح پر ہے۔ امریکی بحریہ کے ایک P-8A Poseidon نگرانی طیارے نے 22 اگست سے قبل آبنائے تائیوان کے اوپر بین الاقوامی فضائی حدود سے پرواز کی تھی، جس کی چینی فوج نے نگرانی کی۔ دوسری جانب تائیوان نے بڑھتے ہوئے چینی فوجی دباؤ کے پیش نظر 2027 کے دفاعی بجٹ میں تقریباً 18 فیصد اضافے کی تجویز دی ہے۔ تائیوانی صدر لائی چنگ تے نے بھی کہا ہے کہ امن کو برقرار رکھنے کے لیے مضبوط دفاعی صلاحیت ضروری ہے۔ بیجنگ تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے، جبکہ تائیوان کی حکومت چین کے اس دعوے کو مسترد کرتی ہے۔ حالیہ برسوں میں جزیرے کے اطراف چینی جنگی طیاروں اور بحری جہازوں کی سرگرمیاں خطے میں فوجی دباؤ اور کشیدگی کا مستقل ذریعہ بن گئی ہیں۔ ہانگ کانگ میں قومی سلامتی قوانین کا بڑھتا ہوا استعمال سیاسی اختلاف کو دبانے، شہری آزادیوں کو محدود کرنے اور جمہوری حقوق کے خاتمے کا ایک بڑا ذریعہ بن چکا ہے، جس پر تائیوان نے چین پر کڑی تنقید کی ہے۔

یورپی جامعات پر چین کے مبینہ دباؤ پر تشویش

علمی آزادی متاثر ہونے کا خدشہ۔ ایغور حقوق کارکن

واشنگٹن: ایغور حقوق کی سرگرم کارکن روشان عباس نے یورپی جامعات پر چین کے مبینہ دباؤ پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بیجنگ چین سے متعلق حساس موضوعات پر تحقیق اور علمی مباحثے کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روشان عباس نے ایک حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے فرانس کی یونیورسٹی آف اسٹراسبرگ میں 2019 کے ایک واقعے کی مثال دی، جہاں سنکیانگ میں چینی پالیسیوں پر ہونے والی پینل ڈسکشن کو مبینہ طور پر رکوانے کی کوشش کی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق چینی مطالعات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروگرام کے شریک منتظم تھامس بوٹونیٹ نے بتایا کہ اسٹراسبرگ میں چینی قونصل خانے سے مبینہ طور پر منسلک بعض افراد نے پروگرام کے دوران بار بار مداخلت کی اور ایسے پمفلٹس تقسیم کیے جن میں سنکیانگ کی صورتحال کو مثبت انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ پروگرام سے پہلے بھی اسے منسوخ کرانے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ ایک چینی طالب علم نے مبینہ طور پر فیکلٹی کے ڈین سے پروگرام روکنے کا مطالبہ کیا، جس کے بعد چینی قونصل خانے نے یونیورسٹی انتظامیہ سے رابطہ کر کے مباحثہ منسوخ کرنے کی درخواست کی۔ تاہم یونیورسٹی نے پروگرام منسوخ کرنے سے انکار کر دیا۔ روشان عباس کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ ظاہر کرتا ہے کہ بیجنگ کا اثر و رسوخ چین کی سرحدوں سے باہر بھی علمی آزادی کو متاثر کر سکتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریسرچ فنڈنگ، ادارہ جاتی شراکت داری، ویزوں اور چین تک رسائی سے متعلق خدشات بعض ماہرین اور محققین کو حساس معاملات پر خود ساختہ سنسر شپ کی جانب دھکیل سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بہن ڈاکٹر گلشن عباس کا معاملہ بھی اٹھایا، جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ وہ تقریباً آٹھ برس سے چین میں قید ہیں۔ روشان عباس نے الزام لگایا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی سطح پر ایغوروں سے متعلق اپنی پالیسیوں اور مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر آزادانہ جانچ اور بحث کو محدود کرنا چاہتی ہے۔ روشان عباس نے یورپی جامعات سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ادارہ جاتی اور علمی خودمختاری کا تحفظ کریں اور کسی بیرونی حکومت کو یہ طے کرنے کی اجازت نہ دیں کہ جامعات میں کن موضوعات پر تحقیق یا عوامی بحث کی جا سکتی ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

عصر حاضر میں رسالت محمدیؐ کی معنویت

اللہ نے اس کام کے لیے ایسے انسان منتخب کیے جو خود بھی بڑی صلاحیت رکھتے تھے اور اللہ نے انھیں اپنا خصوصی علم عطا کیا تا کہ وہ بندوں کو زندگی گزارنے کا صحیح صحیح طریقہ بتا سکیں اور اپنے عمل سے اس راستہ پر چل کر دکھا سکیں۔ یہی اللہ کے فرستادہ بندے تھے، جنھیں ہم رسول یا نبی کہتے ہیں۔ ان کی سیرت، ان کے عادات و اطوار اتنے بلند اور پاکیزہ ہوتے تھے کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی سچائی و راست روی، شرافت و سادگی، دیانت و ایمان داری، محبت و خیر خواہی، عفت و پاکدامنی، حقوق کی ادائیگی اور کردار کی بلندی اعلیٰ درجہ کی ہوتی تھی۔ ان کے قول و عمل میں بے مثال یکسانیت ہوتی ہے۔ ہر شخص انھیں دیکھ کر پکار اٹھتا ہے کہ یہ عام انسان نہیں ہیں، یہ تو خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ اللہ کے یہ نبی ہر دور میں آتے رہے۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچائے، خدائی ہدایات کی روشنی میں انسانوں کی رہ نمائی کرے۔ اللہ پر ایمان لانے اور اسے خالق تسلیم کر لینے کا تقاضا ہے کہ ہم یہ بھی تسلیم کریں کہ اللہ نے صرف پیدا کر کے یوں ہی نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عام استعمال کی چیزوں خاص طور پر الیکٹرانک اشیاء کے ساتھ ایک گائڈ بک بھی دستیاب ہوتی ہے تو پھر سوچیے بے شمار صلاحیتوں کے حامل انسان کو بغیر کسی رہنمائی کے کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ قرآن میں کہا گیا: "ہمارا مالک وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کی ہدایت کا سامان کیا۔" (سورہ طٰہٰ) انسانوں کو ہدایت دینے کے مختلف طریقے ہو سکتے تھے۔ اللہ ہر انسان کو الگ الگ ہدایت نامہ دے کر بھیجتا۔ اللہ کسی فرشتے کو اپنا پیغمبر بناتا اور وہ فرشتہ ہر انسان کی رہنمائی کرتا یا اللہ کسی ایک انسان کو اس کام کے لیے منتخب کرتا۔ پہلے طریقے کی غیر معقولیت واضح ہے۔ ہر انسان کو ہر وقت رہنمائی کرنا عقل کے خلاف ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک استاذ بھی اپنے طالب علموں کو ایک ساتھ درس دیتا ہے۔ حکومت بھی اپنے نمائندے کے ذریعہ اپنے احکامات نافذ کرتی ہے۔ رہا دوسرا طریقہ تو اس میں یہ اعتراض ہوتا کہ فرشتے انسانوں سے الگ صفات کے حامل ہیں وہ کیسے انسانوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں؟ صرف اور صرف تیسرا طریقہ ہی معقول تھا۔

اللہ نے اس کام کے لیے ایسے انسان منتخب کیے جو خود بھی بڑی صلاحیت رکھتے تھے اور اللہ نے انھیں اپنا خصوصی علم عطا کیا تا کہ وہ بندوں کو زندگی گزارنے کا صحیح صحیح طریقہ بتا سکیں اور اپنے عمل سے اس راستہ پر چل کر دکھا سکیں۔ یہی اللہ کے فرستادہ بندے تھے، جنھیں ہم رسول یا نبی کہتے ہیں۔ ان کی سیرت، ان کے عادات و اطوار اتنے بلند اور پاکیزہ ہوتے تھے کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی سچائی و راست روی، شرافت و سادگی، دیانت و ایمان داری، محبت و خیر خواہی، عفت و پاکدامنی، حقوق کی ادائیگی اور کردار کی بلندی اعلیٰ درجہ کی ہوتی تھی۔ ان کے قول و عمل میں بے مثال یکسانیت ہوتی ہے۔ ہر شخص انھیں دیکھ کر پکار اٹھتا ہے کہ یہ عام انسان نہیں ہیں، یہ تو خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ اللہ کے یہ نبی ہر دور میں آتے رہے۔ آخر میں حضرت محمدؐ تشریف لائے۔ اب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ پر نازل کیا گیا قرآن قیامت تک کے لیے ہدایت نامہ ہے۔ آپؐ کی بعثت اس وقت ہوئی جب انسانی تہذیب و تمدن کافی ترقی کر چکا تھا اور ارسال و ترسیل کے بہت سے ذرائع اور طریقے وجود میں آ چکے تھے۔

رسول پر ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ رسول جس بات کا حکم دے اس کو مانا جائے، جس بات سے روکے اس سے رکا جائے۔ ارشاد ربانی ہے: "رسول تمھیں جو کچھ دے اسے لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، بے شک وہ سخت سزا دینے والا ہے۔" (الحشر: ۷) اگر ہم زبان سے یہ دعویٰ کریں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں مگر آپؐ کی ہدایات پر عمل نہ کریں تو پھر ہمارا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوگا۔ جب ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے کہہ رہے ہیں تو پھر آپ کی اطاعت نہ کرنا دراصل خدا کی اطاعت نہ کرنا ہے۔ پیغمبر کی جانب سے ہم تک کسی بات کا پہنچنا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ وہ بات برحق ہے۔ چاہے ہماری سمجھ میں اس کی حکمت آئے یا نہ آئے۔ جب ہم ایک شخص کو اچھا ڈاکٹر مان لیتے ہیں اور اس پر بھروسہ کر کے اس سے علاج کراتے ہیں تو اب ڈاکٹر کی حیثیت سے اس کی ہر بات پر عمل کرنا ضروری ہے ورنہ پھر ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ مثلاً ہماری آنکھ میں درد ہے، ڈاکٹر ہمارے ہاتھ میں انجکشن لگانا چاہتا ہے، اگر ہم یہ کہہ کر انجکشن لگوانے سے انکار کر دیں کہ درد تو ہماری آنکھ میں ہے اور تم انجکشن ہاتھ میں لگا رہے ہو یہ سنتے ہی ڈاکٹر ہمیں ڈانٹ کر بھگا دے گا۔ جب ہم نے اسے اچھا ڈاکٹر تسلیم کر لیا تو اب بلا چون و چرا اس کی بات ماننا چاہیے اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیے اور ہم ایسا کرتے بھی ہیں، ایک معمولی ڈاکٹر کے کہنے سے ہم دوا کا استعمال کرتے ہیں، پرہیز کرتے ہیں، اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر دوا غلط طریقہ پر کھائی، یا نہیں کھائی یا پرہیز نہیں کیا تو نقصان ہوگا۔ تو نبی، رسول اور پیغمبر جیسی عظیم ہستی کے تعلق سے ہمارا رویہ اس سے بھی زیادہ اطاعت گزاری کا ہونا چاہیے۔ جب ہم نے حضرت محمدؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کر لیا تو اب آپ کی ہر بات بلا چون و چرا ماننا ہمارے لیے ضروری ہو گیا۔ ورنہ ہم سیدھے راستہ سے بھٹک جائیں گے۔

چنانچہ آنحضورؐ نے فرمایا: "جس نے میری فرماں برداری کی اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔" (مسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے رسولؐ آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (اس کے نتیجہ میں) اللہ تم سے محبت کرے گا۔" (آل عمران: 31)

کوئی شخص آنحضورؐ پر ایمان لانے کا دعویٰ بھی کرے اور زندگی گزارنے کے لیے ان کے طریقہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کا بندہ ہے۔ وہ آپؐ کی اطاعت کر کے بظاہر دنیا کی لذتوں اور مادّی فائدوں کو نہیں چھوڑنا چاہتا، یا پھر اس نے اپنے اوپر شیطان کو اتنا حاوی کر لیا ہے کہ ایک لمحہ کے لیے بھی اس کے شکنجہ سے نکلنا اس کے لیے دشوار ہے یا پھر وہ رسم و رواج اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی میں گرفتار ہے اور اس کے ذہن و دماغ پر عصبیت کی گہری تہیں جمی ہوئی ہیں۔ ان سب صورتوں میں ایمان کامل کا دعویٰ کرنا ایک فضول بات ہے۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی ہدایات کے تابع نہ ہو جائیں۔ (جامع الصغیر)

اب جب کہ آپؐ بنفسِ نفیس موجود نہیں ہیں مگر آپؐ کی سنت، آپؐ کا اسوہ، آپؐ کی سیرت اور آپؐ کی احادیثِ صحیحہ موجود ہیں، تو ہمیں ان سے رہنمائی حاصل کرنا چاہئے۔ ایک مؤمن کے لیے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت ہی اصل اساس اور بنیاد ہیں۔ اہل ایمان کو ہر معاملہ میں ان دونوں بنیادوں کو اصل حیثیت دینی چاہیے۔ اگر کوئی شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر زندگی کے معاملات اللہ اور رسول کی ہدایت کے مطابق انجام نہیں دیتا تو یہ سمجھنا چاہیے کہ حقیقت میں وہ اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دینی امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہ کچھ کہتے تھے نہ کرتے تھے بلکہ آپؐ جو کچھ ارشاد فرماتے یا کوئی دینی عمل کرتے وہ اللہ کے حکم اور اس کی اجازت ہی سے کرتے۔ چنانچہ قرآن پاک میں آپؐ کے بارے میں فرمایا گیا: "وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے، وہ جو بھی کہتے ہیں وحی ہوتی ہے جو آپ کو کی جاتی ہے۔" (النجم ۳۔۴) اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کا مطلب اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی نافرمانی کا مطلب اللہ کی نافرمانی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "جس نے رسول کی اطاعت کی تو حقیقت میں اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" (النساء: 80)

نبی اکرمؐ پر ایمان کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم آپؐ سے محبت کریں، آپؐ سے محبت ایک مومن کے لیے ایمان کا حصہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم مجھ سے اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ کرنے لگو۔" (بخاری، مسلم) نبی اکرم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپؐ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجا جائے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو اس کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اے ایمان والو تم بھی نبی پر درود و سلام بھیجو۔" (الاحزاب: 56)

جب بھی آپؐ کا اسم گرامی سنئے یا بولیے تو نام کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور کہیے۔ بعض اہل تقویٰ تو آپؐ کا نام بے وضو نہیں لیتے تھے۔ ہر نماز کے بعد آپؐ پر درود بھیجئے، جمعہ کے دن خاص طور پر درود پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔ درود پڑھنے کی احادیث میں بہت تاکید کی گئی اور بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپؐ نے درود پڑھنے اور بھیجنے والے کی شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔ درود و سلام کے بہت سے الفاظ خود نبی کریمؐ نے امت کو سکھائے ہیں۔ ان کو یاد کیجیے اور اٹھتے بیٹھتے آپؐ پر درود بھیجئے۔ احادیث میں اس شخص کو بخیل اور نامراد کہا گیا ہے جو آپ کا نام سن کر آپؐ پر درود نہ بھیجے۔ آپؐ پر ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم آپؐ کی لائی ہوئی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچائیں۔ کیوں کہ آپؐ نے آخری حج کے موقع پر حاضرین کو یہ حکم دیا تھا: "جو لوگ حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک جو غیر حاضر ہیں یہ باتیں پہنچا دیں"۔ اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا "خواہ ایک ہی آیت تمہیں معلوم ہوا سے دوسروں کو پہنچا دو" (مسلم) یاد رکھنا چاہیے کہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان کا تقاضا محبت ہے، محبت کا تقاضا اطاعت ہے اور محبت و اطاعت کا تقاضا ہے کہ آپؐ کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچایا جائے اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کو غالب کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ رسالتِ محمدی ﷺ کسی خاص زمانے یا قوم کے لیے نہیں، بلکہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ آج دنیا مادی طور پر جتنی بھی ترقی کر لے، امن اور حقیقی فلاح کے لیے اسے محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے نظامِ حیات کی طرف ہی لوٹنا ہوگا۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۲۵/اگست ۔ ۲۰۲۶

صدر جمہوریہ کا خطاب

ہندوستان کے 70 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ رامناتھ کووند نے ملک کے عوام سے اپیل کی کہ آنے والے مہینوں میں 17 ویں لوک سبھا کیلئے انتخابات ہونے جا رہے ہیں جو اپنے ووٹ کے استعمال کے ذریعہ ملک کی ترقی کی سمت کا تعین کریں۔ انتخابات بلاشبہ صرف ایک سیاسی عمل نہیں ہے بلکہ یہ سارے ملک کے عوام کی اجتماعی ذمہ داری ہیکہ وہ ہماری جمہوریت کے نظریات اور احکام کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔ صدر جمہوریہ کا یہ حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار قومی خطاب قابل تحسین ہے۔ انہوں نے عوام کے اندر فوجی جذبہ اور جمہوری اقدار کی روشنی پیدا کی ہے۔ صدر جمہوریہ نے اپنے خطاب میں یہ واضح کیا ہیکہ یہ ملک ہم میں سے ہر ایک کا ہے۔ ہر طبقہ ہر گروپ، ہر مذہب اور ہر شناخت، ہر شہری اور ہر فرد واحد کا ملک ہے۔ صدر جمہوریہ کی باتوں میں صد فیصد سچائی ہے لیکن ان کے دور صدارت میں ملک کی سیاسی بی جے پی حکمرانی کی پالیسیاں صدر جمہوریہ کے خیالات کے برعکس دکھائی دیتی ہیں۔ صدر جمہوریہ کہتے ہیں کہ ملک کی جمہوریت، کثیر الوجود معاشرہ اور ترقی کی راہیں ہی ہر ایک کیلئے کشادہ ہیں۔ اس کے برعکس دیکھا جائے تو حکمراں طبقہ کا موقف اور رویہ اس کی کارکردگی اور اب تک کی ہونے والی خرابیوں نے ملک کی یکجہتی، جمہوریت دستوری اداروں کو تباہ کر دیا ہے۔ نفرت کا ماحول گرم دیکھا گیا۔ صدر جمہوریہ کہتے ہیں کہ ملک کی کثرت میں وحدت میں جمہوریت کی مثال ہے لیکن بی جے پی حکومت میں کثیر الوجود معاشرہ میں پھوٹ ڈالنے کی سازشیں تیزی سے انجام دی جا رہی ہیں۔ ہمارے جمہوری نظریہ کے ذریعہ ہی عبوری طریقوں سے جمہوری مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عوام کی بہبود کیلئے وقت ہونے والی حکومتوں کی کمی کی وجہ سے جمہوری اقدار اور اصول کا فقدان پیدا ہو گیا ہے۔ آنے والے لوک سبھا انتخابات میں ہندوستانی عوام کو اپنے ملک کی درست سمت کا تعین کرنے کیلئے ووٹ کی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ایک کارکرد حکومت لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سال 2019ء جمہوریت کیلئے کرو یا مرو ثابت ہوگا۔ اس جمہوریت کے تحفظ کیلئے عوام کا شعوری طور پر مضبوط ہونا ضروری ہے۔ عوام کو اپنے لئے ایسے قائدین کا انتخاب کرنا ہوگا جو ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے ملک کی سلامتی و ترقی کی فکر صحیح پر عمل کریں۔ ایسے لیڈروں کا انتخاب کیا جائے جو عوام کی شکایات کی سماعت کے ساتھ ان کے بھروسہ کو مضبوط بنانے والا کام کریں اور اپنے وعدوں کو من و عن پورا کر کے دکھائیں۔ ہندوستان میں اس حقیقت کا دور دور تک پتہ نہیں ہے۔ ایک اچھی حکومت اور پاکیزہ سماج بنانے کی کوشش کرنے کے بجائے موجودہ حکومت نے عوام کو پھوٹ کا شکار بنایا۔ ہندوستان کو اپنی جمہوریت پر فخر ہے اور اس ملک نے ہمیشہ عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا کام ہے لیکن اس پر مسلط ہونے والے سیاستدانوں نے ہی عوام کو پھوٹ کا شکار بنا کر ترقی کی راہوں کو مسدود کرنے کے کام انجام دیئے ہیں۔ مرکز کی مودی حکومت کی من مانی کو دیکھ کر ہی ملک کی اپوزیشن پارٹیوں نے اپنا عظیم اتحاد بنایا ہے۔ اس غیر معمولی اتحاد نے مودی اور ان کی حکومت کو شکست دینے کا عہد کیا ہے۔ یہ اتحاد ایک ایسے وقت کیا گیا اور اس تناظر میں کیا گیا کہ حکومت شہریوں کے تحفظ اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ کمزوروں پر حملے، ہجومی تشدد کے ذریعہ بے بس انسانوں کو ہلاک کر دینے اور غریبوں کی روٹی روزی چھین کر چھوٹے تاجروں کو ان کے روزگار سے محروم کر کے انہیں بے یار و مددگار چھوڑنے والی اس حکومت کے خلاف ووٹ دینے کا سال 2019ء ایک نئی تاریخ رقم کرے گا۔ صدر جمہوریہ کے یوم جمہوریہ خطاب میں جن باتوں کا تذکرہ ہوا ہے اس تناظر میں دیکھا جائے تو اس ملک کی موجودہ حکمراں طاقت صدر جمہوریہ کے ان قیادت میں کہیں بھی موزوں نظر نہیں آتی۔ اگر ہندوستانی عوام نے صدر جمہوریہ کے اس خطاب کو محسوس کر لیا ہے تو وہ آئندہ لوک سبھا انتخابات میں ایسی حکومت لانے کا فیصلہ کریں گے جو ان کے ملک کے مستقبل کے مثبت سمت کا تعین کرے گی۔ نریندر مودی کی قیادت نے اس ملک کی معیشت کو استحکام بخشا ہے یا ناکامیوں کا فلڈ گیٹ کھول دیا ہے یہ ایسا سوال ہے جس پر عام آدمی جواب طلب کرنے کیلئے بے چین ہے مگر یہ حکومت اپنی چالاکیوں سے عوام کو معاشی خرابیوں سے بے خبر رکھ کر آنے والے لوک سبھا انتخابات میں دوبارہ اقتدار کی تیاری کر رہی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے حال ہی میں بی جے پی کے بوتھ لیول ورکرس سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی معیشت میں بہتری اور افراط زر میں کمی کا دعویٰ کیا تھا۔ گذشتہ چار ساڑھے چار سال کے دوران ملک نے کن کن حالات کا سامنا کیا ہے اور اس ملک کے عوام کو نوٹ بندی اور دیگر سرکاری فیصلوں کی وجہ سے پریشانی ہوئی ہے اس کا احساس کیے بغیر اگر یہ حکومت اپنی کارکردگی کو بہتر ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے تو عوام اس کو سبق سکھانے کیلئے تیار بیٹھا ہوگا۔ آر بی آئی کے سابق گورنر رگھو رام راجن نے سوئٹزرلینڈ میں ڈاؤس مقام پر ورلڈ اکنامک فورم سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستانی معیشت کے بارے میں جس تلخ سچائی کی جانب اشارہ کیا تھا اس کا حکومت اگر نوٹ لیتی ہے تو مستقبل کو پہنچنے والے نقصانات سے بچنے کے اقدامات کر سکتی ہے مگر حکومت کو قطعی فکر نہیں ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ایمانداری سے انجام دے اور عوام کو ایک مضبوط معیشت فراہم کرے۔ جی ایس ٹی کو شکست قرار دینے والے رگھو رام راجن نے نوٹ بندی کے فیصلہ کو شدید دھکہ قرار دیا۔ اس ملک کی معیشت کو مضبوط بنانے کیلئے مستقبل کی معیشت کو قائم کرنے والی ایجنسیوں کو ملانا ضروری ہے۔ عوام کی آمدنی کے نئے سلسلے کو ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی معیشت کے حال اور مستقبل کے تعلق سے ماہرین اقتصادیات کی جو پیش قیاسیاں ہیں وہ تشویشناک ہیں۔ اب عالمی مالیاتی ادارے بھی ہندوستانی معیشت کی بہتری کی شہادت دینے سے گریز کرنے لگے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی معیشت کی سمت درست نہیں ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

نبی ﷺ کے شب و روز

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الأحزاب) ترجمہ: بے شک تمہارے لیے رسول اللہؐ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ رسول اللہؐ کی پوری زندگی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ، مشعل راہ اور عملی رہنمائی ہے۔ آپؐ کے اخلاق، کردار، عبادت، معاملات، دعوت، صبر، شجاعت، سخاوت اور اللہ پر کامل توکل بی زندگی کے ہر پہلو میں ہمارے لیے رہنمائی موجود ہے۔ قرآن مجید نے آپؐ کے عظیم کردار کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ "اور بے شک آپؐ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔" (القلم) آپؐ کی زندگی کسی ایک قوم یا ایک زمانے کے لیے نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والی پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ کے شب و روز اللہ کی رضا، بندوں کی خیر خواہی اور دینِ حق کی سربلندی کی جدوجہد سے عبارت تھے۔ نبوت سے پہلے کے شب و روز: نبوت سے پہلے بھی رسول اللہؐ اپنی قوم کی جہالت، شرک، ظلم اور اخلاقی زوال کو دیکھ کر آپ کا دل کرب میں مبتلا رہتا۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے شرک سے بے زاری اختیار کر کے کائنات میں غور کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی، اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی نبوت سے پہلے غارِ حرا میں غور و فکر اور خلوت کے ذریعے ایک کارِ عظیم کے لیے تیار کیے جا رہے تھے۔ پھر وہ عظیم لمحہ آیا جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور پہلی وحی نازل ہوئی: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (العلق: 1) یہ وہ تاریخی لمحہ تھا جب 610ء میں حضرت جبرئیلؑ پہلی وحی لے کر غارِ حرا میں تشریف لائے اور رسول اللہؐ کی نبوت کا آغاز ہوا۔

دل مضطر سے پوچھ اے رونقِ بزم
میں خود آیا نہیں، لایا گیا ہوں

اس کے بعد آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانے کے لیے وقف ہو گیا۔ اللہ کی بڑائی کا اعلان: پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ "اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے (المدثر) یہ آپؐ کی دعوت کا بنیادی پیغام تھا کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اسی کی بندگی کی جائے اور اسی کے سامنے سر جھکایا جائے۔ آپؐ نے اس پیغام کو صرف زبان سے بیان نہیں کیا بلکہ اپنی پوری زندگی اس کا عملی نمونہ بن گئے۔ آرام و آسائش، مال و دولت اور ذاتی مفاد کے بجائے اللہ کی رضا اور انسانوں کی ہدایت کو اپنا مقصد بنا لیا۔ باطل کے سامنے استقامت: اہلِ مکہ نے آپؐ کو دعوتِ حق سے روکنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔ کبھی مال و دولت کی پیشکش کی، کبھی سرداری اور اقتدار کی، کبھی دنیاوی آسائشوں کا لالچ دیا، مگر رسول اللہؐ اپنے مقصد سے ایک لمحے کے لیے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ آپؐ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ جس انسان کو اپنے رب کی معرفت اور اپنے مقصد پر یقین حاصل ہو جائے، دنیا کی بڑی سے بڑی پیشکش بھی اسے حق سے نہیں ہٹا سکتی۔ شب و روز امت کی فکر میں: رسول اللہؐ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو امت اور انسانیت کی فکر تھا۔ آپؐ لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچانے اور انہیں اللہ کی طرف بلانے کے لیے بے قرار رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔ "شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر اپنی جان ہی کھو بیٹھیں گے۔" (الشعراء: 3) یہ صرف دعوت دینے کا نام نہیں تھا؛ یہ انسانوں کے لیے درد، محبت اور خیر خواہی تھی۔ غارِ ثور میں اللہ پر کامل یقین: ہجرت کے موقع پر جب دشمن غار کے دہانے تک پہنچ گئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تشویش ہوئی۔ اس نازک وقت میں رسول اللہؐ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا "غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" (التوبہ: 40) یہ الفاظ رسول اللہؐ کے اس یقین کی عکاسی کرتے ہیں کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ نبیؐ کی ذات ہمارے لیے بہترین اسوہ ہم بھی کلمہ توحید کا اقرار کرتے ہیں، اللہ کو اپنا رب مانتے ہیں اور رسول اللہؐ کو اپنا نبی مانتے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے دل سے پوچھنا چاہیے: کیا ہمیں بھی انسانوں کی ہدایت کی فکر ہے؟ کیا ہم اپنے عمل سے اسلام کی خوبصورتی دکھاتے ہیں؟ کیا ہماری راتیں اور دن اللہ کی یاد اور اس کی رضا کی کوشش میں گزرتے ہیں؟ کیا ہم مشکلات میں "إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" کے یقین کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں؟ رسول اللہؐ نے اپنی پوری زندگی ہمیں یہ سکھایا کہ دین صرف چند عبادات کا نام نہیں، بلکہ اللہ سے مضبوط تعلق، بندوں کی خیر خواہی، اعلیٰ اخلاق، صبر، قربانی، امانت اور حق پر ثابت قدمی کا نام ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگرکسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اورفیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

یتیموں کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت

عبدالغفار صدیقی۔ بجنور

نبی اکرمؐ کی پوری زندگی رحمت، شفقت، محبت اور خیر خواہی کا ایک روشن نمونہ ہے۔ آپؐ کی بعثت کسی خاص قوم، علاقے یا زمانے کے لیے نہیں ہوئی بلکہ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ قرآن مجید نے آپؐ کے متعلق فرمایا: "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ (الانبیاء: 107) یہ رحمت صرف انسانوں تک محدود نہیں تھی، بلکہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، یتیموں، غریبوں، مسکینوں، غلاموں، مریضوں، مسافروں، جانوروں، درختوں اور ماحول تک پھیلی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو آپؐ کے مخالف تھے، ان کے لیے بھی آپؐ کے دل میں خیر خواہی اور ہدایت کی خواہش موجود تھی۔ آپؐ کی رحمت کا سب سے خوب صورت منظر ہمیں بچوں کے ساتھ آپؐ کے برتاؤ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس زمانے میں بچے معاشرے کا کمزور طبقہ سمجھے جاتے تھے، لیکن نبی اکرمؐ نے انہیں محبت، شفقت اور عزت دی۔ آپؐ بچوں کو سلام کرتے، انہیں اپنے قریب بٹھاتے، ان سے محبت کرتے اور ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرماتے۔ آپؐ نے فرمایا: "جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن الترمذی، سنن ابی داؤد) آپؐ خود بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ بچوں کے معاملے میں نبی اکرمؐ کی رحمت صرف محبت تک محدود نہیں تھی بلکہ آپؐ نے ان کی پیدائش، پرورش، کفالت اور تربیت کو بھی والدین کے لیے اجر کا ذریعہ بنایا۔ آپؐ نے اولاد کو بوجھ نہیں بلکہ اللہ کی عطا اور ذمہ داری قرار دیا۔ یہ رحمت اس وقت اور نمایاں ہو جاتی ہے جب ہم اسلام سے پہلے کے معاشرے میں بچیوں کی حالت دیکھتے ہیں۔ بعض لوگ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرم سمجھتے اور اسے زندہ دفن تک کر دیتے تھے۔ نبی اکرمؐ نے آکر اس سوچ کو بدل دیا۔ جس بیٹی کو لوگ بوجھ سمجھتے تھے، اس کی پرورش کو جنت کا راستہ بنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: "جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ اس طرح ہوگا۔" آپؐ نے ہاتھ کی دو انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا (مسلم) ایک دوسری روایت میں تین بیٹیوں کی پرورش، انہیں کھلانے، پلانے اور لباس دینے کو جہنم سے پردہ قرار دیا گیا ہے۔ یوں بیٹی معاشرے کی کمزور مخلوق سے تبدیل ہو کر والدین کے لیے آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن گئی۔

بچی کی رحمت صرف اس کی پیدائش اور پرورش تک محدود نہیں رہی، بلکہ اسلام نے اسے زندگی بھر عزت دی۔ عورت بیٹی ہو تو اس کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم ہے، بیوی ہو تو اس کے حقوق ہیں، ماں ہو تو اس کے قدموں کے نیچے جنت کی بشارت ہے، اور بیوہ ہو تو اس کی خدمت کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا۔ ماں کے مقام کو دیکھیں تو نبی اکرمؐ نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں تین مرتبہ ماں کا ذکر فرمایا اور پھر باپ کا۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔ (متفق علیہ) بیوی کے بارے میں آپؐ نے اپنا عملی نمونہ پیش کیا اور فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔" (سنن الترمذی) اس طرح عورت کے لیے رحمت بیٹی سے شروع ہو کر بیوی اور ماں تک پہنچتی ہے۔ بیوہ

عورت کے لیے بھی نبی اکرمؐ نے معاشرے کا رویہ بدل دیا۔ بیوہ کو بوجھ سمجھنے کے بجائے اس کی خدمت اور کفالت کو عظیم عبادت قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا: "بیوہ اور مسکین کی خدمت کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ (متفق علیہ) خود نبی اکرمؐ نے بیوہ خواتین سے نکاح کر کے معاشرے کو عملی پیغام دیا کہ بیوہ ہونا کوئی عیب نہیں اور اس عورت کو بھی عزت، محبت اور نئے خاندانی زندگی کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ یتیموں کے لیے نبی اکرمؐ کی رحمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ آپؐ نے اپنی ذات کو یتیم کی کفالت کرنے والے کے ساتھ جنت میں قریب قرار دیا۔ فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔" (بخاری) یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنا، اس کی ضرورت پوری کرنا، اس کے مال کی حفاظت کرنا اور اسے معاشرے میں عزت دینا اسلامی تعلیمات کا حصہ بن گیا۔

اسی طرح غلاموں اور معاشرے کے پسماندہ و کمزور طبقات کے لیے بھی نبی اکرمؐ رحمت بن کر آئے۔ غلام اس دور کا ایک انتہائی محروم طبقہ تھا، لیکن آپؐ نے ان کے ساتھ انسانی مساوات اور حسنِ سلوک کا ایسا تصور دیا جو اس زمانے کے لیے انقلابی تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے اختیار میں دیا ہے، لہٰذا جس کا بھائی اس کے اختیار میں ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔" (متفق علیہ) قرآن نے غلام آزاد کرنے کو بڑی نیکی قرار دیا اور بعض گناہوں کے کفارے میں بھی غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ یوں غلامی کے نظام سے نکلنے کے راستے مسلسل کھولے گئے۔ طلبہ اور علم حاصل کرنے والوں کے لیے بھی آپؐ رحمت ہیں۔ آپؐ نے علم کے راستے کو جنت کا راستہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ اس کے لیے اس کے ذریعے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔" (مسلم) تعلیم کو عزت دے کر آپؐ نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس میں علم حاصل کرنا عبادت اور علم سکھانا عظیم خدمت بن گیا۔ قرآن سیکھنے اور سکھانے والے کو بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری) مریضوں کے لیے بھی آپؐ رحمت کا پیکر تھے۔ آپؐ نے مریض کی عیادت کو محض سماجی رسم نہیں بلکہ عبادت قرار دیا۔ فرمایا: "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ واپس آنے تک جنت کے پھلوں میں رہتا ہے۔" (مسلم) بیماری کے بارے میں آپؐ نے یہ تسلی بھی دی کہ مسلمان کو پہنچنے والی بیماری اور تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

نبی اکرمؐ مہمان کے لیے بھی رحمت ہیں اور میزبان کے لیے بھی۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (متفق علیہ) یوں مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دے کر معاشرے میں محبت اور باہمی تعلقات کو مضبوط کیا گیا۔ آپؐ کی رحمت انسانوں سے آگے بڑھ کر جانوروں تک پہنچتی ہے۔ آپؐ نے جانوروں کو بھوکا رکھنے، انہیں اذیت دینے اور ان پر غیر ضروری بوجھ ڈالنے سے روکا۔ ذبح کے بارے میں فرمایا: اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کا حکم دیا ہے، جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اپنی چھری تیز کر لو اور اپنے ذبیحے کو راحت پہنچاؤ۔" (مسلم) یعنی جس جانور کو انسان اپنی غذا کے لیے استعمال کر رہا ہے، اس کے ساتھ بھی کم سے کم تکلیف اور زیادہ سے زیادہ احسان کا معاملہ کیا جائے۔ آپؐ پانی اور ماحول کے لیے بھی رحمت تھے۔ آپؐ نے ٹھہرے ہوئے پانی کو آلودہ کرنے سے منع فرمایا۔ درخت لگانے کی ترغیب دی اور اسے صدقہ قرار دیا۔ فرمایا: "جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے، پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔" (متفق علیہ) یوں ایک درخت صرف لکڑی یا سایہ نہیں رہا بلکہ انسان، پرندے اور جانور سب کے لیے فائدہ پہنچانے کا ذریعہ بن گیا اور اسے لگانے والا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ نبی اکرمؐ کی رحمت کا دائرہ صرف اپنے ماننے والوں تک محدود نہیں تھا۔ مخالفین بھی آپؐ کی خیر خواہی سے محروم نہیں تھے۔ طائف میں آپؐ کو پتھر مارے گئے، لہولہان کر دیا گیا، مگر جب فرشتے نے ان لوگوں کو پہاڑوں کے درمیان کچل دینے کی پیش کش کی تو آپؐ نے انتقام کے بجائے ان کی آئندہ نسلوں سے خیر کی امید ظاہر کی اور فرمایا: بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ (متفق علیہ) فتح مکہ کے موقع پر وہ لوگ آپؐ کے سامنے تھے جنہوں نے آپؐ اور آپ کے ساتھیوں کو برسوں تک ستایا، وطن سے نکالا، جنگیں کیں اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں۔ لیکن فتح کے بعد انتقام کا دروازہ کھولنے کے بجائے معافی اور درگزر کا راستہ اختیار کیا گیا۔ حضرت یوسفؑ کے الفاظ "آج تم پر کوئی ملامت نہیں کو سامنے رکھتے ہوئے عام معافی کا اعلان کیا گیا۔ یہ رحمت اس وقت سب سے زیادہ نمایاں ہوتی ہے جب انسان کو انتقام لینے کی پوری قدرت حاصل ہو۔

آپؐ کی رحمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ لوگوں کو آخرت کی آگ سے بچانے کے لیے بے چین رہتے تھے۔ آپؐ نے اپنی مثال اس شخص سے دی جو آگ جلاتا ہے اور پتنگے اس میں گرنے لگتے ہیں، وہ انہیں بچانے کی کوشش کرتا ہے، مگر وہ اس کے ہاتھ سے نکل نکل کر آگ میں گرتے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "میں تمہیں آگ سے بچانے کے لیے تمہاری کمر پکڑ رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکل نکل کر آگ میں گرے جا رہے ہو۔" (مسلم) یہ آپؐ کی امت کے لیے شدید خیر خواہی اور شفقت کی تصویر ہے۔ یہ رحمت صرف عالم انسان و حیوانات تک محدود نہیں بلکہ آپ نے فضائی آلودگی سے بچنے کے لیے پاکی و صفائی کی تعلیم دی، پانی کو بلاوجہ ضائع کرنے سے روکا، درختوں کو لگانے کی تاکید کی، سایہ دار درختوں کے نیچے پیشاب و پاخانہ سے منع فرمایا۔ آپؐ معراج پر تشریف لے گئے اور سات آسمانوں پر قدم مبارک رکھے، یوں آپؐ عالم سماوات کے لیے رحمت قرار پائے۔ یہاں تک آپؐ صرف زندوں کے لیے ہی رحمت نہیں بلکہ دنیا سے رخصت ہو جانے والوں کے بھی باعث رحمت ہیں۔ جنازے کی تکریم، میت کا احترام، دعائے مغفرت، قبرستان میں سلام کرنے کی تعلیم دے کر دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

بہت آسان ہے کمرے میں وندے ماترم کہنا

رشیدالدین

وندے ماترم اور حب الوطنی۔ کسی بھی ملک میں حب الوطنی کا معیار محض زبانی دعویٰ یا نعرہ نہیں ہوتا بلکہ حب الوطنی کا عملی ثبوت دیکھا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں نریندر مودی حکومت نے حب الوطنی کو صرف جملہ بازی تک محدود کر دیا ہے۔ بھلے ہی کوئی ملک کو لوٹتا رہے، دستور اور قانون کی خلاف ورزی کرے، حتیٰ کہ ملک کے دفاعی راز دشمن ممالک کو حوالے کرے لیکن وہ دیش دروہی نہیں کہا جائے گا۔ ہاں اگر کوئی وندے ماترم گیت مکمل نہ پڑھے تو مودی حکومت کی نظر میں وہ نہ صرف ملک دشمن ہے بلکہ اسے سزا بھی دی جائے گی۔ اصل دیش دروہی تو وہ ہے جو دستور اور جمہوریت کو پامال کرے۔ دستور اور قانون کی دھجیاں اڑانے والے تو ملک کے وفادار لیکن ایک مخصوص گیت گانے سے انکار پر ملک کا غدار۔ واہ رے دیش بھکتی۔ ہنسی تو اس بات پر آتی ہے کہ دیش بھکتی کا ثبوت وہ مانگ رہے ہیں جن کا جدوجہد آزادی سے دور دور کا تعلق نہیں اور ان کی دیش بھکتی پر سوال کیا جا رہا ہے جنہوں نے جدوجہد آزادی کی نہ صرف قیادت کی بلکہ اپنی جانوں کو ملک پر نچھاور کیا۔ جن کے آباء و اجداد انگریزوں کی غلامی کر رہے تھے اور مجاہدین آزادی کی جاسوسی کرتے رہے اور انگریزوں کو معافی نامہ لکھا، آج ان کے وارثین دیش بھکتی کا سرٹیفکٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک مجرم نے پولیس کو ایمانداری کا سرٹیفکٹ جاری کیا۔ حب الوطنی کا سرٹیفکٹ تقسیم کرنے والے پہلے ملک کی جدوجہد آزادی کا مطالعہ کریں اور پھر تعین کریں کہ کون کہاں کھڑا ہے۔ انگریزوں سے معافی مانگنے والے ساورکر اور مہاتما گاندھی کے قاتل ناتھورام گوڈسے کو قومی ہیرو تسلیم کرنے والے آج کانگریس پارٹی اور مسلمانوں پر انگلی اٹھا رہے ہیں۔ جس وقت ان کا وجود تک نہیں تھا، اس وقت کانگریس کی قیادت میں مجاہدین آزادی قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ جس وقت انقلاب زندہ باد اور وندے ماترم کے نعروں سے انگریزی سامراج پر خوف طاری ہو رہا تھا، اس وقت آج کے خود ساختہ دیش بھکتوں کے اجداد انگریزوں کی غلامی کر رہے تھے۔ نریندر مودی حکومت نے محض ایک گیت کو حب الوطنی سے جوڑ دیا ہے اور یہ دراصل ملک کے حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے اور Gen-Z تحریک کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ ملک کے عوام باشعور ہیں اور بی جے پی اور سنگھ پریوار کے بہکاوے میں آنے والے نہیں۔ آر ایس ایس جس کے ہیڈ کوارٹر پر آزادی کے بعد 50 برسوں تک قومی پرچم نہیں لہرایا گیا، وہ تنظیم ان سے سوال کر رہی ہے جن کے اسلاف کی قربانیوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ وندے ماترم کو 24 جنوری 1950 کو دستوری اسمبلی نے قومی گیت کا درجہ دیا، جس کے تحت اس گیت کے ابتدائی دو حصوں کو پڑھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بنکم چندر چٹرجی نے

1875 میں یہ گیت لکھا جو سنسکرت اور بنگالی میں ہے۔ گیت کے ابتدائی دو حصوں میں مادر وطن کے احترام کا تذکرہ ہے جبکہ باقی حصے میں وطن کی عبادت اور پرستش کی گئی ہے۔ گیت کے آخری حصے پر جب تنازعہ پیدا ہوا تو مہاتما گاندھی اور رابندر ناتھ ٹیگور نے 1937 میں صرف ابتدائی دو حصوں کو پڑھنے کا فیصلہ کیا۔ 1937 کی منظورہ قرارداد کے مطابق ملک میں گزشتہ 79 برسوں تک وندے ماترم کے ابتدائی دو حصوں کو پڑھنے کا رواج تھا۔ فرقہ وارانہ اور ہندوتوا ایجنڈہ سے سیاسی فائدہ اٹھانے والی بی جے پی نے مکمل گیت کو لازمی قرار دیا اور پارلیمنٹ میں قانون سازی کی گئی جس کے تحت گیت کا احترام نہ کرنے پر سزا کی گنجائش رکھی گئی۔ دستور ہند نے ہر شہری کو مذہبی آزادی کے تحت جو حقوق فراہم کئے ہیں، ان میں کسی کو مذہبی عقائد کے خلاف کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ سرکاری تقاریب کے آغاز پر وندے ماترم پڑھنے کو لازمی کر دیا گیا جو مذہبی منافرت کی سیاست کی ایک نئی چال ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور دیگر مسلم تنظیموں نے مکمل گیت کے لزوم کی مخالفت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلمان اپنے عقیدے کے خلاف نہیں جا سکتے اور وطن کی عبادت اور پرستش کے الفاظ نہیں پڑھ سکتے۔ کانگریس پارٹی نے بھی 1937 میں ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر عمل کرنے کا اعلان کرتے ہوئے مودی حکومت کو کھلا چیلنج دیا ہے۔ یوم آزادی تقریب میں سونیا گاندھی پر وندے ماترم کی توہین کا الزام عائد کرتے ہوئے بی جے پی عوام کو کانگریس کے خلاف سڑکوں پر آنے کے لئے اکسا رہی ہے۔ کانگریس زیر اقتدار ریاستوں میں بھی وندے ماترم کے ابتدائی دو حصوں کو پڑھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کانگریس نے دراصل سیکولرازم کے تحفظ کیلئے بی جے پی اور سنگھ پریوار کے خلاف مورچہ کھول دیا ہے اور ملک میں فرقہ پرستوں اور سیکولر طاقتوں میں آر پار کی لڑائی کا وقت قریب دکھائی دے رہا ہے۔ آزادی کے بعد ملک میں ایسے حالات پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے جب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ بے بس دکھائی دیں۔ پارلیمنٹ اور عدلیہ بھی عوامی عدالت کے کٹہرے میں ہے۔ اپوزیشن نے پارلیمنٹ میں منظور کئے گئے قانون کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ جو بھی وندے ماترم کے 6 پیراگراف نہیں پڑھے گا، وہ دیش دروہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر بی جے پی کو چاہئے کہ پہلے اٹل بہاری واجپائی اور ایل کے اڈوانی کو دیش دروہی قرار دے، جن کے دور حکومت میں وندے ماترم کے صرف دو حصے پڑھے جاتے رہے۔ نریندر مودی اور امیت شاہ کیا اٹل بہاری واجپائی اور اڈوانی سے زیادہ دیش بھکت ہیں؟ امیت شاہ جو خود کو موجودہ وقت کا سردار پٹیل کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، وہ وندے ماترم کے معاملہ میں مہاتما گاندھی، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، سبھاش چندر بوس، مولانا آزاد اور رابندر ناتھ ٹیگور کی دیش بھکتی پر سوال کر رہے ہیں۔ 1942 میں جب ہندوستان چھوڑو تحریک عروج پر تھی، ہندوتوا کے نظریہ ساز شیاما پرساد مکرجی نے محمد علی جناح مسلم لیگ کے ساتھ تین ریاستوں میں حکومت قائم کی۔ سندھ، بنگال اور نارتھ فرنٹیئر پراوینس میں مسلم لیگ کے ساتھ اقتدار میں شراکت رہی۔ اب عوام خود طئے کریں گے کہ ملک کا حقیقی وفادار کون ہے۔

Gen-Z کو چھیڑ کر مودی حکومت نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ جنتر منتر پر احتجاج کے وقت کاکروچ جنتا پارٹی کے نمائندوں کے ساتھ مرکزی حکومت نے دو وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ کے ذریعہ معاہدہ کیا تھا جس میں احتجاجیوں کے خلاف درج تمام مقدمات سے دستبرداری کا اعلان کیا گیا تھا۔ نہ صرف دہلی بلکہ بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں احتجاجیوں کے خلاف درج FIR ختم کرنے کا تیقن دیا گیا لیکن مودی حکومت نے اس معاملہ میں یوٹرن لے لیا اور مقدمات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے بارہا مرکز سے ایف آئی آر کی تفصیلات طلب کی لیکن حکومت ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ سپریم کورٹ کو بتایا گیا کہ 2873 ایف آئی آر ایسے احتجاجیوں کے خلاف درج ہیں جن کا کریمنل ریکارڈ ہے۔ باقی ایف آئی آر کی تفصیلات پیش کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ نریندر مودی حکومت کا وعدہ سے انحراف مہنگا پڑے گا کیونکہ کاکروچ حکومت کے رویہ سے ناراض ہیں اور وہ دوبارہ کسی بھی وقت سڑکوں پر آ سکتے ہیں۔ مودی حکومت نے 2014 سے آج تک جس طرح عوام کو جملے بازی سے دھوکہ دیا ہے، وہ Gen-Z کو بھی اسی طرح نمٹنا چاہتی ہے۔ حکومت کو جان لے نا چاہئے کہ نہ صرف Gen-Z بلکہ Gen-Alpha بھی میدان میں آ چکے ہیں۔ دوسری طرف پی ایم کیرس فنڈ کے 8452 کروڑ ملک میں بحث کا موضوع بن چکے ہیں۔ ہنگامی صورتحال اور آفات سماوی کی صورت میں پی ایم کیرس فنڈ کے ذریعہ امداد کا فیصلہ کیا گیا لیکن یہ وزیر اعظم نریندر مودی کے پرسنل فنڈ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یہ ایسا فنڈ ہے جس کے بارے میں جاننے کا عوام تو کیا ارکان پارلیمنٹ کو اختیار نہیں ہے۔ کہاں سے رقم آ رہی ہے اور کہاں خرچ کی گئی، اس کا حساب کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ دو برسوں سے پی ایم کیرس فنڈ کا آڈٹ بھی نہیں کیا گیا۔ جب خرچ کرنا ہی نہیں ہے تو پھر بیرونی فنڈس حاصل کیوں کئے گئے۔ اس بارے میں گودی میڈیا سوال کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ فنڈ کے صدر نشین وزیر اعظم ہیں جبکہ ارکان کے طور پر امیت شاہ، راجناتھ سنگھ اور نرملا سیتارامن کو رکھا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے پی ایم کیرس فنڈ کو ملک کے سرکاری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ کرنے کا مطالبہ کیا ہے لیکن وزیر اعظم کا دفتر اس پراسرار فنڈ کی تفصیلات کے بارے میں خاموش ہے۔ منور رانا نے خود ساختہ دیش بھکتوں کو کچھ یوں مشورہ دیا ہے۔

چلو چلتے ہیں مل جل کر وطن پر جان دیتے ہیں
بہت آسان ہے کمرے میں وندے ماترم کہنا

غزل

آتش پرست ہو گئے آخر تمام لوگ
سورج چڑھا تو آئے ہیں کرنے سلام لوگ

رفتار دیکھ کر مجھے آتا ہے یہ خیال
تھک کر نہ بیٹھ جائیں کہیں تیز گام لوگ

تاراج کر نہ دیں کہیں دنیا تری تمام
ہونے لگے ہیں پھر سے یہاں بے لگام لوگ

دشمن کے سامنے تو سپر ڈالتے ہیں روز
آپس میں ہر گھڑی ہیں مگر بے نیام لوگ

دنیا میں جتنے کام بھی معیوب تھے تمام
کرنے لگے ہیں آج وہی صبح و شام لوگ

درباریوں کی بھیڑ میں مدہوش ہیں حضور
برباد ہو رہے ہیں ریاست میں عام لوگ

فیاض جن سے یار تھیں خوشیاں مری تمام
ملتے نہیں ہیں اب کہیں وہ خوش خرام لوگ

ڈاکٹر فیاض احمد علیگ

سلام اُس پر جو آئے رحمت للعالمین بن کر

ربیع الاول کا مبارک ہلال طلوع ہوتے ہی عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں میں عشق و محبت کی ایک نئی لہر دوڑ جاتی ہے، یہ وہ مبارک و مسعود مہینہ ہے جس میں کائنات کی سب سے عظیم ہستی، محسنِ انسانیت، رحمتُ للعالمین، رحمتِ دو عالم، نبی رحمت، تاجدارِ مدینہ، فخرِ کونین، سید الانبیاء، خاتم النبیین، امام المرسلین، سرورِ کائنات، سردارِ دو جہاں، محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا، شفیعِ امت، شفیع المذنبین، ہادیٔ انسانیت، حضرت محمد مصطفیٰ اس دنیا میں تشریف لائے، آپ کی بعثت کسی ایک قوم، خطے یا زمانے کے لیے نہیں تھی، بلکہ آپ پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے، قرآنِ کریم نے آپ کے منصب کو ان جامع الفاظ میں بیان فرمایا "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ" یعنی "ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے،" آپ کا پیغام کسی ایک نسل، زبان یا ملک تک محدود نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت، عدل، امن، محبت اور رحمت کا پیغام ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کو پروفیٹ فار آل یعنی سب کے لیے نبی کہا جاتا ہے؛ آپ کی رحمت مسلمان تک محدود نہیں تھی، بلکہ آپ نے پوری انسانیت کو اللہ کی بندگی، اخلاق، عدل اور امن کا راستہ دکھایا، رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو آپ کی ذاتِ اقدس کا سب سے دل گداز وصف اپنی امت کے لیے بے مثال شفقت، فکر مندی اور دردِ دل ہے، امت کی نجات کی یہی فکر آپ ﷺ کی دعاؤں، شب بیداری اور گریہ وزاری میں نمایاں نظر آتی ہے، وہ ہستی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، اپنی راتیں صرف اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اپنے امتی کی نجات کی فکر میں گزارتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی، پھر اپنے دستِ مبارک اٹھائے اور آبدیدہ ہو کر فرمایا "اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي" یعنی "اے اللہ! میری امت، میری امت!" اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ محمد ﷺ سے پوچھیں کہ آپ کیوں رو رہے ہیں، حالاں کہ اللہ خوب جانتا ہے، جب آپ نے اپنی امت کی فکر بیان فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "اے محمد! ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں ضرور راضی کریں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے،" یہ واقعہ اس بے مثال شفقت کی تصویر ہے جو رسول اللہ کے دل میں اپنی امت کے لیے تھی، آپ ﷺ کی امت سے محبت کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہر نبی کو ایک ایسی دعا عطا کی گئی جو قبول ہونے والی تھی۔ بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی وہ دعا دنیا ہی میں مانگ لی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس خصوصی دعا کو آخرت کے لیے محفوظ رکھا۔ آپ نے فرمایا "لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ"، یعنی "ہر نبی کے لیے ایک ایسی دعا ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی اس دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔" (صحیح بخاری، حدیث ۶۳۰۴)، یہ محض ایک ارشاد نہیں بلکہ امت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بے مثال محبت کا اعلان ہے، جس نبی نے اپنی مقبول دعا بھی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر لی، اس امت کے لیے اس سے بڑھ کر محبت کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے؟ یہی رحمت اور شفقت آپ ﷺ کے عمومی طرزِ عمل میں بھی نمایاں تھی، آپ ﷺ نے کمزوروں، یتیموں، مسکینوں، غلاموں، پڑوسیوں، عورتوں، بچوں اور حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی، دشمنوں کے ساتھ بھی ظلم کے بجائے عفو و درگزر اور خیر خواہی کا راستہ اختیار فرمایا، آپ ﷺ نے انسان کو اس کی نسل، رنگ، زبان اور نسب کے بجائے تقویٰ اور کردار کی بنیاد پر عزت دی، اس لیے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ صرف مسلمانوں کے لیے اخلاقی دستور نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک ایسا روشن نمونہ ہے جس میں امن، انصاف، رحم اور انسانی وقار کی ضمانت موجود ہے، اگر ہم واقعی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو اس محبت کا تقاضا صرف نعرے، محافل اور ظاہری مظاہر نہیں بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں اتارنا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (سورہ احزاب ۲۱)، یعنی "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے،" آج ہمارے معاشرے میں جھوٹ، بد دیانتی، عہد شکنی، ظلم، نفرت، حسد، بغض اور رشتوں کی پامالی بڑھ رہی ہے، ایسے وقت میں سیرتِ رسول ﷺ کی طرف رجوع نہایت ضروری ہے، آپ ﷺ نے حسنِ اخلاق کو ایمان اور انسانی عظمت کا اہم حصہ بنایا اور فرمایا إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، (ترمذی ۲۰۱۸) یعنی "تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔" لہٰذا ماہ ربیع الاول ہمیں اپنے کردار کا جائزہ لینے کی دعوت دیتا ہے، اگر ہم اس نبی ﷺ کے امتی ہیں جو اپنی امت کے لیے راتوں کو روتے تھے تو ہمیں بھی دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنا ہوگا، اپنے گھروں میں محبت، اپنے معاملات میں دیانت، اپنے معاشرے میں رحم، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزوروں کے ساتھ ہمدردی پیدا کرنی ہوگی، ہمیں اپنی نئی نسل کو صرف رسول اللہ ﷺ کا نام یاد نہیں کرانا بلکہ ان کی سیرت اور اخلاق بھی سکھانے ہوں گے، آج دنیا علم اور ٹیکنالوجی میں بے مثال ترقی کے باوجود بے سکونی، جنگ، نفرت، ظلم اور اضطراب کا شکار ہے، ایسے دور میں رحمتِ عالم ﷺ کا پیغام پہلے سے زیادہ اہم ہو گیا ہے، انسانیت کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ محمد ﷺ صرف مسلمانوں کے نبی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت کا پیغام لے کر آئے، آپ ﷺ کا دین رہتی دنیا کے لئے ہدایت ہے، آپ ﷺ نے انسان کو انسان کا احترام سکھایا، ظالم کو ظلم سے روکا، کمزور کو حق دلایا اور محبت، عدل و رحم کو معاشرے کی بنیاد بنایا، اگر دنیا واقعی امن چاہتی ہے تو اسے سیرتِ رحمتِ عالم ﷺ کے ان آفاقی اصولوں کو سمجھنا ہوگا، سلام ہو اس ذاتِ گرامی پر جو پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئی، جو اپنی امت کے لیے آبدیدہ ہوئی، جس نے دشمنوں کے لیے بھی خیر خواہی کی اور جس نے انسان کو انسانیت کا درس دیا، ربیع الاول کے مبارک ایام میں ہماری سب سے بڑی تجدیدِ محبت یہی ہونی چاہیے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت، اخلاق اور رحمت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور آپ ﷺ کے پیغامِ امن و ہدایت کو پوری انسانیت تک پہنچانے کی کوشش کریں، اور جو اس کوشش میں مصروف ہیں ان اسے عام کرنے کا ذریعے بنیں، اللہ تعالیٰ ہمیں رسول ﷺ سے سچی محبت عطا فرمائے، کامل اتباعِ سنت اور خلقِ خدا کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ ﷺ کی ولادت نے عالم انسانیت میں ان کے ذہنوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ آپؐ نے اللہ ایک ہے وہی بندگی کے لائق ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ اُس نے کسی کو پیدا کیا وہ سب کے دلوں کا حال جانتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، زندگی اور موت اُسی کے طابع ہے اور بتایا کہ میں اس کا رسول ہوں آپ ﷺ لوگوں کو بھٹکی ہوئی راہوں سے درست راستوں پر چلنے کی تلقین کرنے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے بچپن سے جوانی تک بہت سی صعوبتیں جھیلیں، اللہ کے دین کو عام کرنے کے لئے خدائے پاک کے احکام کو بجا لانے کے لئے جو کوشش اور جدوجہد آپ ﷺ نے کی، اُسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم مسلمان ہیں، اہل ایمان ہیں، اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی تشکر بجا لائیں کم ہے کہ اُس نے ہمیں آپ ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ اسی طرح حضور پاک ﷺ کی ولادت باسعادت رب کریم کا ایک ایسا تحفہ ہے ایک ایسا انعام ہے جسے دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ آج 1500 سال ہونے کو ہے۔ اسلام کی گونج دنیا کے ہر گوشے میں سنی جاتی ہے۔ 24 گھنٹہ ہر سیکنڈ ہر منٹ اذان کی آواز کسی نہ کسی ملک کسی علاقے میں کسی خطہ میں گونجتی ہے یہ کیا کم معجزہ ہے۔

قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کا دورہ چین

مودی۔شی ملاقات سے پہلے سرحدی مذاکرات اہم مرحلے میں داخل

نئی دہلی ربیجنگ: بھارت کے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوبھال 24 اگست کو چین کے دارالحکومت بیجنگ پہنچ گئے، جہاں وہ 25 اگست کو چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ بھارت۔چین سرحدی تنازع پر خصوصی نمائندوں کی سطح کی 25ویں دور کی بات چیت میں شرکت کریں گے۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہورہا ہے جب آئندہ ماہ نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس منعقد ہونے والا ہے اور چینی صدر شی جن پنگ کے بھارت دورے کے امکانات پر بھی بات چیت جاری ہے۔ ڈوبھال اور وانگ یی دونوں بھارت۔چین سرحدی مسئلے کے خصوصی نمائندے ہیں۔ تقریباً 3,488 کلومیٹر طویل سرحد سے متعلق تنازع کئی دہائیوں سے دونوں ملکوں کے درمیان ایک اہم مسئلہ بنا ہوا ہے۔ 2003 میں قائم کیا گیا خصوصی نمائندوں کا مذاکراتی نظام اب تک سرحدی تنازع کا حتمی حل تلاش نہیں کرسکا، تاہم کشیدگی کے ادوار میں رابطہ برقرار رکھنے اور اختلافات کو قابو میں رکھنے کا اہم ذریعہ رہا ہے۔ ڈوبھال کا دورۂ چین ممکنہ مودی۔شی ملاقات سے چند ہفتے قبل ہورہا ہے۔ بھارت 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ اگر شی جن پنگ بھارت کا دورہ کرتے ہیں تو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ان کی دوطرفہ ملاقات کے امکانات بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ ایسے میں ڈوبھال اور وانگ یی کے درمیان ہونے والی بات چیت کو ممکنہ اعلیٰ سطحی ملاقات سے پہلے بھارت۔چین تعلقات کی زمینی صورتحال کا جائزہ لینے اور سرحدی مسائل پر پیش رفت تلاش کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ خصوصی نمائندوں کی بات چیت سے قبل 6 اگست کو نئی دہلی میں بھارت اور چین کے درمیان سرحدی امور سے متعلق ورکنگ میکانزم فار کنسلٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن (WMCC) کی 36ویں میٹنگ ہوئی تھی۔ اس اجلاس میں دونوں ملکوں نے لائن آف ایکچوئل کنٹرول (LAC) کی صورتحال کا جائزہ لیا اور سرحدی علاقوں میں امن واستحکام کو دوطرفہ تعلقات کی ترقی کے لیے بنیادی ضرورت قرار دیا۔ دونوں جانب نے زیرالتوا مسائل کے حل اور LAC پر غلط فہمی یا غلط اندازے سے بچنے کے لیے موجودہ سفارتی وفوجی رابطہ نظام کو جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ موجودہ مذاکرات میں سرحدی تعیین یعنی Boundary Delimitation ایک اہم موضوع ہوسکتا ہے۔ گزشتہ سال نئی دہلی میں ہونے والی 24ویں خصوصی نمائندوں کی بات چیت میں دونوں ممالک نے 2005 کے معاہدے کو بنیاد بناتے ہوئے سرحدی تنازع کے حل کے لیے منصفانہ، مناسب اور دونوں جانب قابل قبول فریم ورک کی سمت آگے بڑھنے پر اتفاق کیا تھا۔ حالیہ مذاکرات میں سرحدی تعیین پر مسلسل توجہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دونوں ممالک حتمی سرحدی حل سے قبل بعض علاقوں میں محدود نوعیت کے ابتدائی معاہدوں، یعنی 'ارلی ہارویسٹ' کے امکانات تلاش کررہے ہیں۔ اپریل 2020 میں مشرقی لداخ میں فوجی کشیدگی کے بعد بھارت اور چین کے تعلقات کو شدید دھچکا لگا تھا۔ سرحد پر فوجی تعیناتی اور طویل تعطل نے دونوں ملکوں کے سیاسی، اقتصادی اور سفارتی تعلقات کو بھی متاثر کیا۔ مغربی سیکٹر کے علاوہ اروناچل پردیش سے متعلق اختلافات بھی برقرار ہیں۔ بھارت مسلسل کہتا رہا ہے کہ LAC پر امن اور استحکام دوطرفہ تعلقات میں بہتری کی بنیادی شرط ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات میں بتدریج معمول کی واپسی کی ایک علامت سرحدی تجارت کی بحالی بھی ہے۔ اسی ماہ سکم کے ناتھولا اور اتراکھنڈ کے لیپولیکھ دروں کے ذریعے سرحدی تجارت دوبارہ شروع کی گئی ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب دونوں ممالک ایک طرف حساس سرحدی مسائل پر مذاکرات جاری رکھے ہوئے ہیں اور دوسری طرف محدود اقتصادی اور سرحد پار رابطوں کو بحال کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ خصوصی نمائندوں کی بات چیت میں اروناچل پردیش سے متعلق اختلافات بھی اہم رہ سکتے ہیں۔ چین اروناچل پردیش پر دعویٰ کرتا ہے اور اسے 'جنوبی تبت' قرار دیتا ہے، جبکہ بھارت چینی دعوے کو مسترد کرتے ہوئے واضح کرچکا ہے کہ اروناچل پردیش بھارت کا اٹوٹ حصہ ہے۔ اس لیے ڈوبھال۔وانگ مذاکرات میں سرحدی انتظام اور کشیدگی کم کرنے کے عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ سرحدی تعیین اور مشرقی سیکٹر کے اختلافات بھی اہم موضوعات رہیں گے۔ بھارت کا موقف رہا ہے کہ چین کے ساتھ تعلقات میں حقیقی اور پائیدار بہتری کے لیے سرحد پر امن واستحکام ضروری ہے۔ اس لیے ڈوبھال کا بیجنگ دورہ محض سرحدی تنازع پر مذاکرات تک محدود نہیں ہوگا۔

ایشیا میں دفتری جگہ لیزنگ کا ۷۰ رفیصد ہندوستان کے نام

نئی دہلی: ہندوستان نے 2026 کی پہلی ششماہی میں ایشیا کی مجموعی دفتری جگہ لیزنگ میں 70 فیصد سے زیادہ حصہ حاصل کیا، جس کے باعث پورے ایشیاپیسیفک خطے میں اعلیٰ درجے کی کمرشل رئیل اسٹیٹ سرگرمی کو تقویت ملی۔ یہ بات کولیرز کی ایشیاپیسیفک آفس مارکیٹ انسائٹس H1 2026 رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایشیاپیسیفک کے 11 اہم بازاروں میں 2026 کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر 46 لاکھ مربع میٹر، یعنی 4 کروڑ 95 لاکھ مربع فٹ دفتری جگہ لیز پر دی گئی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 3 فیصد زیادہ ہے۔ دفتری جگہ کی مانگ میں بنیادی طور پر ہندوستان، چین اور جاپان کا اہم کردار رہا، جہاں گریڈ اے دفتری جگہ کی مانگ نے خطے کی مجموعی لیزنگ کا 95 فیصد سے زیادہ حصہ فراہم کیا۔ ہانگ کانگ اور تائیوان میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ رپورٹ کے مطابق 11 ایشیاپیسیفک بازاروں میں نئی دفتری جگہ کی فراہمی سالانہ بنیاد پر 37 فیصد کم ہوکر 30 لاکھ مربع میٹر، یعنی 3 کروڑ 23 لاکھ مربع فٹ رہ گئی۔ نئی فراہمی کا 80 فیصد سے زیادہ حصہ صرف ہندوستان اور چین میں رہا۔ کولیرز انڈیا کے مینیجنگ ڈائریکٹر، آفس سروسز، ارپت مہروترا نے کہا کہ ہندوستان ایشیاپیسیفک آفس مارکیٹ میں لیزنگ کے حجم کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ ملک میں گلوبل کیپیبلیٹی سینٹرز کی توسیع سمیت مضبوط طلب اس کی بنیادی وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2026 کی پہلی ششماہی میں ہندوستان نے خطے کی مجموعی طلب اور نئی فراہمی دونوں میں دوتہائی سے زیادہ حصہ لیا۔ ان کے مطابق جغرافیائی سیاسی غیریقینی صورتحال کے باوجود ہنرمند افراد کی دستیابی اور کم لاگت ہندوستان میں دفتری جگہ کی مانگ کو مضبوط بنائے رکھے گی۔ کولیرز انڈیا کے نیشنل ڈائریکٹر اور ہیڈ آف ریسرچ ومل نادر نے کہا کہ ایشیاپیسیفک کے اہم بازاروں میں دفتری جگہ کی مانگ مضبوط رہی ہے اور خطہ عالمی سطح کے دیگر بازاروں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کاروباری اعتماد، نئی توسیعی منصوبہ بندی اور جدید واعلیٰ معیار کے دفاتر کی بڑھتی ترجیح آنے والی سہ ماہیوں میں دفتری جگہ کی مانگ کو برقرار رکھے گی، جبکہ ہندوستان لیزنگ کے حجم میں مرکزی کردار ادا کرتا رہے گا۔ کولیرز ایشیاپیسیفک کے مینیجنگ ڈائریکٹر مائیک ڈیوس نے کہا کہ 2026 کی دوسری ششماہی میں ایشیا پیسیفک کی آفس مارکیٹ مزید رفتار پکڑ رہی ہے، کیونکہ کمپنیاں باصلاحیت افراد کو راغب کرنے، پیداواریت بڑھانے اور کاروباری ترقی کے لیے اعلیٰ معیار کے دفاتر کو ترجیح دے رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مضبوط طلب اور نئی دفتری جگہ کی محدود فراہمی کے باعث 2026 کے باقی عرصے میں خالی دفاتر کی شرح مستحکم رہنے اور زیادہ سرگرمی والے بازاروں میں کرایوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

منگولیا میں زمین کی بحالی اور خشک سالی سے بچنے کیلئے

ہندوستان کا پائیدار بین الاقوامی مالیات کا مطالبہ

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر، جناب بھوپیندر یادو نے آج کانفرنس (PART17) کی کانفرنس (PART17) کے دوران 'صحت مند زمین اور خشک سالی سے نمٹنے کے لیے اختراعی مالیاتی میکانزم' پر وزارتی مکالمے میں زمین کی بحالی اور خشک سالی سے نمٹنے کے لیے ہندوستان کے اختراعی اور متنوع مالیاتی ڈھانچے پر روشنی ڈالی۔ اولانباتار (منگولیا) میں، صحرا بندی (UNCCD) کا مقابلہ کرنے کے لیے۔ زمین کی بحالی میں پائیدار سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، جناب یادو نے کہا، "زمین کی بحالی لاگت نہیں ہے، بلکہ خوراک، پانی، حیاتیاتی تنوع، معاش اور طویل مدتی لچک میں سرمایہ کاری ہے"۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ریگستانی، زمینی انحطاط اور خشک سالی کو بڑے پیمانے پر حل کرنے کے لیے عوامی بجٹ سے بڑھ کر مالیات کے متنوع، پیش قیاسی اور پائیدار ذرائع کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ساتھ مضبوط پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی ضرورت ہے۔ وزیر نے ہندوستان کے ملاوٹ شدہ گرین فنانس فریم ورک پر روشنی ڈالی، جو موسمیاتی تبدیلی کے موافقت، پائیدار زمین کے استعمال، جنگلات اور زراعت، جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے فنانسنگ کے قابل بناتا ہے۔ انہوں نے خودمختار گرین بانڈز کو زمین کی بحالی، خشک سالی سے بچنے، پائیدار جنگلات اور دیگر ماحولیاتی اور آب وہوا کی ترجیحات کے لیے سرمائے کو متحرک کرنے کے ایک راستے کے طور پر بھی اجاگر کیا۔ شری یادو نے ہندوستان کے گرین کریڈٹ پروگرام پر روشنی ڈالی، جو سرکاری اور نجی اداروں کو انحطاط شدہ جنگلاتی زمین کی بحالی کے لیے مالی اعانت فراہم کرنے کے قابل بناتا ہے۔ پانچ سال کی بحالی کے بعد اور کم از کم 40 فیصد چھتری کی کثافت حاصل کرنے پر کریڈٹ جاری کیے جاتے ہیں، اور اسے ایک بار معاوضہ دار جنگلات، قانونی شجرکاری یا CSR ذمہ داریوں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے معاوضہ کے تحفظ کے نظام پر بھی روشنی ڈالی، جو جنگلات کے موڑ کے لیے موصول ہونے والی ادائیگیوں کو معاوضہ دینے والے جنگلات اور ماحولیاتی نظام کی بحالی کے لیے فراہم کرتی ہے، جب کہ کارپوریٹ فنڈنگ ماحولیاتی ریگولیٹری عمل کے ذریعے مربوط ہوتی ہے۔ ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ گرین کریڈٹ پروگرام اور معاوضہ دار جنگلات کے فنڈز جیسے میکانزم کے ذریعے سرکاری اور نجی مالیات کو ایک ساتھ لانا، ایک ہی منظر نامے پر اور شہریوں کی شراکت کے ساتھ، ایک پوری حکومت اور پورے معاشرے کے نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے۔

کامرس اور صنعت کے وزیر مملکت جتن پرساد مراکش کے سرکاری دورے پر

ہند۔مراکش تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون پر توجہ مرکوز کریں گے

نئی دہلی: تجارت وصنعت اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر مملکت جناب جتن پرساد 24 سے 25 اگست 2026 تک مملکت مراکش کے سرکاری دورے پر ہیں۔ دورے کے دوران دونوں فریقین تجارتی ٹوکری کو مزید متنوع بنانے اور مارکیٹ تک رسائی کے مواقع کو بڑھانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کی توقع ہے۔ شری جتن پرساد اپنے ہم منصب ایچ ای کے ساتھ ہندوستان۔مراکش مشترکہ کمیشن کے ساتویں اجلاس کی شریک صدارت کریں گے۔ جناب عمر ہیجیرا، وزیر برائے صنعت وتجارت کے سیکرٹری آف اسٹیٹ، انچارج فارن ٹریڈ، کنگڈم آف مراکش۔ مشترکہ کمیشن کا اجلاس دوطرفہ اقتصادی اور تجارتی تعاون کے موجودہ شعبوں کا جائزہ لینے اور باہمی فائدہ مند روابط کو مزید مستحکم اور وسیع کرنے کے لیے کام کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ تجارت اور مارکیٹ تک رسائی، کھاد کی پیداوار اور سپلائی میں تعاون، سرمایہ کاری، صنعتی تعاون، کسٹم، زراعت اور خوراک کی حفاظت، دواسازی اور صحت کی دیکھ بھال، توانائی اور کان کنی، قابل تجدید توانائی، ڈیجیٹل تبدیلی، نقل وحمل اور لاجسٹکس، آیوش، سیاحت، تعلیم سمیت وسیع شعبوں پر بات چیت متوقع ہے۔ دونوں فریقین نیشنل آفس آف فوڈ سیفٹی (ONSSA)، مراکش، اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) کے درمیان فوڈ سیفٹی کے شعبے میں تعاون پر ایک مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کرنے کی بھی توقع ہے۔ ایم او یو درآمد شدہ کھانے کی مصنوعات کی حفاظت اور معیار کے بارے میں معلومات کے تبادلے میں سہولت فراہم کرے گا، فوڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں اور تجزیاتی طریقوں سے متعلق معلومات کے تبادلے میں تعاون کو فروغ دے گا، اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مہارت کے تبادلے میں سہولت فراہم کرے گا۔ یہ درآمدی طریقہ کار، کوالٹی کنٹرول آپریشنز، سیمپلنگ، ٹیسٹنگ، پیکیجنگ اور لیبلنگ سے متعلق تکنیکی تبادلے کو بھی قابل بنائے گا۔ مشترکہ کمیشن کی میٹنگ کے دوران ہندوستان اور مراکش کے درمیان 2026-2030 کے لیے ثقافتی تبادلے کے پروگرام پر بھی دستخط کیے جانے کی امید ہے۔ یہ پروگرام فنکاروں اور پیشہ ور افراد کے تبادلوں، تہواروں اور نمائشوں میں شرکت، ورثے کے تحفظ میں تعاون، اور عجائب گھروں، لائبریریوں اور آرکائیول اداروں کے درمیان مضبوط روابط کے ذریعے ثقافتی تبادلوں اور تعاون کو فروغ دے گا۔ ہندوستان اور مراکش کے درمیان دیرینہ اور قریبی تعلقات ہیں، جن میں دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو مزید وسعت دینے کی نمایاں صلاحیت موجود ہے۔ دوطرفہ تجارتی سامان کی تجارت 2025 میں تقریباً 4 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی۔ مراکش کو ہندوستان کی بڑی برآمدات میں ریفائنڈ پیٹرولیم، دواسازی، گاڑیاں، مصنوعی ٹیکسٹائل، کھانے کی مصنوعات اور مسالے شامل ہیں، جب کہ مراکش کی ہندوستان کو کی جانے والی بڑی برآمدات میں فاسفیٹ اور کھاد شامل ہیں۔ دورے کے ایک حصے کے طور پر، شری جتن پرساد مراکشی رہنماؤں کے ساتھ دوطرفہ اور اعلیٰ سطحی ملاقاتیں کریں گے۔ وہ ہندوستان مراکش جوائنٹ بزنس فورم میں بھی شرکت کریں گے اور تجارتی برادری کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری، شراکت داری اور مشترکہ منصوبوں کے نئے مواقع کی نشاندہی کریں گے۔

صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو یوم اساتذہ 2026 کے موقع پر

HEIs اور پولی ٹیکنک کے 21 اساتذہ کو قومی ایوارڈ دیں گی

نئی دہلی: صدر جمہوریہ ہند شریمتی دروپدی مرمو 5 ستمبر 2026 کو نئی دہلی کے وگیان بھون میں اعلیٰ تعلیمی اداروں اور پولی ٹیکنک کے 21 اساتذہ/فیکلٹیوں کو اساتذہ سے نوازیں گی۔ اس سال، مرکزی ایچ ای آئیز سے 12 اساتذہ/فیکلٹی، تین سرکاری اور دو نجی کالجوں سمیت ریاستی یونیورسٹیوں سے پانچ، اور دو سرکاری اور دو نجی پولی ٹیکنک سمیت چار پولی ٹیکنک سے، کو ایوارڈز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ NAT، 2026 کے لیے نامزدگیوں کو آن لائن موڈ میں راشٹریہ پرسکار پورٹل www.awards.gov.in کے ذریعے مدعو کیا گیا تھا اور اس میں جن بھاگیداری کے حصے کے طور پر خود، ادارہ جاتی اور ہم مرتبہ نامزدگی کے انتظامات شامل تھے۔ 26 مئی سے 20 جولائی 2026 تک نامزدگیاں طلب کی گئیں۔ یہ ایوارڈ مثالی اساتذہ/فیکلٹی ممبران کو دیا جاتا ہے اور انتخاب ان کی کارکردگی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، جیسا کہ تدریسی سیکھنے کی تاثیر، آؤٹ ریچ سرگرمیاں، تحقیق اور اختراع، اور سپانسر شدہ تحقیق/فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام/مشاورت کی تدریس سمیت متعدد پیرامیٹرز کے خلاف فیصلہ کیا جاتا ہے۔ انتخاب کے طریقہ کار میں دوقدمی عمل شامل ہے: (i) نامزد افراد کی ابتدائی شارٹ لسٹنگ کے لیے ابتدائی سرچ کم اسکریننگ کمیٹی کے ذریعے تشخیص اور (ii) جیوری کی کمیٹی کے ذریعہ شارٹ لسٹ کردہ نامزد افراد میں سے ایوارڈ حاصل کرنے والوں کا انتخاب۔ یہ 2023 میں تھا کہ اساتذہ کو قومی ایوارڈز کی چھتری کے تحت ایچ ای آئی اور پولی ٹیکنک کے لئے دو زمروں کے ایوارڈز کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس وقت تک یہ ایوارڈ صرف اسکول کے اساتذہ کو ہی دیا جاتا تھا۔ ایوارڈز کے دائرہ کار کو قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے وژن کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے وسیع کیا گیا تھا جس میں یہ تصور کیا گیا تھا کہ تعلیمی ماحولیاتی نظام میں عمدگی کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے انعامات اور تسلیمات جیسی ترغیبات سے نوازا جانا چاہیے۔

ونتارا کا عالمی وژن۔انڈونیشیا کی

حیرت انگیز حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کیلئے مشن کا آغاز

جکارتہ: انڈونیشیا کے وزیر جنگلات راجا جولی انٹونی نے پیر کے روز جکارتہ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران انڈونیشیا میں جنگلی حیات کی صحت اور ان کے قدرتی مسکن میں تحفظ (ان سِٹو کنزرویشن) کی کوششوں کو بڑے پیمانے پر وسعت دینے کا اعلان کیا۔ اس پروگرام کو 'ونتارا' کا تعاون حاصل ہے، جو دنیا کے سب سے بڑے جنگلی حیات کے تحفظ کے اقدامات میں سے ایک ہے۔ اسے ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اننت امبانی نے انڈونیشیا کی معروف جنگلی حیات کی تنظیم 'PT فونا لینڈ گروپ' کے ساتھ مل کر شروع کیا ہے۔ انٹونی نے کہا کہ "جنگلی حیات کا تحفظ آخرکار ہماری ہی ذمہ داری ہے۔ ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ انڈونیشیا کے پاس ایسی سہولیات، مہارت اور وسائل موجود ہوں جن کے ذریعے ہم اپنی جنگلی حیات کی دیکھ بھال کرسکیں، چاہے انہیں ہماری ضرورت کہیں بھی ہو۔ اس شراکت داری کے ذریعے ہم جنگلی حیات کی صحت اور تحفظ سے متعلق اپنے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کررہے ہیں، جس میں ونتارا اپنے تجربے، مہارت اور وسائل کے ذریعے ہماری مدد کررہا ہے۔ اس تعاون کے تحت تمام سہولیات اور پروگراموں کی ملکیت، آپریشن اور انتظام انڈونیشیا کی حکومت اور متعلقہ حکام کے پاس ہوگا۔ اس سے یہ یقینی بنایا جائے گا کہ یہ سہولیات انڈونیشیا کی تحفظ سے متعلق ترجیحات اور آنے والی نسلوں کے لیے ہماری جنگلی حیات کی خدمت کرتی رہیں۔

ندیوں کے مسلسل بہاؤ سے لے کر جذبۂ ہمدردی تک'

پی ایم مودی نے سنسکرت سبھاشیت شیئر کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ہندوستانی علمی روایت، سناتن ثقافت اور اخلاقی اقدار سے بھرپور ایک سنسکرت سبھاشیت شیئر کیا۔ اس پیغام کے ذریعے وزیر اعظم نے کرونا، اطمینان اور مردانہ محنت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں باہمی تعاون، ہم آہنگی اور بھائی چارے کو مضبوط بنانے کا پیغام دیا۔ وزیر اعظم مودی مسلسل قدیم ہندوستانی شاستروں اور سنسکرت کے سبھاشیتوں کے ذریعے لوگوں کو مثبت سوچ، خود پر قابو اور عوامی فلاح کے راستے پر چلنے کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ اس سنسکرت سبھاشیت کا مفہوم ہے کہ دوسرے جانداروں کے تئیں دل میں کرونا اور رحم کا جذبہ رکھنے سے انسان کو حقیقی عزتِ نفس حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح زندگی میں اطمینان اور قناعت اختیار کرنے سے بے حد خواہشات اور لالچ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ شلوک میں مزید کہا گیا ہے کہ انسان کو اپنی محنت اور مردانگی کے ذریعے سستی اور کاہلی پر فتح حاصل کرنی چاہیے، جبکہ پختہ عزم اور مضبوط ارادے سے ذہن میں پیدا ہونے والے بے بنیاد شکوک وشبہات اور غیر ضروری دلائل کو ختم کرنا چاہیے۔

مسجد صرف نماز کی ادائیگی کی جگہ نہیں بلکہ عبادت، تلاوت قرآن، ذکر، دینی تعلیم، تربیت اور اصلاح کا مرکز ہے: انیس الرحمٰن قاسمی

مسجد اقصیٰ لالہ بھسارا، دلہن بازار، پٹنہ کا بابرکت سنگ بنیاد

پٹنہ: لالہ بھسارا، دلہن بازار میں مسجدِ اقصیٰ کی تعمیر کا بابرکت آغاز عمل میں آیا، جہاں امیر شریعت حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر علاقے کے علما، ائمہ، معززین اور بڑی تعداد میں اہل علاقہ موجود تھے۔ سنگِ بنیاد کی تقریب سے قبل خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف نماز کی ادائیگی کی جگہ نہیں بلکہ عبادت، تلاوتِ قرآن، ذکر، دینی تعلیم، تربیت اور اصلاح کا مرکز ہے، اس لیے جہاں مسجد کی ضرورت ہو وہاں اس کی تعمیر میں حصہ لینا بڑی سعادت ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو مساجد سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزاریں، قرآنِ کریم کی تلاوت کریں اور اپنی اولاد کو بھی مساجد سے وابستہ کریں۔ اذان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اذان دراصل نماز اور کامیابی کی طرف اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے۔ "حی علی الصلاۃ" کا مطلب نماز کی طرف آؤ اور "حی علی الفلاح" کا مطلب کامیابی کی طرف آؤ ہے۔ اس لیے اذان سن کر اس کا جواب دینا چاہیے اور مذکورہ کلمات پر "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہنا چاہیے۔ حضرت مولانا نے تعمیر مسجد میں اجتماعی تعاون کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مساجد پوری امت کی امانت ہیں۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے باہمی تعاون کے ساتھ حصہ لیا تھا، اسی جذبۂ اخوت کو زندہ رکھتے ہوئے آج بھی صاحبِ استطاعت مسلمانوں کو اپنی وسعت کے مطابق اللہ کے گھروں کی تعمیر میں تعاون کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کی تعمیر میں تعاون صرف ایک عمارت کی تعمیر میں حصہ لینا نہیں بلکہ اپنے لیے، اپنے والدین اور اپنے مرحومین کے لیے صدقۂ جاریہ کا سامان کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنہیں مال عطا فرمایا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ مساجد اور دینی اداروں کی تعمیر وترقی میں اخلاص کے ساتھ حصہ لیں۔ اس موقع پر علما اور اہل علاقہ نے مسجدِ اقصیٰ کی تعمیر کو بھرپور تعاون کے ساتھ جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اسے نماز، قرآن، ذکر، دینی تعلیم وتربیت اور اصلاحِ معاشرہ کا مرکز بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ تقریب کے اختتام پر حضرت امیرِ شریعت نے مسجدِ اقصیٰ کی جلد تکمیل، آبادکاری اور تمام معاونین کے لیے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو علاقے کے لیے ہدایت، علم، عبادت، اتحاد اور اصلاح کا عظیم مرکز بنائے اور اسے تمام معاونین اور ان کے مرحومین کے لیے صدقۂ جاریہ فرمائے۔

AIIA نے آیوروید پر مبنی زچگی کی فلاح وبہبود کو

مضبوط بنانے کیلئے 'گاربھنی مترا' کورس کا آغاز کیا

نئی دہلی: آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیوروید نئی دہلی، آیوش کی وزارت کے تحت ایک خود مختار اعلیٰ ادارہ، نے 2026-2027 کے تعلیمی سیشن کے لیے گربھنی مترا کورس متعارف کرایا ہے۔ یہ اقدام ایک منظم صحت کی دیکھ بھال کی مہارت کی ترقی کا پروگرام ہے جس کا مقصد تربیت یافتہ افراد کو تیار کرنا ہے تاکہ حمل اور بعد از پیدائش کے دوران خواتین کو مناسب صحت کی تعلیم، طرز زندگی کی رہنمائی، اور کمیونٹی کی سطح پر مدد فراہم کی جاسکے۔ اس کورس کی جڑیں روایتی آیورویدک تصورات گربھنی پاریچاریہ (قبل از پیدائش کی دیکھ بھال)، سوتیکا پریچاریہ (بعد از پیدائش کی دیکھ بھال)، اور گربھدھناودھی (قبل از پیدائش کی دیکھ بھال) میں ہیں۔ پیر سے جمعہ 3:00PM اور 5:00 PM کے درمیان چلنے والے چھ ماہ کے آف لائن تربیتی پروگرام کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے، یہ شرکاء کو سہ ماہی کے لیے مخصوص غذایات، طرز زندگی میں تبدیلی، حمل سے محفوظ یوگا، مشقت کے دوران جذباتی مدد، نوزائیدہ بچوں کی مالش، اور بنیادی لائف سپورٹ پروٹوکول میں عملی مہارتوں سے آراستہ کرتا ہے۔ نصاب میں انفیکشن کنٹرول، سینیٹائزیشن، بائیومیڈیکل ویسٹ مینجمنٹ اور کام کی جگہ کی حفاظت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ سریتا وہار، نئی دہلی کے AIIA کیمپس میں پیش کردہ، کورس میں فی بیچ 20 طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ وہ امیدوار جنہوں نے ہندوستان میں کسی بھی تسلیم شدہ بورڈ سے سینئر سیکنڈری (10+2) کا امتحان پاس کیا ہے اور ان کی عمر کم از کم 18 سال ہے درخواست دینے کے اہل ہیں۔ وہ امیدوار جو فی الحال اپنے 12ویں جماعت کے نتائج کا انتظار کررہے ہیں وہ بھی عارضی درخواستیں جمع کرسکتے ہیں۔ کورس مکمل کرنے کے بعد، امیدوار گربھنی مترا اسسٹنٹ، قبل از پیدائش/بعد از پیدائش کی دیکھ بھال کے معاون، پیدائش سے پہلے کی فلاح وبہبود کے رہنما اور زچگی کی صحت کے معاون کارکن کے طور پر کردار ادا کرسکتے ہیں، آیوش مراکز، میٹرنٹی کلینک، این جی اوز، کمیونٹی ہیلتھ پروجیکٹس اور فلاح وبہبود کے اداروں میں مواقع کے ساتھ۔ گربھنی مترا پہل طبی قبل از پیدائش کی دیکھ بھال کو تبدیل کرنے کے بجائے مکمل کرتی ہے۔ روٹین چیک اپ، تشخیصی ٹیسٹ، اور بلڈ پریشر اور ہیموگلوبن کی نگرانی ضروری ہے۔ تربیت یافتہ گربھنی مترا انتباہی علامات کی نشاندہی کرکے اور مستند ڈاکٹروں اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کو بروقت ریفرل کرنے کے ذریعے حاملہ خواتین کی مدد کرتے ہیں۔ درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2026 ہے۔

آرٹیکل ۳۴۱ رسے مذہبی پابندی ختم کرکے محرومو

پسماندہ مسلم ذاتوں کو بھی ایس سی ریزرویشن کا فائدہ دیا جائے: ڈاکٹر محمد انور

حاجی پور رپٹنہ: مہادلت مسلم فاؤنڈیشن کے زیراہتمام پٹنہ کے دروگا رائے پتھ واقع مجاہدِ آزادی بھون میں دلت۔مسلم مکالمہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت مہادلت مسلم فاؤنڈیشن کے بانی وقومی صدر ڈاکٹر محمد انور نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ادریسیہ درزی فیڈریشن، بہار کے ریاستی صدر راجو وارثی نے انجام دیے۔ پروگرام میں بہار کے مختلف اضلاع سے آئے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ پروگرام میں دلت، انتہائی پسماندہ، پسماندہ اور بالخصوص محروم مسلم طبقات کے سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور سیاسی حقوق پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ مقررین نے آئین میں مساوات، سماجی انصاف اور نمائندگی کے حقوق کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ کانگریس کے ریاستی صدر راجیش رام نے کہا کہ موجودہ حالات میں دلتوں، انتہائی پسماندہ طبقات اور خصوصاً انتہائی پسماندہ مسلمانوں کے مسائل، حقوق اور سماجی انصاف کے سوال پر بامعنی مکالمہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کی سماجی انصاف کی مہم کا بنیادی نعرہ ہے: "جس کی جتنی حصے داری، اس کی اتنی حصے داری"۔ معاشرے کے ہر محروم اور پسماندہ طبقے کو اس کا حق، عزت اور نمائندگی ملنی چاہیے۔ سماجی انصاف کی اس جدوجہد کو گاؤں گاؤں اور معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ سابق وزیر و راجد پارٹی کے ایس سی/ایس ٹی سیل کے قومی صدر جناب شیوچندر رام نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ملک کو آئین دے کر محروم اور استحصال زدہ طبقات کو آئینی حقوق اور اقتدار میں شراکت کا راستہ دکھایا۔ انہوں نے سماجی انصاف کی جدوجہد کو مضبوط بنانے کے لیے اتحاد کی اپیل کی۔ سابق وزیر و راجد پارٹی کے لیڈر جناب اسرائیل منصوری نے کہا کہ سماجی انصاف، مساوات، عزت اور حقوق کی لڑائی کو مضبوط کرنے کے لیے اس طرح کے مکالمے انتہائی ضروری ہیں۔ باہمی بھائی چارے، اتحاد اور مشترکہ آواز کے ساتھ محروم اور پسماندہ طبقات کے حقوق کی جدوجہد کو آگے بڑھانے کا عزم کرنا ہوگا۔ مہادلت مسلم فاؤنڈیشن کے قومی صدر ڈاکٹر محمد انور نے بہار بھر سے آئے دھوبی (ہواری) سماج اور تمام طبقات کے لوگوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ سماجی انصاف کے مسائل کو لے کر فاؤنڈیشن آنے والے دنوں میں اپنی جدوجہد مزید تیز کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 341 میں موجود مذہبی پابندی ختم کرنے کے مطالبے کو لے کر تحریک جاری رہے گی۔ ادریسیہ درزی فیڈریشن، بہار کے ریاستی صدر راجو وارثی نے کہا کہ آرٹیکل 341 سے مذہبی پابندی ختم کیے بغیر جدوجہد نہیں رکے گی۔ محروم طبقات کو آئینی حقوق اور عزت دلانے کے لیے وسیع اتحاد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے 10 ستمبر 2026 کو پٹنہ کے رویندر بھون میں منعقد ہونے والے ویر عبدالحمید شہادت دیوس تقریب سہ ادریسیہ درزی حقوق کانفرنس میں شرکت کے لیے تمام لوگوں کو دعوت دی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی۔ ہاکرس فورم سہ انصاف کے جنرل سکریٹری اور سی پی آئی رہنما عرفان احمد فاطمی نے کہا کہ ان کی پارٹی محروم طبقات کے مطالبات کی حمایت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں اگر این ڈی اے کی جانب سے آرٹیکل 341 سے مذہبی پابندی ختم کرنے کے لیے کوئی بل لایا جاتا ہے تو وہ اس کی مکمل حمایت کریں گے۔ کیپٹن عبدالحمید ہواری نے کہا کہ آرٹیکل 341 میں مذہبی پابندی عائد کیے جانے کے سبب دھوبی (ہواری) سماج سمیت محروم مسلم ذاتوں کو ریزرویشن کے حق سے محروم کیا گیا ہے۔ انہوں نے سماج کو متحد ہوکر اپنے آئینی حقوق کے لیے جدوجہد تیز کرنے کی اپیل کی۔ ایوا فاؤنڈیشن کی بانی اور ہائی کورٹ کی وکیل سوینہ علی نے کہا کہ مسلم سماج کی کئی ذاتوں کی سماجی اور اقتصادی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تنظیم محروم طبقات کو انصاف دلانے کی جدوجہد کررہی ہے اور آنے والے دنوں میں اقوام متحدہ کے سامنے بھی مسلم سماج کے محروم طبقات کی سماجی واقتصادی صورتحال کو مضبوطی سے پیش کیا جائے گا۔ انصاف حق منچ کے ریاستی صدر سورج کمار سنگھ نے کہا کہ 2014 کے بعد مسلم نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزامات میں گرفتار کیے جانے کے معاملات میں ان کی تنظیم نے انصاف کی لڑائی لڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم سماج کو آبادی کے تناسب سے سیاسی حصے داری دلانے کیلئے 'حق نمائندگی، امیدیں بہار' تحریک کو پورے بہار میں تیز کیا جارہا ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

انسان کی خلافت، علم اور توبہ کا پیغام

سورۂ بقرہ کی آیات ۳۰ تا ۳۷ کی روشنی میں درسِ قرآن

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام للیتا پارک میں مغرب کی نماز کے بعد درسِ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ یہ پروگرام ناظم سرکل جماعت اسلامی ہند للیتا پارک ایس ٹی رضا صاحب کی رہائش گاہ کے کانفرنس ہال میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں سورۂ بقرہ کی آیات نمبر 30 سے 37 تک کی تلاوت، ترجمہ اور تفسیری تشریح پیش کی گئی۔ درسِ قرآن پیش کرتے ہوئے امیرِ مقامی فلاح الدین فلاحی نے ان آیات کی روشنی میں انسان کی تخلیق، زمین پر اس کی ذمہ داری، علم کی اہمیت، تکبر کے انجام، شیطان کے بہکاوے، توبہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا۔ فلاح الدین فلاحی نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ وہ زمین میں ایک خلیفہ بنانے جا رہے ہیں تو فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا ایسی مخلوق کو زمین میں خلیفہ بنایا جائے گا جو وہاں فساد برپا کرے گی اور خون بہائے گی، جبکہ ہم تیری حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام اشیا کے ناموں کا علم عطا فرمایا اور انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ۔ فرشتوں نے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں عطا کیا ہے۔ بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے سے انسان کی علمی صلاحیت اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتِ علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ انسان کو علم حاصل کر کے اسے خیر، بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے استعمال کرنا چاہیے، جبکہ علم کے ساتھ عاجزی بھی ضروری ہے۔ فلاح الدین فلاحی نے مزید بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا۔ اس کے نتیجے میں وہ کافروں میں شامل ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ ابلیس کا واقعہ واضح کرتا ہے کہ تکبر انسان کو حق قبول کرنے سے روک دیتا ہے اور حق کے مقابلے میں غرور و سرکشی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ درس میں حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے جنت میں قیام اور شیطان کے بہکاوے کا بھی ذکر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں رہنے اور وہاں سے اپنی مرضی کے مطابق کھانے کی اجازت دی، البتہ ایک مخصوص درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا۔ شیطان نے انہیں بہکایا اور وہ جنت سے زمین پر آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسانوں میں بعض کے لیے بعض دشمن ہوں گے اور انہیں ایک مقررہ مدت تک زمین میں رہنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان آیات کا ایک اہم پیغام یہ بھی ہے کہ انسان سے غلطی ہو جائے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے رب کی طرف رجوع اور توبہ کرنی چاہیے۔ حضرت آدمؑ نے اپنے رب سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور بندے کے لیے اصلاح کا دروازہ کھلا ہونے کی بڑی امید موجود ہے۔ پروگرام میں ناظم سرکل للیتا پارک ایس ٹی رضا صاحب، امیدوار رکن اطہر حسین صاحب، ثناء اللہ فاروقی صاحب، مسرور عالم صاحب اور صلاح الدین صاحب سمیت دیگر افراد نے شرکت کی۔ محمد عادل صاحب، سب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب، بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پروگرام کی ایک خاص اور قابلِ ذکر بات یہ رہی کہ ہرشت مشرا، جو ایک غیر مسلم نوجوان، ریسرچ اسکالر اور ملازمت پیشہ ہیں اور پی جی میں مقیم ہیں، پہلی مرتبہ حق کی تلاش میں اس درسِ قرآن میں شریک ہوئے۔ ان کی شرکت نے پروگرام کے دعوتی اور فکری پہلو کو مزید نمایاں کیا۔ واضح رہے کہ ایس ٹی رضا صاحب جماعت اسلامی ہند للیتا پارک سرکل کے ناظم ہونے کے ساتھ ساتھ روزنامہ دورِ جدید کے ایڈیٹر اور مسجد ایک مینار کے متولی بھی ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر سورۂ بقرہ کی آیات 30 تا 37 میں موجود علم، ذمہ داری، عاجزی، شیطان سے ہوشیار رہنے، توبہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پیغام کو عملی زندگی میں اپنانے پر زور دیا گیا۔

راہل گاندھی کے بیان سے کانگریس کا فسطائی چہرہ بے نقاب

راہل گاندھی کے ابھی تک کے آر ایس ایس مخالف بیانات سے عام لوگوں میں تاثر تھا کہ مستقبل میں کانگریس کی پالیسی فسطائیت سے پاک صاف ہوگی

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ماضی میں ملک میں زیر اقتدار رہی کانگریس کا فسطائی چہرہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اس نے ہمیشہ مسلمانوں کو دھمکانے کے لئے آر ایس ایس کو تحفظ فراہم، اور مسلمانوں کو دھمکا کر ووٹ حاصل کرنے کا کام کیا ہے۔ راہل گاندھی کے ابھی تک کے آر ایس ایس مخالف بیانات سے عام لوگوں میں تاثر تھا کہ مستقبل میں کانگریس کی پالیسی فسطائیت سے پاک صاف ہوگی، لیکن حالیہ دنوں میں سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو ویڈیوں میں راہل گاندھی نے اپنے بیان میں واضح کیا ہے کہ وہ آر ایس ایس کو تحفظ فراہم کریں گے، ایسے میں ایک اہم سوال ہے کہ کیا مسلمان پھر کانگریس کو ووٹ دے گا؟ جبکہ کانگریس سے وابستہ مسلم لیڈران مسلمانوں کو باور کراتے ہیں کہ راہل گاندھی کی قیادت میں فسطائیت کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ مسلم لیڈران راہل گاندھی کے آر ایس ایس کو تحفظ فراہم کرنے پر اب کیا صفائی دیں گے، اصل میں کانگریس کے ماضی و مستقبل کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ کانگریس اقتدار میں آنے پر پھر وہی کام کرے گی جو ماضی میں کیا ہے۔ انہوں نے راہل گاندھی کے آر ایس ایس کو تحفظ فراہم کرنے کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی کے بیان سے کانگریس کا فسطائی چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ مبینہ سیکولر یزم کے نام پر فسطائیت کو فروغ دینے والی کانگریس گرگٹ کی طرح رنگ تبدیل کرتی ہے، کبھی آر ایس ایس کے خلاف بیان دے کر مسلمانوں کو تاثر دینے کی کوشش کرتی ہے کہ مستقبل میں کانگریس بلکل فسطائیت سے پاک ہوگی، اور اب راہل گاندھی آر ایس ایس کو تحفظ فراہم کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ جو منفی کردار ادا کیا ہے، اور ان کے ووٹوں کے بدلے میں فسادات کا تحفہ دے کر انہیں دلتوں سے ابتر درجہ میں جو پہنچانے کا کام کیا ہے، کیا مسلم سماج بھول گیا ہے۔ آر ایس ایس بی جے پی تو کھلے عام مسلم مخالف ہے، لیکن یہ جو مبینہ سیکولر پارٹیاں ہیں یہ پوشیدہ طور پر سب سے بڑی مسلم مخالف پارٹیاں ہیں، جنہوں نے اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ کوئی ایسا کام نہیں کیا، جس کی مثال پیش کی جا سکے۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ پیس پارٹی روزِ اول سے ان مبینہ سیکولر پارٹیوں کو ان کی پالیسیوں سے آگاہ کر رہی ہے۔ مگر جب انتخاب کا وقت آتا ہے تو مسلمانوں کو ان مبینہ سیکولر پارٹیوں میں اپنا مستقبل روشن نظر آنے لگتا ہے، اور وہ گمراہ ہو کر تاریکی میں چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کا انتباہ کیا کہ ان بھیڑ کی کھال میں چھپے بھیڑیوں کی شناخت کرتے ہوئے پیس پارٹی کے پرچم کے نیچے جمع ہو کر اپنا سیاسی مستقبل روشن بنائیں۔

بھارتی ریلوے کا پینے کے پانی کے ٹینکوں اور فلٹرز کی صفائی اور جراثیم کشی کیلئے خصوصی مہم کا آغاز

یہ پہل ہندوستانی ریلوے میں پینے کے پانی کے معیار کے انتظام کو مضبوط بنانے کے وسیع تر ایکشن پلان کا حصہ ہے

نئی دہلی: انڈین ریلویز نے ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کے لیے پینے کے صاف اور محفوظ پانی کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے پینے کے پانی کے ٹینکوں اور فلٹریشن سسٹم کی صفائی اور جراثیم کشی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے پورے ریلوے نیٹ ورک میں ایک خصوصی صفائی مہم شروع کی ہے۔ یہ پہل ہندوستانی ریلوے میں پینے کے پانی کے معیار کے انتظام کو مضبوط بنانے کے وسیع تر ایکشن پلان کا حصہ ہے۔ ایکشن پلان صرف پائپ کے اختتام پر پانی کی جانچ پر انحصار کرنے کے بجائے، ذریعہ اور استعمال کے مقام پر پانی کے معیار کی جانچ کے ساتھ ساتھ پینے کے پانی کے پورے نظام کے بار بار معائنہ اور دیکھ بھال پر زور دیتا ہے۔ مہم کے دوران، زونل ریلوے پانی کے ذرائع، ٹریٹمنٹ اور فلٹریشن پلانٹس، زیر زمین اور اوور ہیڈ ٹینک، پی وی سی ٹینک، واٹر بوتھ، نلکوں اور پانی کی فراہمی کے پوائنٹس کا جامع معائنہ کرے گا۔ پینے کے پانی کے تمام ٹینکوں کو نکالا جائے گا، صاف کیا جائے گا، صاف کیا جائے گا اور جراثیم سے پاک کیا جائے گا۔ پرندوں، جانوروں اور طحالب سے تنگ کور اور وینٹوں اور اوور فلو پوائنٹس کے مناسب تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔ یہ ڈرائیو ان خامیوں کی بھی نشاندہی کرے گی جن کیلئے اصلاحی کارروائی کی ضرورت ہے۔ خراب شدہ ٹینکوں، پائپ لائنوں اور فلٹرز کی مرمت یا تبدیلی کی جائے گی، جہاں ضرورت ہو، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ پینے کے قابل اور غیر پینے کے پانی کے نظام کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔ پینے کے پانی کے سرکٹ کا حصہ بننے والی تمام پائپنگ کی لیکیج اور پانی کے ضیاع کو روکنے کیلئے ضروری اصلاحی اقدامات کی بھی جانچ کی جائے گی۔ ان مقامات پر خصوصی توجہ دی جائے گی جہاں پینے کے پانی کو نکالنے کیلئے ہینڈ پمپ اور بورویل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ زونل ریلوے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ایسے نظاموں کا پانی آلودگی سے پاک رہے اور پینے کے قابل استعمال کے لیے محفوظ رہے۔ پانی کے معیار کے انتظام کو مضبوط بنانا وسیع تر ایکشن پلان کے حصے کے طور پر، ریلوے بورڈ نے زونل ریلوے کو مشورہ دیا ہے کہ وہ واٹر کولرز اور پانی صاف کرنے کے نظام کا جامع معائنہ کریں۔ کولروں میں پانی کے ٹینکوں کو اچھی طرح سے صاف کیا جائے گا، کولروں، پائپ لائنوں اور نلکوں میں رساؤ کو فوری طور پر دور کیا جائے گا، اور واٹر کولر ڈسپنسنگ ایریاز کے ارد گرد 100 فیصد حفظانِ صحت کو یقینی بنایا جائے گا۔ پانی کے کولروں کیلئے UV/RO پیوریفیکیشن سسٹم کو مناسب کام کرنے کے لیے چیک کیا جائے گا اور جہاں ضرورت ہو فراہم کی جائے گی۔ فلٹر موم بتیاں اور دیگر اجزاء کی مقررہ دیکھ بھال، سروسنگ، اوور ہالنگ اور بروقت تبدیلی کا کام جہاں بھی واجب ہو وہاں کیا جائے گا۔ نئے یا متبادل UV/RO سسٹم، ان کی حالت اور ضرورت کی بنیاد پر، کو بھی مشن موڈ میں لیا جانا ہے۔ صفائی، طہارت اور معیار کی نگرانی کے لیے تجویز کردہ اقدامات واٹر وینڈنگ مشینوں پر بھی لاگو ہوں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس طرح کی سہولیات کے ذریعے فراہم کیا جانے والا پینے کا پانی ضروری حفاظتی اور حفظانِ صحت کے معیارات پر پورا اترتا ہے۔

بھارت مصر شراکت داری عالمی

جنوب کے مستقبل کیلئے نئی اسٹریٹجک قوت بن سکتی ہے

نئی دہلی: بھارت اور مصر کے تعلقات روایتی دوستی سے آگے بڑھتے ہوئے ایک اہم اسٹریٹجک شراکت داری کی شکل اختیار کر رہے ہیں، جو گلوبل ساؤتھ کے ممالک کے لیے تجارت، توانائی، ٹیکنالوجی اور عالمی اداروں میں زیادہ مؤثر نمائندگی کی نئی راہیں کھول سکتی ہے۔ 2026 میں بھارت کی BRICS صدارت کے دوران نئی دہلی اور قاہرہ کے درمیان بڑھتا تعاون خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ مصر کی جغرافیائی حیثیت اسے افریقہ، عرب دنیا اور بحیرہ روم کے درمیان ایک اہم مرکز بناتی ہے، جبکہ بھارت بحر ہند اور انڈو پیسیفک میں ایک بڑی اقتصادی اور اسٹریٹجک طاقت کے طور پر ابھرا ہے۔ دونوں ممالک مل کر انڈو پیسیفک، مغربی ایشیا، افریقہ اور بحیرہ روم کے درمیان ایک مؤثر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ بھارت اور مصر نے 2023 میں اپنے تعلقات کو باضابطہ طور پر اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا درجہ دیا تھا۔ اکتوبر 2025 میں پہلی بھارت مصر اسٹریٹجک ڈائیلاگ میں تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، دفاعی صنعت، مشترکہ تربیت، انسداد دہشت گردی اور انٹیلی جنس تعاون جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ فروری 2026 تک دونوں ممالک کے درمیان تقریباً 5 ارب ڈالر کی دوطرفہ تجارت اور مصر میں تقریباً 5 ارب ڈالر کی بھارتی سرمایہ کاری ریکارڈ کی گئی، جبکہ صحت، کھاد، گرین انرجی اور مہمان نوازی سمیت متعدد شعبوں میں مزید سرمایہ کاری کی تجاویز بھی سامنے آئیں۔ دونوں ممالک نے بھارت کی BRICS صدارت کے دوران باہمی تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ اقتصادی اعتبار سے سوئز کینال اکنامک زون بھارتی کمپنیوں کے لیے افریقہ، عرب دنیا اور یورپ تک رسائی کا اہم مینوفیکچرنگ اور لاجسٹکس مرکز بن سکتا ہے۔ مستقبل میں خوراک اور کھاد کی سلامتی، ادویات، گرین ہائیڈروجن، قابل تجدید توانائی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور بحری تجارت میں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مضمون کے مطابق بھارت اور مصر مشترکہ طور پر گلوبل ساؤتھ کے لیے زیادہ قابل رسائی ترقیاتی مالیات، ٹیکنالوجی کی منصفانہ منتقلی اور عالمی تجارتی و بحری راستوں کے تحفظ جیسے معاملات پر مضبوط آواز بن سکتے ہیں۔ بھارت کی BRICS قیادت نئی دہلی کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ گلوبل ساؤتھ کی قیادت کو محض سفارتی بیانات تک محدود رکھنے کے بجائے عملی اقتصادی تعاون میں تبدیل کرے، جبکہ مصر اس حکمت عملی کو عرب، افریقی اور بحیرہ روم کا اہم اسٹریٹجک محور فراہم کر سکتا ہے۔ اگر نئی دہلی اور قاہرہ خوراک، توانائی، بحری تجارت، ٹیکنالوجی اور ترقیاتی سرمایہ کاری کے شعبوں میں مستقل ادارہ جاتی تعاون قائم کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو یہ شراکت داری نہ صرف دونوں ممالک کے تعلقات کو مضبوط کرے گی۔

کاروبار میں آسانی کو فروغ دینے کیلئے

میڈیکل ڈیوائسز رولز ۲۰۱۷ میں ترمیم کی تجویز

نئی دہلی: حکومت نے ریگولیٹری تقاضوں کو آسان بنا کر، شفافیت میں اضافہ اور ملک میں جدید اور اختراعی طبی ٹیکنالوجیز تک بروقت رسائی کو آسان بنا کر کاروبار کرنے میں آسانی (EoDB) کو فروغ دینے کے لیے میڈیکل ڈیوائس سیکٹر میں کلیدی ریگولیٹری اصلاحات کی ہیں۔ ان اصلاحات میں تین اہم شعبوں میں میڈیکل ڈیوائسز رولز، 2017 میں ترامیم شامل ہیں۔ طبی آلات کی آؤٹ سورس جراثیم سے متعلق دفعات کو آسان بنانا، یکساں ٹیسٹنگ فیس کا تعارف اور کلینیکل تحقیقاتی تقاضوں کی چھوٹ کے لیے تسلیم شدہ دائرہ اختیار میں یورپی یونین کو شامل کرنا۔ میڈیکل ڈیوائسز رولز، 2017 کے رول 44 کی ترمیم شدہ دفعات کے تحت، آؤٹ سورس سٹرلائزیشن کی سہولیات حاصل کرنے والے مینوفیکچررز کو رول 25 کے تحت علیحدہ قرض کا لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، بشرطیکہ نس بندی کی سہولت میڈیکل ڈیوائسز رولز، 2017 کے تحت ایک درست لائسنس رکھتی ہو۔ اس سے پہلے، اندرون ملک نس بندی کی سہولت کے بغیر مینوفیکچررز کو نس بندی کی سرگرمیوں کے لیے الگ سے قرض کا لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ترمیم شدہ شق سے ریگولیٹری تعمیل کی ضروریات، دستاویزات، منظوری کی ٹائم لائنز اور متعلقہ اخراجات کو کم کیا جائے گا، جبکہ مینوفیکچررز کو جراثیم کشی کی خصوصی سہولیات سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا جائے گا۔ مزید برآں، میڈیکل ڈیوائسز رولز، 2017 میں ایک نواں شیڈول داخل کیا گیا ہے جس میں میڈیکل ڈیوائس ٹیسٹنگ لیبارٹریز کے ذریعے طبی آلات کی جانچ کے لیے یکساں فیس مقرر کی گئی ہے۔ یہ اقدام تمام لیبارٹریوں میں فیس کا معیاری اور شفاف ڈھانچہ قائم کرے گا، جس سے ٹیسٹنگ چارجز میں ابہام اور تغیرات کم ہوں گے۔ معیاری فیس کے ڈھانچے سے مینوفیکچررز اور درآمد کنندگان کو زیادہ پیشن گوئی فراہم کرنے، تنازعات کو کم کرنے، اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بنانے اور میڈیکل ڈیوائس ریگولیٹری فریم ورک میں شفافیت اور کارکردگی کو مزید مستحکم کرنے کی توقع ہے۔ ایک اور اہم اصلاحات میں، میڈیکل ڈیوائسز رولز، 2017 کے قاعدہ 63 میں ترمیم کی گئی ہے جس میں یورپی یونین (EU) کو تسلیم شدہ سخت ریگولیٹری دائرہ اختیار میں شامل کیا گیا ہے تاکہ طبی آلات کے بغیر طبی آلات کے لیے طبی تحقیقات کی ضروریات کو ختم کیا جا سکے۔ اس شرط کو فی الحال ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا اور جاپان تسلیم کرتے ہیں۔

اہم معدنیات کی سپلائی چین مضبوط بنانے کیلئے

بھارت اور جاپان کا نیا قدم، ری سائیکلنگ پر پہلی مشترکہ کانفرنس

نئی دہلی:۔ بھارت اور جاپان نے اہم معدنیات اور نایاب زمینی عناصر (Rare Earths) کی ری سائیکلنگ پر پہلی مشترکہ کانفرنس منعقد کی ہے، جس کا مقصد چین پر انحصار کم کرنا اور دونوں ممالک کے لیے زیادہ محفوظ اور مستحکم سپلائی چین تیار کرنا ہے۔ عالمی سطح پر اہم معدنیات کی پروسیسنگ اور سپلائی میں چین کی غالب حیثیت نے نئی دہلی اور ٹوکیو کے لیے معاشی سلامتی کو اہم ترجیح بنا دیا ہے۔ نئی دہلی میں جاپانی سفارت خانے میں منعقد ہونے والی India-Japan Economic Security Conference on Strengthening Critical Mineral Supply Chains through Recycling میں دونوں ممالک کی حکومتوں، نجی کمپنیوں، تھنک ٹینکس اور دیگر اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں معدنیات کی ری سائیکلنگ سے متعلق پالیسی، نئی ٹیکنالوجی، بین الاقوامی تعاون، منصوبوں کی فنانسنگ اور کاروباری شراکت داری پر بات چیت کی گئی۔ اہم معدنیات جدید معیشت کے لیے انتہائی اہم ہو چکی ہیں کیونکہ الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں، سیمی کنڈکٹرز، قابل تجدید توانائی، الیکٹرانکس اور دفاعی ٹیکنالوجی میں ان کا وسیع استعمال ہوتا ہے۔ چین کی مضبوط پوزیشن کے باعث بھارت اور جاپان استعمال شدہ الیکٹرانکس اور صنعتی مصنوعات سے قیمتی معدنیات دوبارہ حاصل کرنے کو متبادل سپلائی کا اہم ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ بھارت اور جاپان کے درمیان اہم معدنیات پر تعاون پہلے ہی وسیع ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک نے معدنی وسائل پر تعاون کا فریم ورک قائم کیا ہے، جبکہ جولائی 2026 میں جاری India-Japan Economic Security Cooperation فیکٹ شیٹ میں بھی critical mineral supply chains اور recycling کو دوطرفہ تعاون کے اہم شعبوں میں شامل کیا گیا تھا۔ یہ تعاون وسیع تر Quad حکمت عملی سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ مئی میں بھارت، جاپان، امریکہ اور آسٹریلیا نے اہم معدنیات اور توانائی کی سلامتی سے متعلق نئے اقدامات پر اتفاق کیا تھا، جس کا مقصد حساس سپلائی چینز کو زیادہ متنوع اور محفوظ بنانا ہے۔

بھارت اور بھوٹان کے تعلقات مزید مضبوط ہو رہے ہیں

گزشتہ سال کے دوران، دوطرفہ تعاون میں چار بڑے شعبوں میں تیزی آئی ہے

نئی دہلی: 1949 کی تاریخی روح پر مبنی اور 2007 کے دوستی کے معاہدے، بھارت بھوٹان دوطرفہ تعلقات نے خاموشی سے ماضی کی روایتی عطیہ دہندگان کی حرکیات کو ایک میں منتقل کر دیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران، دوطرفہ تعاون میں چار بڑے شعبوں میں تیزی آئی ہے۔ اقتصادی منصوبہ بندی، توانائی کی منتقلی، علاقائی رابطہ، مضمون اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ ہندوستان کی ترقیاتی شراکت داری کے ساتھ بھوٹان ایڈ ہاک منصوبوں سے مضبوطی سے منسلک ہو گیا ہے، منصوبہ بندی پر مبنی فریم ورک پانچویں ہندوستان۔ بھوٹان کی ترقی تعاون کی بات چیت ہندوستان کے ایک جامع جائزہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ پروجیکٹ ٹائیڈ اسسٹنس اسکیمیں جو صحت کی دیکھ بھال، شہری پر فوکس کرتی ہیں۔ انفراسٹرکچر اور ڈیزاسٹر لچک، جبکہ باقی شامل ہیں۔ بھوٹان کے اقتصادی محرک پروگرام کے لیے براہ راست بجٹ میں معاونت۔ یہ ڈھانچہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہندوستانی امداد مسلط نہ ہو۔ باہر لیکن بھوٹان کے اپنے قومی منصوبہ بندی کے چکر میں شامل ہے، رپورٹ میں کہا گیا کہ مقامی ملکیت اور اثر کو بڑھانا۔ بھوٹان کے وزیر اعظم شیرنگ ٹوبگے نے مبارکباد پیش کی۔ 80ویں آزادی کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کا پیغام ڈے نے ہندوستان کو "ایک مستحکم شراکت دار اور بڑا بھائی" قرار دیا۔ میں جواب میں، پی ایم مودی نے اس بات کی تصدیق کی کہ نئی دہلی اسے دل کی گہرائیوں سے پسند کرتا ہے۔ تھمپو کے ساتھ پائیدار تعلقات، ایک غیر متزلزل عزم پر زور دیتے ہوئے۔ بھوٹان کی خودمختاری، خوشحالی اور مجموعی قومی خوشی کے لیے مضمون بیان کرتا ہے۔ یہ ہندوستان کی جے ایس ڈبلیو انرجی کی مشترکہ تشکیل کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ بھوٹان کی ڈروک گرین پاور کارپوریشن (ڈی جی پی سی) کے ساتھ منصوبہ میں 920 میگاواٹ پناتسانگچھو-III ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ تیار کریں۔ وانگڈو فوڈرنگ۔ اس 49:51 مشترکہ منصوبے کے تحت، ڈی جی پی سی کے ساتھ اکثریت داؤ پر لگا کر، دونوں کمپنیاں مل کر کام کریں گی۔

بھارت مالدیپ شراکت داری میں تاریخی سنگِ میل

نئی دہلی: مالدیپ کے سب سے بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبے گریٹر مالے کنیکٹیویٹی پروجیکٹ نے اہم سنگِ میل عبور کر لیا ہے۔ مالے اور ولیمالے کو ملانے والے حصے کے سپر اسٹرکچر کا آخری سیگمنٹ نصب کر دیا گیا، جس کے ساتھ اس اہم حصے کا بنیادی ڈھانچہ مکمل ہو گیا ہے۔ تھِلا مالے پل کا یہ منصوبہ بھارت کے 500 ملین امریکی ڈالر کے گرانٹ اور لائن آف کریڈٹ پیکیج سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ مجموعی طور پر 6.74 کلومیٹر طویل پلوں اور کازویز کا یہ نیٹ ورک مالے، ولیمالے، گلہی فالو اور تھلافوشی کو آپس میں جوڑے گا۔ مالے ولیمالے حصے پر اب ریلنگ، واک ویز اور سڑک کی سطح سمیت تکمیلی کام باقی ہیں، جبکہ گلہی فالو اور تھلافوشی تک منصوبے کے دیگر حصوں پر کام جاری ہے۔ اس کے باوجود سب سے نمایاں حصے کے مرکزی ڈھانچے کی تکمیل کو منصوبے کی پیش رفت میں بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ بھارت اور مالدیپ کے درمیان ترقیاتی شراکت داری کی ایک نمایاں مثال بن کر سامنے آیا ہے۔ مالدیپ میں مختلف حکومتوں کے ادوار کے باوجود بھارت نے منصوبے پر کام جاری رکھا، جس سے طویل مدتی ترقیاتی تعاون اور منصوبوں کی تکمیل کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ پل کی تکمیل سے ولیمالے کی مالے کے ساتھ براہ راست زمینی رابطہ قائم ہوگا، جس سے مقامی آبادی، کاروبار اور زیر تعمیر اسپتال تک رسائی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ دوسری جانب تھلافوشی میں مرکزی بندرگاہ کی منتقلی اور گلہی فالو میں رہائشی ترقی کے منصوبوں کے باعث یہ رابطہ مستقبل میں مالدیپ کی معیشت، تجارت اور شہری ترقی کے لیے بھی اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ گریٹر مالے کنیکٹیویٹی پروجیکٹ محض ایک پل نہیں بلکہ بھارت مالدیپ تعلقات میں عملی تعاون کی ایک نمایاں علامت بن رہا ہے، جو دونوں ممالک کی شراکت داری کو زمینی سطح پر مضبوط بنانے کے ساتھ ہزاروں مالدیپی شہریوں کے لیے بہتر رابطے اور نئے اقتصادی مواقع فراہم کرے گا۔ مالے اور ولیمالے کو آپس میں جوڑنے والے حصے کے سپر اسٹرکچر کا آخری سیگمنٹ کامیابی سے نصب کر دیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ بھارت کی طرف سے فراہم کردہ 500 ملین امریکی ڈالر کے گرانٹ اور لائن آف کریڈٹ پیکیج کے تحت تیار کیا جا رہا ہے۔ اس نیٹ ورک کے تحت مجموعی طور پر 6.74 کلومیٹر طویل پل اور کازویز تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ یہ پل مالے، ولیمالے، گلہی فالو اور تھلافوشی جیسے اہم علاقوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرے گا۔ تکمیلی کام: مالے-ولیمالے سیکشن پر اب ریلنگ، واک ویز (پیدل چلنے کا راستہ) اور سڑک کی سطح کو ہموار کرنے کا کام باقی ہے۔

ہیرا گروپ حامیوں کا صدر جمہوریہ-وزیر اعظم اور چیف جسٹس کو خط

ایجنسیوں کی غیر منصفانہ و عدالتی احکام کے مخالف کارروائی پر جانچ کا مطالبہ

نئی دہلی/حیدرآباد: ہیرا گروپ آف کمپنیز اور عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ سے متعلق جاری قانونی و انتظامی کارروائیوں کے درمیان کمپنی کے حامی سرمایہ کاروں کی جانب سے ملک کے اعلیٰ آئینی، عدالتی، حکومتی اور پارلیمانی عہدیداران کو ایک تفصیلی نمائندگی پیش کیے جانے کی اطلاع ہے۔ نمائندگی میں ہیرا گروپ کی جائیدادوں کی نیلامی، سرمایہ کاروں کے حقیقی دعووں اور (ایف ایف آئی او) کی فہرست کی مکمل جانچ سے قبل مزید کارروائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ نمائندگی صدرِ جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم ہند جناب نریندر مودی، چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریا کانت، مرکزی وزیر داخلہ جناب امت شاہ، مرکزی وزیر خزانہ محترمہ نرملا سیتارمن، مرکزی وزیر قانون و انصاف جناب ارجن رام میگھوال اور قائدِ حزبِ اختلاف لوک سبھا جناب راہل گاندھی کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ درخواست گزاروں نے متعلقہ حکام سے معاملے کا جائزہ لینے اور تمام متعلقہ فریقوں کے قانونی و مالی حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام کی اپیل کی ہے۔ نمائندگی کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ ہیرا گروپ کے معاملے میں جن کلیمینٹس یا سرمایہ کاروں کے دعووں کو کارروائی کی بنیاد بنایا جا رہا ہے، ان کی شناخت، اصل سرمایہ کاری، پہلے موصول شدہ رقم، منافع اور حقیقی بقایا رقم کی مکمل اور غیر جانب دارانہ تصدیق کی جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ اگر ایس ایف آئی او کی فہرست کو بنیاد بنا کر ہیرا گروپ کی جائیدادوں کی نیلامی کی جا رہی ہے تو سب سے پہلے اس فہرست کی ہر دعویدار کے دعوے کی علیحدہ علیحدہ جانچ اور تصدیق اور مالیاتی حسابات کا باہمی ملاپ ضروری ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ حقیقی دعویدار کتنے ہیں اور موجودہ تاریخ میں کمپنی پر قانونی طور پر کتنی رقم واجب الادا ہے۔ نمائندگی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دستیاب ایس ایف آئی او سے متعلق اعداد و شمار میں بعض مقامات پر کلیمینٹس کی تعداد، آئی بی جی ریکارڈ، "ایس ایف آئی او سے متعلق دستیاب معلومات و اعداد و شمار میں بعض مقامات پر دعویداروں کے تائیدی دستاویزات، سرمایہ کاری کے اعداد و شمار اور منافع سے متعلق اعداد و شمار میں فرق اور عدم مطابقت کے نکات سامنے آتے ہیں، جن کی غیر جانب دارانہ جانچ ضروری ہے۔" میں فرق اور عدم مطابقت کے نکات سامنے آتے ہیں، جن کی غیر جانب دارانہ جانچ ضروری ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق محض کسی فہرست میں نام موجود ہونے کو حتمی مالی ذمہ داری تصور کرنے کے بجائے ہر دعوے کی دستاویزی تصدیق کی جانی چاہیے۔ اس عمل سے حقیقی سرمایہ کاروں اور غیر تصدیق شدہ یا متنازع دعووں کے درمیان واضح فرق قائم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ نمائندگی میں متعلقہ حکام سے اپیل کی گئی ہے کہ جائیدادوں کی مزید نیلامی سے قبل یہ طے کیا جائے کہ: حقیقی اور تصدیق شدہ سرمایہ کار کتنے ہیں؛ ہر سرمایہ کار کی اصل سرمایہ کاری کتنی ہے؛ پہلے کتنی رقم واپس کی جا چکی ہے؛ منافع یا دیگر مدات میں کتنی رقم ادا ہوئی؛ موجودہ تاریخ میں حقیقی بقایا رقم کتنی ہے؛ اور ان واجبات کی ادائیگی کے لیے حقیقتاً کتنی جائیداد فروخت کرنا ضروری ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

یشسوی جیسوال اور اسیتھا فرنانڈو پر میچ فیس کا ۲۵ر فیصد جرمانہ

ہندوستان کے نوجوان اوپنر یشسوی جیسوال اور سری لنکا کے فاسٹ بولر اسیتھا فرنانڈو کو دوسرے ٹیسٹ کے پہلے روز میدان میں ہونے والی تلخ جھڑپ پر ان کی میچ فیس کا ۲۵ر فیصد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ دونوں کھلاڑیوں کے ڈسپلنری ریکارڈ میں ایک ایک ڈی میرٹ پوائنٹ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے نوجوان اوپنر یشسوی جیسوال اور سری لنکا کے فاسٹ بولر اسیتھا فرنانڈو کو دوسرے ٹیسٹ کے پہلے روز میدان میں ہونے والی تلخ جھڑپ پر ان کی میچ فیس کا ۲۵ر فیصد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ دونوں کھلاڑیوں کے ڈسپلنری ریکارڈ میں ایک ایک ڈی میرٹ پوائنٹ بھی شامل کیا گیا ہے۔ کولمبو کے سنہالیز اسپورٹس کلب (SSC) گراؤنڈ میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان دوسرے ٹیسٹ کے پہلے دن یہ واقعہ ٹیم انڈیا کی پہلی اننگز کے ۱۷ر ویں اوور میں پیش آیا۔ اسیتھا فرنانڈو نے یشسوی جیسوال کو ۴۵ر رن پر آؤٹ کیا۔ وکٹ حاصل کرنے کے بعد فرنانڈو نے جارحانہ انداز میں جشن منایا، جس کے بعد جیسوال واپس پویلین جانے کے بجائے بولر کی طرف گئے۔ دونوں کے درمیان کچھ الفاظ کا تبادلہ ہوا۔ اس دوران فرنانڈو نے اپنا سر جیسوال کی جانب کیا اور جیسوال بھی آگے بڑھے، جس کے نتیجے میں دونوں کے سروں کا آپس میں ٹکراؤ ہوگیا۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے دونوں کھلاڑیوں کو آئی سی سی کوڈ آف کنڈکٹ کے آرٹیکل ۲.۱۲ر کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا۔ یہ شق بین الاقوامی میچ کے دوران کسی کھلاڑی، امپائر، میچ ریفری یا دیگر فرد کے ساتھ نامناسب جسمانی رابطے سے متعلق ہے۔ دونوں نے اپنی خلاف ورزی تسلیم کرلی اور میچ ریفری اینڈی پائکرافٹ کی جانب سے تجویز کردہ سزا قبول کرلی، اس لیے باقاعدہ سماعت کی ضرورت نہیں پڑی۔ آئی سی سی کے مطابق جیسوال اور فرنانڈو دونوں کے گزشتہ ۲۴ر ماہ میں کوئی سابقہ جرم نہیں تھا۔ اس لیے یہ ان کے ڈسپلنری ریکارڈ میں پہلا ڈی میرٹ پوائنٹ ہے۔ آرٹیکل ۲.۱۲ر کی لیول ون خلاف ورزی میں کم از کم باضابطہ وارننگ جبکہ زیادہ سے زیادہ ۵۰ر فیصد میچ فیس کا جرمانہ اور ایک یا دو ڈی میرٹ پوائنٹس کی سزا دی جاسکتی ہے۔ واقعہ کے بعد جیسوال نے اپنے رویے کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کسی کو یہ معلوم نہیں کہ فرنانڈو نے ان سے کیا کہا تھا تو اسے فوری طور پر رائے قائم نہیں کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی حد پار کرے تو اسے جواب دینا ضروری ہے۔ تاہم ہندوستانی بیٹنگ کوچ ستھانشو کوٹک نے بھی تسلیم کیا تھا کہ جیسوال کو فرنانڈو کے اتنا قریب نہیں جانا چاہیے تھا اور انہیں اس موقع پر زیادہ احتیاط برتنی چاہیے تھی۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا جب جیسوال کی حالیہ فارم بھی زیادہ متاثر کن نہیں رہی۔ دوسرے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں انہوں نے ۵۳ر گیندوں پر ۴۵ر رنز بنائے، جس میں ۹ر چوکے شامل تھے، لیکن اچھی شروعات کو بڑی اننگز میں تبدیل نہیں کر سکے۔ پہلے ٹیسٹ میں بھی وہ پہلی اننگز میں ۳۲ر اور دوسری اننگز میں صفر پر آؤٹ ہوئے تھے۔ جرمانے کے بعد اب جیسوال اور فرنانڈو دونوں کے لیے توجہ دوبارہ میدان میں کارکردگی اور کھیل کے نظم و ضبط پر مرکوز ہوگی۔

دھرو جوریل کی ناٹ آؤٹ سنچری، ہندوستان نے ۵۰۳ر رنز پر اننگز ڈکلیئر کردی

دھرو جوریل (ناٹ آؤٹ ۱۱۵ر رن) کی شاندار سنچری کی بدولت ہندوستان نے پیر کو دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن ۹ر وکٹ پر ۵۰۳ر رنز کا بڑا اسکور بنا کر اپنی پہلی اننگز ڈکلیئر کردی

دوسرے روز کا کھیل ختم ہونے تک سری لنکا نے اپنی پہلی اننگ میں 3 اوورز کا سامنا کیا اور 2 وکٹ کے نقصان پر صرف 8 رنز بنائے۔ پرسدھ کرشنا نے لہرو اڈارا جبکہ مانو ستھار نے پربھات جے سوریہ کو اپنا شکار بنایا۔ ہندوستان نے سری لنکا کے خلاف کولمبو میں جاری دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوسرے روز اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ بارش سے متاثرہ میچ میں ہندوستانی ٹیم نے پہلی اننگز 503/9 کے اسکور پر ڈکلیئر کی اور دوسرے روز کا کھیل ختم ہونے تک سری لنکا کی 2 وکٹیں بھی حاصل کر لیں۔ اتوار کو ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے اتری ہندوستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگ 503/9 کے اسکور پر ڈکلیئر کی۔ ہندوستان نے 66 رنز کے اسکور تک کے ایل راہل اور یشسوی جیسوال کی صورت میں دونوں سلامی بلے بازوں کی وکٹیں گنوا دیں۔ کے ایل راہل 33 گیندوں پر 18 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ جیسوال نے 9 چوکوں کی مدد سے 45 رنز بنائے۔ اس کے بعد دیودت پڈیکل اور کپتان شبھمن گل کے درمیان تیسری وکٹ کے لیے 120 رنز کی شراکت داری ہوئی۔ گل نے 50 رنز بنائے، جس میں 6 چوکے شامل تھے۔ وکٹ کیپر بلے باز پنت پانچویں نمبر پر بلے بازی کے لیے اترے۔ انہوں نے صرف 15 گیندوں کا سامنا کیا تھا کہ کلائی کی چوٹ کے باعث پہلے روز میدان سے واپس لوٹنا پڑا۔ اس کے بعد رویندر جڈیجہ (43) نے پڈیکل کے ساتھ 74 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں پہنچایا۔ پڈیکل 12 چوکوں کی مدد سے 117 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ دوسرے ٹیسٹ کے دوسرے روز بارش کے باعث کھیل بار بار رکا۔ اس دوران پنت ایک بار پھر بلے بازی کے لیے اترے اور دھرو جوریل کے ساتھ 112 رنز کی شراکت داری کی۔ پنت نے 6 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 63 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ دھرو جوریل نے 11 باؤنڈریز کی مدد سے 115 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگ کھیلی۔ سری لنکا کی جانب سے اسیتھا فرنانڈو نے سب سے زیادہ 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پربھات جے سوریہ اور کیشرا انوانتھا نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔ ان کے علاوہ لہرو کمارا نے ایک وکٹ حاصل کی۔ دوسرے روز کا کھیل ختم ہونے تک سری لنکا نے اپنی پہلی اننگ میں 3 اوورز کا سامنا کیا اور 2 وکٹوں کے نقصان پر صرف 8 رنز بنائے۔ پرسدھ کرشنا نے لہرو اڈارا (1) کو اپنا شکار بنایا، جس کے بعد مانو ستھار نے پربھات جے سوریہ (2) کو آؤٹ کیا۔ فی الحال سری لنکا کی ٹیم ہندوستان سے 495 رنز پیچھے ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستانی ٹیم نے پہلا ٹیسٹ میچ 165 رنز سے اپنے نام کیا تھا، جس کے بعد سیریز کا یہ آخری مقابلہ فیصلہ کن بن گیا ہے۔ دھرو جوریل (ناٹ آؤٹ ۱۱۵ر رن) کی شاندار سنچری کی بدولت ہندوستان نے پیر کو دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن ۹ر وکٹ پر ۵۰۳ر رنز کا بڑا اسکور بنا کر اپنی پہلی اننگز ڈکلیئر کردی۔ سری لنکا نے اس کے جواب میں کھیل ختم ہونے تک اپنے ۲ر وکٹ صرف ۸ر رنز پر گنوا دیے۔ پرسدھ کرشنا اور مانو ستھار نے ایک ایک وکٹ حاصل کیا۔ سری لنکا ابھی ہندوستان کے اسکور سے ۴۹۵ر رنز پیچھے ہے۔ اس میچ کے پہلے ۲ر دن پوری طرح ہندوستان کے نام رہے ہیں۔ بارش نے ضرور دوسرے دن کافی وقت ضائع کیا۔ اگلے ۳ر دن بھی بارش کے اثر انداز ہونے کی پوری امید ہے۔ ایسے میں ہندوستانی گیند باز سری لنکا کی پہلی اننگز جلد از جلد سمیٹنے کی پوری کوشش کریں گے۔ ہندوستان نے چائے کے وقفے تک سری لنکا کے خلاف ۸ر وکٹ پر ۴۷۵ر رنز بنا کر میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی۔ بارش آنے کے باعث دوسرا سیشن جلد ختم ہوگیا، دھرو جوریل ۹۵ر رنز پر کھیل رہے تھے۔ کھانے کے وقفے کے وقت ۵۹ر رنز پر ناٹ آؤٹ رہنے والے جورل نے اننگز کو سنبھالے رکھا اور اپنی دوسری ٹیسٹ سنچری سے صرف ۵ر رنز دور تھے کہ ۱۳۱.۲ر اوور میں بارش کے باعث کھیل روکنا پڑا۔ تاہم چائے کے وقفے کے بعد کھیل شروع ہونے کے بعد انہوں نے اپنی سنچری مکمل کرلی۔ جوریل نے ۱۷۷ر گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۱۱۵ر رنز کی اپنی اننگز میں ۹ر چوکے اور ۲ر چھکے لگائے۔ ان کے ساتھ پرسدھ کرشنا ۴ر رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔ جیسے ہی پرسدھ نے چوکا لگا کر ہندوستان کے ۵۰۰ر رنز مکمل کیے، کپتان شبھمن گل نے فوراً دونوں کو واپس آنے کا اشارہ کردیا۔

سنسناٹی اوپن: فائنل میں ٹیافو اور فلس کے درمیان مقابلہ

آرتھر فلس اور فرانسس ٹیافو اتوار کو سنسناٹی اوپن میں ٹرافی کے لیے آمنے سامنے ہوں گے۔

آرتھر فِلس اور فرانسس ٹیافو اتوار کو سنسناٹی اوپن میں ٹرافی کے لیے آمنے سامنے ہوں گے۔ سنسناٹی اوپن میں اب تک فرانسس ٹیافو اور آرتھر فِلس دونوں کی کارکردگی شاندار رہی ہے، لیکن اوہائیو میں ہونے والے چیمپئن شپ میچ میں صرف ایک ہی کھلاڑی ٹرافی جیت پائے گا۔ آرتھر فِلس اور فرانسس ٹیافو اتوار کو سنسناٹی اوپن میں ٹرافی کے لیے آمنے سامنے ہوں گے۔ سنسناٹی اوپن میں اب تک فرانسس ٹیافو اور آرتھر فِلس دونوں کی کارکردگی شاندار رہی ہے، لیکن اتوار کو اوہائیو میں ہونے والے چیمپئن شپ میچ میں صرف ایک ہی کھلاڑی ٹرافی جیت پائے گا۔ ہارڈ کورٹ اے ٹی پی ماسٹرز ۱۰۰۰ر ایونٹ میں دونوں فائنلسٹ اب تک صرف ایک ایک سیٹ ہارے ہیں۔ وہ لنڈنر فیملی ٹینس سینٹر میں مقامی وقت کے مطابق شام ساڑھے ۴ر بجے آمنے سامنے ہوں گے۔ ۱۷ر ویں سیڈ یافتہ ٹیافو اور ۲۱ر ویں سیڈ فِلس، دونوں ہی اپنا پہلا ماسٹرز ۱۰۰۰ر خطاب جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شائقین اے ٹی پی ٹور کے دو سب سے دلچسپ شاٹ میکرز کے درمیان ہونے والے اس مقابلے سے کافی امیدیں رکھ سکتے ہیں۔ ہفتہ کی رات برینڈن ناکاشیما کے خلاف سیدھے سیٹوں میں سیمی فائنل جیتنے کے بعد ٹیافو نے کہا کہ "(یہ) ایک زبردست مقابلہ ہوگا اور امید ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور جیت بھی ملے گی۔ وہ ایک بہترین کھلاڑی ہے۔ اس کی حرکت اور سروس بہت اچھی ہے۔ اس میں شاٹ لگانے کی صلاحیت ہے۔ وہ جیتنا چاہے گا، وہ پوری طرح تیار اور پُرجوش ہوگا اور میں بھی۔ جو بہتر کھیلے گا، وہی جیتے گا۔" ٹیافو اپنے دوسرے ماسٹرز ۱۰۰۰ر فائنل میں کھیلیں گے؛ اس سے پہلے وہ ۲۰۲۴ء میں سنسناٹی چیمپئن شپ میچ میں بھی پہنچے تھے (جہاں وہ سنر سے ہار گئے تھے)۔ ۲۸ر سالہ ٹیافو نے اس سال کے فائنل تک پہنچنے کے راستے میں دوسری سیڈ فیلکس اوگر-الیاسیم اور ۱۰ر ویں سیڈ لورینزو موزیٹی کو شکست دی۔ وہ ۲۰۰۶ء میں اینڈی روڈک کے بعد اوہائیو میں ٹرافی جیتنے والے پہلے امریکی مرد کھلاڑی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ "یہ بہت ہی شاندار لگ رہا ہے،" ٹیافو نے کہا کہ جن کا اس سیزن کا ریکارڈ ۱۵-۷ر ۳ر ہے۔ جب ان سے فائنل میں پہنچنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ "میں اس سے بہت خوش ہوں۔ یہ ہفتہ اور ویک اینڈ بہت اچھا رہا، جس کی امید نہیں تھی، اس لیے میں بہت خوش ہوں۔" تاہم، سنسناٹی میں خطاب جیتنے کے لیے ٹیافو کو ایک ایسے کھلاڑی کو شکست دینا ہوگی جس نے ۲۰۲۶ء میں ماسٹرز ۱۰۰۰ر مرحلے پر مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ فِلس میامی اور میڈرڈ میں سیمی فائنل اور انڈین ویلز اور مونٹریال میں کوارٹر فائنل تک پہنچے تھے۔ اس سال اس سطح پر ان کا ریکارڈ ۵-۱۹ر ہے۔ سنسناٹی میں، انہوں نے اپنے کریئر میں پہلی بار ایک ہی ایونٹ میں متعدد ٹاپ ۱۰ر کھلاڑیوں (ایلیکس ڈی منور اور فلاویو کوبولی) کو شکست دی ہے۔ اپریل میں بارسلونا میں اے ٹی پی ۵۰۰ر خطاب جیتنے کے بعد، ۲۲ر سالہ فِلس اب اے ٹی پی ریس ٹو ٹورین میں چھٹے مقام پر ہیں جبکہ چوٹوں کے باعث وہ پورا آسٹریلین سوئنگ اور رولا گیرو نہیں کھیل پائے تھے۔ اگرچہ وہ سیزن کے آخر میں ہونے والے نِٹو اے ٹی پی فائنلز کے لیے پہلی بار کوالیفائی کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں۔

پنت نے ٹیسٹ میچوں میں رنز کے معاملے میں دھونی کو پیچھے چھوڑا

پنت کے مجموعی رنز ۲۵۰۱ر ہو گئے، جس کے ساتھ وہ دھونی کے ۲۴۹۶ر رنز سے ۵ر رنز آگے نکل گئے

رشبھ پنت نے سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بیرون ملک یا غیر جانب دار مقام پر کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں میں وکٹ کیپر کے طور پر ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بن گئے۔ انہوں نے بہت معمولی فرق سے یہ کامیابی حاصل کی۔ رشبھ پنت نے پیر کو سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بیرون ملک یا غیر جانب دار مقام پر کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں میں وکٹ کیپر کے طور پر ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بن گئے۔ انہوں نے بہت معمولی فرق سے یہ کامیابی حاصل کی۔ پنت کے مجموعی رنز ۲۵۰۱ر ہو گئے، جس کے ساتھ وہ دھونی کے ۲۴۹۶ر رنز سے ۵ر رنز آگے نکل گئے۔ تاہم، دھونی کے ۳۲.۸۴ر کے اوسط کے مقابلے میں پنت کا ۴۱.۶۸ر کا بہتر اوسط اس کامیابی کو مزید خاص بنا تا ہے۔ یہ ریکارڈ کولمبو میں سری لنکا کے خلاف ہندوستان کے دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوران بنا۔ اس میچ میں پنت سری لنکا کے تیز گیند باز لہیر وکمارا کی گیند بائیں ہاتھ پر لگنے کی وجہ سے پہلے دن ۳ر رنز پر ریٹائرڈ ہرٹ ہوکر میدان سے باہر چلے گئے تھے، لیکن بعد میں وہ دوبارہ کھیلنے اترے۔ پنت کی یہ نئی کامیابی ٹیسٹ کرکٹ، خاص طور پر بیرون ملک حالات میں ان کے بڑھتے ہوئے ریکارڈ کو مزید مضبوط کرتی ہے۔ دھونی نے بیرون ملک یا غیر جانب دار مقام پر کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں میں ۳۲.۸۴ر کے اوسط سے ۲۴۹۶ر رنز بنائے تھے اور اب وہ اس فہرست میں دوسرے مقام پر ہیں۔ اس معاملے میں سابق وکٹ کیپر فرخ انجینئر ۳۲.۶۷ر کے اوسط سے ۱۲۰۹ر رنز کے ساتھ تیسرے مقام پر ہیں۔ ان کے بعد سید کرمانی (۲۱.۴۷ر کے اوسط سے ۱۱۰۹ر رنز) اور کرن مورے (۲۹.۰۶ر کے اوسط سے ۹۰۱ر رنز) کا نمبر آتا ہے۔ وکٹ کیپر بلے باز پنت پانچویں نمبر پر بلے بازی کے لیے اترے۔ انہوں نے صرف 15 گیندوں کا سامنا کیا تھا کہ کلائی کی چوٹ کے باعث پہلے روز میدان سے واپس لوٹنا پڑا۔ اس کے بعد رویندر جڈیجہ (43) نے پڈیکل کے ساتھ 74 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں پہنچایا۔ پڈیکل 12 چوکوں کی مدد سے 117 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ دوسرے ٹیسٹ کے دوسرے روز بارش کے باعث کھیل بار بار رکا۔ اس دوران پنت ایک بار پھر بلے بازی کے لیے اترے اور دھرو جوریل کے ساتھ 112 رنز کی شراکت داری کی۔ پنت نے 6 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 63 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ دھرو جوریل نے 11 باؤنڈریز کی مدد سے 115 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگ کھیلی۔

یش کی "ٹاکسک" کے پری ریلیز ایونٹ میں حادثہ، چار طلبہ زخمی

سپر اسٹار یش کی آنے والی فلم "ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اَپس" ۲۶ر اگست کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے

سپر اسٹار یش کی آنے والی فلم "ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اَپس" ۲۶ر اگست کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ فلم کی ریلیز سے قبل ۲۲ر اگست ۲۰۲۶ء کی رات حیدرآباد کی ملا ریڈی یونیورسٹی میں ایک بڑے پری ریلیز پروموشنل ایونٹ کا انعقاد کیا گیا، لیکن پروگرام کے دوران ایک حادثے میں تقریباً چار طلبہ زخمی ہوگئے۔ پولیس نے معاملے میں ایف آئی آر درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ "ٹاکسک" کے اس بڑے ایونٹ میں یش کے علاوہ کیارا اڈوانی، رکمنی وسنت، ہما قریشی اور دیگر فنکار بھی موجود تھے۔ اپنے پسندیدہ ستاروں کو دیکھنے اور سننے کے لیے بڑی تعداد میں طلبہ اور مداح یونیورسٹی کے میدان میں جمع ہوئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق کچھ طلبہ ساؤنڈ سسٹم اور لائٹنگ کے لیے نصب کیے گئے لوہے کے پائپوں پر چڑھ گئے۔ اس دوران جب یش اسٹیج سے خطاب کر رہے تھے تو تقریب کا ماحول مزید پرجوش ہوگیا اور بڑی تعداد میں لوگ یش کو دیکھنے کے لیے خطرناک انداز میں اوپر چڑھنے لگے۔ اسی دوران کچھ افراد اپنا توازن کھو بیٹھے اور نیچے گر گئے۔ اس کے بعد لوہے سے بنا ساؤنڈ سسٹم بھی گر گیا، جس کی زد میں آنے سے چار طلبہ زخمی ہوگئے۔ حادثہ دیکھتے ہی یش نے اپنی تقریر روک دی اور سیکورٹی اہلکاروں کو فوری طور پر موقع پر پہنچنے کی ہدایت دی۔ حادثے کے فوراً بعد موقع پر ایمبولینس پہنچائی گئی اور زخمی طلبہ کو علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ حادثے سے متعلق ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے، جس میں ساؤنڈ باکس اور دیگر سامان کو گرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس واقعہ کے سلسلے میں سائبر آباد پولیس نے ازخود نوٹس لیتے ہوئے مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس نے ملا ریڈی انسٹی ٹیوٹ کے انتظامیہ اور "ٹاکسک" کے پری ریلیز پروگرام کا انعقاد کرنے والی ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کے خلاف شکایت درج کی ہے۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کررہی ہے کہ پروگرام میں حفاظتی انتظامات کس سطح کے تھے، طلبہ کو خطرناک مقامات پر چڑھنے سے روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے تھے اور ساؤنڈ سسٹم کے گرنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ "ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اَپس" کی ہدایت کاری گیتو موہن داس نے کی ہے اور یش اس میں مرکزی کردار ادا کررہے ہیں۔ فلم میں کیارا اڈوانی، رکمنی وسنت اور ہما قریشی سمیت کئی اہم فنکار شامل ہیں۔ فلم ۲۶ر اگست کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے اور اس کی تشہیری سرگرمیوں کے دوران حیدرآباد کا یہ حادثہ اب فلم کی ٹیم کے لیے ایک اہم تشویش کا باعث بن گیا ہے۔

گوونده کی دوسری شادی کی خبر پر منیجر کا اہم بیان، سنیتا آہوجا کے دعوے مسترد

طلاق کی درخواست واپس لینے کے بعد سنیتا آہوجا نے دعویٰ کیا کہ گوونده اپنی مبینہ گرل فرینڈ کومل رانی سوارنکر سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے

گوونده اور سنیتا آہوجا کی ازدواجی زندگی ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ طلاق کی درخواست واپس لینے کے بعد سنیتا آہوجا نے دعویٰ کیا کہ گوونده اپنی مبینہ گرل فرینڈ کومل رانی سوارنکر سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تاہم گوونده کے منیجر نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اداکار دوسری شادی نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ ہے۔ گوونده اور سنیتا آہوجا کے درمیان جاری طلاق کی افواہوں اور ازدواجی زندگی میں بے وفائی کے الزامات کے باعث دونوں ایک بار پھر خبروں میں ہیں۔ طلاق کی درخواست واپس لینے کے بعد سنیتا آہوجا نے دعویٰ کیا کہ فلم "ہیرو نمبر ۱" کے اداکار گوونده اپنی مبینہ گرل فرینڈ کومل رانی سوارنکر سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ان دعوؤں کو میڈیا میں توجہ ملنے کے بعد گوونده کے منیجر نے مداخلت کرتے ہوئے اداکار کی اہلیہ کی جانب سے لگائے گئے الزامات کی تردید کی ہے۔ سنیتا آہوجا کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے گوونده کے منیجر نے انڈیا ٹوڈے کو بتایا کہ اداکار دوسری شادی نہیں کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شاید سنیتا کے ذہن میں کچھ چل رہا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے ایسی بات کہی۔ منیجر نے کہا، "میں یہ بات آپ ہی سے سن رہا ہوں۔ ایسا کچھ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا ہوگا۔ کوئی دوسری شادی نہیں ہو رہی۔" انہوں نے مزید کہا کہ سنیتا گوونده کی اہلیہ ہیں اور ممکن ہے کہ ان کے ذہن میں کچھ ایسا چل رہا ہو جس کی وجہ سے انہوں نے یہ بات کہی۔ منیجر نے کہا کہ اگر گوونده واقعی دوسری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تو طلاق کی درخواست سنیتا کے بجائے خود اداکار نے دائر کی ہوتی۔ انہوں نے مزید کہا، "وہ دونوں بالغ اور سمجھدار لوگ ہیں۔ گوونده نے کبھی عوامی طور پر سنیتا کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا، جبکہ نجی معاملات کو عوام کے سامنے لانے کا کام سنیتا نے کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اپنے اور اپنے بچوں کے لیے بہتر ہی چاہتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ سنیتا نے طلاق کی درخواست واپس لینے کا فیصلہ کیوں کیا، لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ معاملات بہتر ہوجائیں گے۔ یہ بچوں کے لیے بھی بہتر ہوگا، کیونکہ وہ اس تمام منفی صورتحال سے متاثر ہو رہے ہیں۔" اداکارہ راکھی ساونت کے ساتھ فون پر ہونے والی گفتگو کے دوران گوونده کی اہلیہ سنیتا آہوجا نے دعویٰ کیا کہ ان کے شوہر گوونده اور ان کی مبینہ گرل فرینڈ کومل رانی سوارنکر شادی کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ سنیتا نے یہ بھی کہا کہ اسی وجہ سے انہوں نے باندرہ فیملی کورٹ میں پہلے دائر کی گئی طلاق کی درخواست واپس لے لی، تاکہ مبینہ شادی کے منصوبے کو روکا جاسکے۔ انہوں نے کہا، "میں نے کل طلاق کا کیس واپس لے لیا کیونکہ وہ لوگ شادی کرنے کے منصوبے میں تھے۔" گوونده اور سنیتا آہوجا نے ۱۱ر مارچ ۱۹۸۷ء کو شادی کی تھی۔ اس وقت گوونده کا بالی ووڈ کریئر تیزی سے عروج کی جانب بڑھ رہا تھا۔ دونوں کے دو بچے ہیں، ٹینا اور یشوردھن۔ کئی دہائیوں تک ساتھ رہنے کے بعد ان کی ازدواجی زندگی اس وقت توجہ کا مرکز بن گئی جب سنیتا آہوجا نے ۲۰۲۴ء میں ممبئی کی فیملی کورٹ میں طلاق کی درخواست دائر کی۔

کنگ اور پٹھان کے ڈائریکٹر سدھارتھ آنند کا تیلگو سینما پر طنزیہ تبصرہ

"پٹھان" اور آنے والی شاہ رخ خان اسٹارر فلم "کنگ" کے ڈائریکٹر نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر صرف "Oops" لکھا، جس کے بعد تیلگو فلم انڈسٹری کے مداحوں میں بحث چھڑ گئی۔

بالی ووڈ فلمساز سدھارتھ آنند ان دنوں سوشل میڈیا پر اپنے ایک مختصر مگر طنزیہ ردِعمل کی وجہ سے خبروں میں ہیں۔ "پٹھان" اور آنے والی شاہ رخ خان اسٹارر فلم "کنگ" کے ڈائریکٹر نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر صرف "Oops" لکھا، جس کے بعد تیلگو فلم انڈسٹری کے مداحوں میں بحث چھڑ گئی۔ بالی ووڈ فلمساز سدھارتھ آنند ان دنوں سوشل میڈیا پر اپنے ایک مختصر مگر طنزیہ ردِعمل کی وجہ سے خبروں میں ہیں۔ "پٹھان" اور آنے والی شاہ رخ خان اسٹارر فلم "کنگ" کے ڈائریکٹر نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر صرف "Oops" لکھا، جس کے بعد تیلگو فلم انڈسٹری کے مداحوں میں بحث چھڑ گئی۔ یہ تنازع تین سال پرانے ایک ویڈیو سے دوبارہ شروع ہوا۔ "اینیمل" کی پری ریلیز تقریب کے دوران تلنگانہ کے سابق وزیر ملا ریڈی نے رنبیر کپور سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ آنے والے برسوں میں تیلگو سینما ہندی سینما اور بالی ووڈ پر چھا جائے گا۔ انہوں نے حیدرآباد کو فلمی صنعت کا مستقبل قرار دیتے ہوئے تیلگو فلموں اور فلم سازوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا ذکر کیا تھا۔ حال ہی میں ایک سوشل میڈیا صارف نے اسی ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس کے بعد ہندی مارکیٹ میں ریلیز ہونے والی متعدد تیلگو پین انڈیا فلمیں توقعات کے مطابق کامیاب نہیں ہوئیں۔ اس پوسٹ میں "دیورا"، "دے کال ہم او جی"، "کنگڈم"، "بیبی"، "دی راجا صاحب"، "کنگوا کرام" اور "ڈاکو مہاراج" جیسی فلموں کو بھی شامل کیا گیا۔ اس پوسٹ پر سدھارتھ آنند نے کسی تفصیلی تبصرے کے بجائے طنزیہ انداز میں صرف "Oops" لکھا۔ ایک لفظی تبصرے کے بعد تیلگو فلموں کے مداحوں نے سوشل میڈیا پر ان پر تیلگو سینما کا مذاق اڑانے کا الزام لگایا، جبکہ کچھ صارفین نے ان کی حمایت بھی کی۔ لیکن سدھارتھ آنند نے کسی مخصوص فلم پر تفصیلی تنقید نہیں کی بلکہ ایک ایسی پوسٹ پر "Oops" لکھا جس میں تیلگو فلموں کی ہندی باکس آفس کارکردگی کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے تبصرے کو تیلگو سینما پر طنز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ کسی فلم کی اصل تیلگو زبان میں کارکردگی اور اس کے ہندی ڈب ورژن کی باکس آفس کارکردگی ایک جیسی نہیں ہوتی۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی بحث میں بھی مداحوں نے اس فرق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسی لیے محض ہندی ورژن کی کمائی کی بنیاد پر پوری تیلگو فلم انڈسٹری کو ناکام قرار دینا ایک وسیع تر دعویٰ ہوگا۔ حالیہ تنازع بنیادی طور پر ہندی مارکیٹ میں بعض تیلگو فلموں کی کارکردگی سے متعلق ہے۔ دوسری جانب سدھارتھ آنند اس وقت اپنی اگلی بڑی فلم "کنگ" پر کام کر رہے ہیں، جس میں شاہ رخ خان مرکزی کردار میں ہیں۔ فلم میں ابھشیک بچن، دیپیکا پڈوکون، رانی مکھرجی، انیل کپور، جیکی شروف، راگھو جویال، جے دیپ اہلاوت، سہانا خان، ابھے ورما، اکشے اوبرائے اور ارشد وارثی سمیت کئی بڑے اداکار شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق "کنگ" ۲۴ر دسمبر ۲۰۲۶ء کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ فلم کی ریلیز ایسے وقت میں ہوگی جب کئی بڑے بالی ووڈ پروجیکٹس بھی باکس آفس پر موجود ہوں گے۔

کرینہ کپور کا حاملہ ہونے کی افواہوں پر مزاحیہ ردعمل!

ممبئی: بالی ووڈ اداکارہ کرینہ کپور نے جم سے باہر نکلتے وقت کی اپنی ایک وائرل ویڈیو کے بعد حاملہ ہونے کی افواہوں پر ذو معنی انداز میں ردعمل دیا ہے۔ کرینہ کی حالیہ تصاویر سامنے آنے کے بعد کچھ سوشل میڈیا صارفین یہ قیاس آرائیاں کر رہے تھے کہ وہ امید سے ہیں۔ اداکارہ کی ٹیم اور سیف علی خان کی ہمشیرہ صبا پٹودی کی جانب سے ان افواہوں کی تردید کے بعد اب کرینہ نے خود بھی سوشل میڈیا پر ایک مزاحیہ پوسٹ کے ذریعے ان خبروں کا جواب دیا ہے۔ کرینہ نے انسٹاگرام پر ایک ایسے شخص کی تصویر شیئر کی جو اپنا پھولا ہوا پیٹ دکھا رہا ہے، جس کے پس منظر میں فلم 'ہم آپ کے ہیں کون' کا گیت 'چاکلیٹ لائم جوس' چل رہا تھا۔ انہوں نے پوسٹ کے ساتھ ہنسنے والے اور پیزا کے ایموجیز بھی شامل کیے، جس سے بظاہر یہ اشارہ ملتا ہے کہ وائرل ویڈیو میں نظر آنے والا پیٹ صرف زیادہ کھانا کھانے کا نتیجہ تھا۔ اس سے قبل کرینہ کپور کے قریبی ذرائع نے بھی 'ہندوستان ٹائمز' کو اداکارہ کے تیسرے حمل کی افواہوں پر وضاحت کرتے ہوئے بتایا تھا کہ کرینہ حاملہ نہیں ہیں اور یہ بات بالکل بھی درست نہیں ہے۔ ماضی کے ایک انٹرویو میں کرینہ کپور نے اپنے خاندانی منصوبوں کے بارے میں بات کی تھی اور یہ واضح کیا تھا کہ وہ مزید بچے نہیں چاہتیں۔ واضح رہے کہ کرینہ جلد ہی میگھنا گلزار کی فلم دائرہ میں نظر آئیں گی۔ یہ بطور مرکزی اداکارہ ان کی 68 ویں فلم ہے اور اس میں پرتھوی راج سوکو مارن بھی ایک اہم کردار میں ہیں۔ یہ فلم 18 ستمبر کو سینما گھروں میں ریلیز کیلئے تیار ہے۔ بالی ووڈ اداکارہ کرینہ کپور نے تیسری بار حاملہ ہونے کی افواہوں پر انسٹاگرام پر پیزا اور ہنسنے والے ایموجیز کے ساتھ ایک انتہائی مزاحیہ اور ذو معنی پوسٹ شیئر کر کے ان خبروں کی تردید کردی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جم کی وائرل ویڈیو میں نظر آنے والا پیٹ کسی حمل کا نہیں بلکہ صرف زیادہ کھانا کھانے کا نتیجہ ہے۔ حال ہی میں کرینہ کپور کی جم سے باہر نکلتے ہوئے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھی۔ اس ویڈیو میں ان کے جسمانی وزن میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، جس پر صارفین نے قیاس آرائیاں شروع کر دیں کہ وہ تیسری بار ماں بننے والی ہیں۔ کرینہ کپور سے پہلے ان کی ٹیم اور سیف علی خان کی ہمشیرہ صبا پٹودی نے بھی ان افواہوں کو بے بنیاد قرار دیا تھا۔ مزید برآں، اداکارہ کے قریبی ذرائع نے ہندوستان ٹائمز کو بتایا کہ وہ مزید بچوں کی منصوبہ بندی نہیں کر رہیں اور ماضی میں بھی وہ اس بات کا واضح اظہار کر چکی ہیں۔ یاد رہے کہ کرینہ اور سیف علی خان پہلے ہی دو بیٹوں، تیمور اور جہانگیر کے والدین ہیں۔